وَمَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۔ صدق اللہ العظیم

اور جو دے تم کو رسول سو لے لو اور جس سے منع کرے سو چھوڑ دو

فتنۂ انکارِ حدیث

- غلام احمد پرویز کا انکار حدیث اور کفر خود انکی تحریر کی روشنی میں تنقیحات کی صورت میں !
- ہر تنقیح پر بحث قرآن کریم اور دوسرے اَدِلّہ سے فکر پرویزی کا ابطال !
- پرویز اور دیگر منکرین حدیث کے بارے میں مختلف مسالک کے علماء کرام کا متفقہ فیصلہ

:- تالیف :-

شیخ الحدیث و مفتی اعظم پاکستان

حضرت مولانا مفتی **ولی حسن خان** ٹونکی مدفیضہ

دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

ناشر:- **المعین ٹرسٹ ۔ کراچی**

ھدیہ دعائے خیر

باسمہ تعالیٰ

فتنۂ انکارِ حدیث

یعنی پرویز و دیگر منکرین حدیث کے بارے

میں علمائے اُمّت کا متّفقہ

فتویٰ

تالیفِ

شیخ الحدیث و رئیس دارالافتاء
جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی ۵

شائع کردہ
المعین ٹرسٹ کراچی

ہدیہ دعائے خیر

59773

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایوب خان صاحب کے دورِ حکومت میں سیاسی طور پر میں کیا تبدیلیاں ہوئیں اور ان کا کیا انجام ہوا، اس کی طویل داستان ہے اہلِ قلم نے اس پر لکھا اور لکھتے رہیں گے، دینی اعتبار سے کچھ تبدیلیاں کی گئیں مثلاً:۔

۱۔ اوقاف کو حکومت کی تحویل میں لے لیا گیا، مساجد اور مزارات کی آمدنی واقفین کی شرائط کے علی الرغم حکومت کی صوابدید کے مطابق خرچ کی جانے کا اختیار لیا گیا اور اس طرح لاکھوں روپوں کی آمدنی سرکاری آفیسران کی گران بہا مشاہرات پر خرچ کی گئی۔ "شرط الواقف کنص الشارع"، کے حکم شرعی کو پسِ پشت ڈالا گیا، پھر اس آرڈیننس کو مارشل لاء کا تحفظ دیا گیا، غالباً کسی جج صاحب نے اوقاف کو حکومت کے تحویل میں لینے کا قانون کو توڑ دیا اور اپنے فیصلہ میں لکھا کہ فقہاء کرام کے متفقہ فیصلہ کو تبدیل کرنے کا حق نہیں، اس قانون کے نفاذ سے کچھ فائدہ بھی ہوا، بعض مزارات پر جو شیطانی حرکتیں ہوتی ہیں، ان میں کمی تو آئی البتہ اسلامی فقہ کے قوانین اور قواعد کی خلاف ورزی کا جرم معاف نہیں کیا جا سکتا۔

۲۔ عائلی قوانین کا اجرا بھی اسی دورِ نامسعود میں ہوا انگریزی دور میں باوجود خرابی بسیار اسلامی عائلی قوانین کسی حد تک محفوظ تھے منکرین حدیث اور بے پردہ اور دین سے برگشتہ خواتین کے اصرار اور کوشش سے

ملی قوانین جاری کئے گئے۔ علمائے حق نے ان کے خلاف تفصیلی
مقالات اور مضامین لکھے اور ان کی غلطیوں کی نشاندہی کر کے ثابت
کیا کہ ان قوانین کا دین سے دور کا بھی تعلق نہیں، سرکاری مولویوں
نے اگرچہ ان کو اسلامی قوانین ثابت کرنے کا ایڑی چوٹی کا زور لگایا
لیکن ثابت نہیں ہو سکا۔ اس زمانہ میں احقر نے ان کے خلاف سلسلہ
مضامین و مقالات شروع کیا جو انشاء اللہ زیور طبع سے آراستہ ہو رہے
ہیں اسی زمانہ میں راقم نے ایک طویل مقالہ میں یہ ثابت کیا کہ اسلام
سے ان کا دور کا بھی تعلق نہیں، منکرین حدیث اور غلام احمد پرویز
کی تحریرات ان کے ماخذ ہیں مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی محمد شفیع صاحب
قدس سرہ العزیز اس سے بڑے خوش ہوئے کہ آپ نے سچی بات لکھ دی
ہفت روزہ شہاب لاہور میں یہ مضمون چھپا تھا۔

۳۔ خاندانی منصوبہ بندی کو زور شور سے شروع کیا گیا۔ سرکاری ذرائع
ابلاغ اس کے لئے بے دریغ وقف کئے گئے اس طرح دین دشمن ملکی وغیر ملکی
عناصر کو خوش کرنے کی کوشش کی گئی۔

حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ و
قدس اللہ سرہ العزیز دین کے معاملہ میں بہت ہی حساس دردمند دل رکھتے
تھے، دین پر اگر کوئی شخص حملہ کرے یا دینی حکم کو تبدیل کرنے کی کوشش کرے
حضرت مولانا اس کے مقابلہ کے لئے سینہ سپر ہو جاتے تھے اور
امکانی حد تک کوشش فرماتے، اسی دور میں مولانا کو باوثوق ذرائع سے

1810
Marfat.com

یہ خبر پہنچی کہ اسلامی نظریاتی کونسل کی صدارت کے لئے غلام احمد پرویز علیہ ما علیہ پر حکومت کی نگاہ انتخاب پڑی ہے مولانا کو اس خبر سے فکر مند ہونا ناگزیر تھا، مولانا جانتے تھے کہ یہ شخص منکر حدیث ہی نہیں بلکہ منکر قرآن ہے یورپ اور روس کی فکر مستعار اس کا نظریہ حیات ہے جس کو وہ افسانوی زبان کے ذریعہ لوگوں کو پہنچا رہا ہے راقم کو مولانا نے مقرر فرمایا کہ پرویز کی اس وقت تک لکھی ہوئی کتابوں کو دیکھ کر میں تنقیحات قائم کروں اور پھر ہر تنقیح پر قرآن کریم اور اسلامی ادلہ کی روشنی میں بحث کر کے ایک متفقہ فتوای تحریر کیا جائے۔ فتوای تیار ہو گیا ملک کے طول و عرض میں پھیلے ہوئے علماء کرام سے تائید و توثیق دستخط لئے گئے "اور فتوی پرویز" کے نام سے اس کو طبع کرایا گیا، تعداد دس ہزار تھی جو چند سالوں میں ختم ہو گیا، طبع ثانی پر لوگوں کا اصرار تھا کیونکہ انکارِ حدیث کا فتنہ بد دینی، بے حیائی۔ مادر پدر آزادی کے سایہ میں پروان چڑھ رہا ہے کچھ دوسرے منکرینِ حدیث بھی میدان میں آگئے ہیں یہ ایک فتنہ عظیم ہے جس کی جڑیں بڑی گہری ہیں، مقامی کمیونزم اور ناجیبست بھی اسی کی شاخیں ہیں، وکلاء اور جج صاحبان کی ایک بڑی تعداد کی آبیاری بھی اسی فتنہ سے ہو رہی ہے وہ یہ چاہتے ہیں کہ ہم بھی پرویز صاحب کی طرح عربی زبان سے ناواقفیت بلکہ جہالت کے باوجود "اجتہاد" کے منصب جلیل پر فائز ہوں اور یہ کہیں کہ اجتہاد کے لئے عربی زبان جاننے کی قطعاً ضرورت نہیں، دوسرے

Marfat.com

منکرین حدیث کا تانا بانا بھی پرویز صاحب ہی کی کتابیں ہیں اس لئے اس فتوای کو بہ لباس جدید شائع کیا جارہا ہے۔

ممکن ہے کہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام و منصب جلیل کے مخالف یا اس کے دام تزویر میں پھنسنے والے دوستوں کو اس سے فائدہ پہنچ جائے اور راقم مذنب و خطاکار کو محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب ہو جائے جن صاحب خیر نے اس کی طباعت ثانیہ کا انتظام فرمایا ہے، اللہ تعالیٰ ان کو دین و دنیا کی دولت سے مالا مال فرمائے اور اجر عظیم عطا فرمائے

(وما ذالک علی اللہ بعزیز)

کتبہ

مفتی ولی حسن خان ٹونکی

دار الافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ

علامہ بنوری ٹاؤن

کراچی

۵ ربیع الاول ۱۴۰۵ھ

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

چودھری غلام احمد پرویز جو اپنے مخصوص خیالات افکار اور معتقدات کے داعی ہیں جن کی ترجمانی ان کی "دعوت" کا نقیب ماہنامہ "طلوع اسلام" برابر کر رہا ہے اور جن کے نظریات و افکار کی اشاعت کیلئے ملک میں جا بجا "بزم طلوع اسلام" کے نام سے انجمنیں قائم ہیں۔ اس کے علاوہ موصوف نے خود اپنے قلم سے متعدد ضخیم کتابیں لکھکر شائع کی ہیں۔ علماء تو ان کے الحاد اور زندقہ سے واقف ہیں مگر عوام آئے دن ان کی تلبیس کا شکار ہوتے رہتے ہیں۔ اس لئے عوام کی آگاہی کے لئے حضرات علماء کرام سے مذکورہ ذیل استفتاء کیا جاتا ہے۔

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ جس شخص کے مذکورہ ذیل عقائد ہوں اور وہ ان کی دعوت و اشاعت میں ہمہ تن مصروف ہو، شریعتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی رُو سے ایسے

Marfat.com

شخص کا کیا حکم ہے؟ آیا وہ دائرہ اسلام میں داخل اور مسلمان ہے یا ملحد زندیق اور کافر ہے اور دائرہ اسلام سے خارج؟

چودھری صاحب کے خیالات و نظریات اور عقائد بطور "مشتے نمونہ از خروارے" مع حوالہ کتب و صفحات درج ذیل ہیں۔

اللہ ورسول

(۱) "اللہ، رسول" سے مراد ہی "مرکزِ ملت" (central Authority) ہے اور "اولی الامر" سے مفہوم "افسران ماتحت" (معارف القرآن از پرویز، ج ۴ ص ۶۲۶، شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام کراچی)

(۲) قرآن کریم میں جہاں اللہ اور رسول کا ذکر آیا ہے اس سے مراد "مرکز نظام حکومت" ہے"۔ (معارف القرآن ج ۴ ص ۶۲۳)

(۳) "بالکل واضح ہے کہ اللہ ورسول سے مراد "مرکز حکومت" ہے"۔ (معارف القرآن، ج ۴ ص ۶۲۴)

(۴) "اللہ اور رسول سے مراد ہی "مرکز ملت" ہے"۔ (معارف القرآن ج ۴ ص ۶۵۴)

(۵) "اللہ اور رسول سے مراد "مسلمانوں کا امام" ہے"۔ (معارف القرآن ج ۴ ص ۶۲۴)

(۶) بعض مقامات پر اللہ اور رسول کے الفاظ کی بجائے قرآن اور رسول کے الفاظ بھی آئے ہیں جن کا مفہوم بھی وہی ہے یعنی "مرکز ملت" جو قرآنی احکام کو نافذ کرے"۔ (معارف القرآن ج ۴ ص ۶۳۰)

(۷) قرآن کریم میں "مرکز ملت" کو اللہ اور رسول کے الفاظ سے تعبیر کیا گیا ہے" (معارف القرآن ج ۴ ص ۶۳۱)

Marfat.com

اللہ اور رسول کی اطاعت

(۱) "اللہ اور رسول کی اطاعت" سے مراد "مرکزی حکومت کی اطاعت ہے جو قرآنی احکام کو نافذ کرے گی"۔ (اسلامی نظام از پرویز ص ۸۶ شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام کراچی)

(۲) اللہ اور رسول یعنی "مرکز نظام ملت" کی اطاعت کی تاکید کی گئی ہے۔ (معارف القرآن ج ۴ ص ۶۲۱)

(۳) رسول اللہ کے بعد "خلیفۃ الرسول" رسول اللہ کی جگہ لے لیتا ہے اور اب خدا و رسول کی اطاعت سے مراد یہی جدید مرکز ملت کی اطاعت ہوتی ہے۔ (معارف القرآن ج ۴ ص ۶۸۶)

(۴) اس آیت مقدسہ میں عام طور پر اولی الامر سے مراد لئے جاتے ہیں ارباب حکومت (مرکزی اور ماتحت سب کے سب) اور اسکی تشریح یوں کی جاتی ہے کہ اگر قوم کو حکومت سے اختلاف ہو جائے تو اس کے تصفیہ کا طریقہ یہ کہ قرآن (اللہ) اور حدیث (رسول) کو سامنے رکھکر مناظرہ کیا جائے اور جو جائے فیصلہ اس کے خلاف ہو جائے۔ ذرا غور فرمائیے کہ دنیا میں کوئی نظ حکومت اس طرح قائم بھی رہ سکتا ہے کہ جس میں حالت یہ ہو کہ حکومت ایک قانون نافذ کرے اور جس کا جی چاہے اس کی مخالفت میں کھڑا ہو جائے اور قرآن و احادیث کی کتابیں بغل میں داب کر مناظرہ کا چیلنج دے دے؛ [۱]

اس آیت مقدسہ کا مفہوم بالکل واضح ہے اس میں اللہ اور رسو

---

[۱] دین اور اہل دین سے برگشتہ کرنے میں مسٹر پرویز کا کردار بھی وہی ہے جو کمیونسٹوں کا ہے

Marfat.com

سے مراد "مرکز ملت" (Central Authority) ہے اور اولی الامر سے مفہوم افسران ماتحت۔ اس سے مطلب یہ ہے کہ اگر کسی مقامی افسر سے کسی معاملہ میں اختلاف ہو جائے تو بجائے اس کے کہ وہیں مناقشات شروع کر دو امر متنازع فیہ کو مرکزی حکومت کے سامنے پیش کر دو۔ اُسے مرکزی حکومت کی طرف (Refer) کر دو مرکز کا فیصلہ سب کیلئے واجب التسلیم ہوگا" (اسلامی نظام ص ۱۱۰ و ۱۱۱)

رسول کو قطعاً یہ حق نہیں کہ لوگوں سے اپنی اطاعت کرائے

"یہ تصور قرآن کی بنیادی تعلیم کے منافی ہے کہ اطاعت اللہ کے سوا کسی اور کی بھی ہو سکتی ہے حتیٰ کہ خود رسول کے متعلق واضح اور غیر مبہم الفاظ میں بتلا دیا گیا کہ اسے بھی قطعاً یہ حق حاصل نہیں کہ لوگوں سے اپنی اطاعت کرائے، لہٰذا اللہ اور رسول سے مراد وہ مرکز نظام دین ہے جہاں سے قرآنی احکام نافذ ہوں"۔ (معارف القرآن ج ۴ ص ۶۱۶)

رسول کی حیثیت

(۱) "اور تو اور انسانوں میں سب سے زیادہ ممتاز ہستی (محمد) کی پوزیشن بھی اتنی ہی ہے کہ وہ اس قانون کا انسانوں تک پہنچانے والا ہے، اسے بھی کوئی حق نہیں کہ کسی پر اپنا حکم چلائے[1] خدا اپنے قانون میں کسی کو شریک نہیں کرتا" (سلیم کے نام از پرویز ج ۲ ص ۳۴ شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام۔ لاہور)

(۲) "پھر اسے بھی سوچئے کہ محبت رسول سے مفہوم کیا ہے؟ یہ مفہوم قرآن نے

---

[1] خاک بدہن گستاخ بدتمیزی کی حد ہوگئی۔

Marfat.com

خود متعین کر دیا ہے جب نبی اکرم خود موجود تھے تو "بہ حیثیت مرکز ملت" آپ کی اطاعت فرض اولین تھی "۔ (مقام حدیث از پرویز ج ۱ ص ۱۹ شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام کراچی)

رسول کی اطاعت اس لئے نہیں کہ وہ زندہ نہیں

"عربی زبان میں اطاعت کے معنی ہی کسی زندہ کے احکام کی تابعداری ہے۔ اسلامی نظام میں اطاعت امام موجود کی ہوگی جو قائمقام ہوگا "خدا اور رسول کا" یعنی "مرکز نظام حکومت اسلامی"۔ (اسلامی نظام ص ۱۱۲)

ختم نبوت کا مطلب

(۱) ختم نبوت سے مراد یہ ہے کہ اب دنیا میں انقلاب شخصیتوں کے ہاتھوں نہیں بلکہ تصورات کے ذریعہ رونما ہوا کرے گا اور انسانی معاشرہ کی باگ ڈور اشخاص کی بجائے نظام کے ہاتھوں میں ہوا کرے گی"۔ (سلیم کے نام از پرویز پندرھواں خط ص ۲۵۰ طبع اول۔ اگست ۱۹۵۳ء شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام کراچی)

(۲) "اب نبوت کا سلسلہ ختم ہو گیا ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ اب انسانوں کو اپنے معاملات کے فیصلے خود کرتے ہوں گے۔ صرف یہ دیکھنا ہوگا کہ ان کا کوئی فیصلہ ان غیر متبدل اصولوں کے خلاف نہ ہو جائے جو وحی نے عطا کئے ہیں اور جواب قرآن کی دفتین میں محفوظ ہیں"۔ (سلیم کے نام" اکیسواں خط ج ۲ ص ۱۲۰)

(۳) "تم نے دیکھ لیا سلیم! کہ ختم نبوت کا مفہوم یہ تھا کہ اب انسانوں کو صرف اصولی راہ نمائی کی ضرورت ہے، ان اصولوں کی روشنی میں تفصیلات وہ خود متعین کرینگے

Marfat.com

لیکن ہمارے ہاں یہ عقیدہ پیدا ہو گیا (اور اسی عقیدہ پر مسلمانوں کا عمل چلا آرہا ہے) کہ زندگی کے ہر معاملہ کی ہر تفصیل بھی پہلے سے متعین کر دی گئی ہے اور ان تفاصیل میں اب کسی قسم کا ردو بدل نہیں ہو سکتا۔ یہ عقیدہ اس مقصد عظیم کے منافی ہے جس کیلئے ختم نبوت کا انقلاب عمل میں لایا گیا تھا۔" (سلیم کے نام بیسواں خط ج ۲ ص ۱۰۳)

قرآنی عبوری دور کیلئے

(۱) "اب رہا یہ سوال کہ اگر اسلام میں ذاتی ملکیت نہیں تو پھر قرآن میں وراثت وغیرہ کے احکام کس لئے دیئے گئے ہیں، سو اسکی وجہ یہ ہے کہ قرآن انسانی معاشرہ کو اپنے متعین کردہ پروگرام کی آخری منزل تک آہستہ آہستہ بتدریج پہنچاتا ہے۔ اسلئے وہ جہاں اس پروگرام کی آخری منزل کے متعلق اصول اور احکام متعین کرتا ہے، عبوری دور کے لئے بھی ساتھ کے ساتھ راہنمائی دیتا چلا جاتا ہے۔ وراثت، قرضہ، لین دین، صدقہ و خیرات سے متعلق احکام اس عبوری دور سے متعلق ہیں جس میں سے معاشرہ گزر کر انتہائی منزل تک پہنچتا ہے۔" (نظام ربوبیت از پرویز تعارف ص ۲۵ شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام۔ کراچی)

(۲) "قرآن میں صدقہ و خیرات وغیرہ کیلئے جس قدر ترغیبات و تحریصات یا احکام و ضوابط آتے ہیں وہ سب اسی عبوری دور Transitional (Period) سے متعلق ہیں۔" (نظام ربوبیت ص ۱۶۷)

(۳) "اس نظام کے قیام کے بعد کوئی مفلس اور محتاج باقی نہیں رہ سکتا لہٰذا مفلسوں اور محتاجوں کے متعلق اس قسم کے احکام صرف عبوری دور سے

Marfat.com

متعلق ہیں"۔ (سلیم کے نام دوسرا خط ج ۱ ص ۲۴ شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام لاہور)

شریعت محمدیہ منسوخ

(۱) "طلوع اسلام" بار بار متنبہ کرتا رہا ہے اور اب پھر ملت کو متنبہ کرتا ہے کہ خدا کے لئے ان چور دروازوں کو بند کرو۔ دین کی بنیاد صحیح قرآن اور فقط قرآن ہے جو ابدالآباد تک کیلئے واجب العمل ہے۔ روایات اس عہد مبارک کی تاریخ ہیں کہ رسول اللہ صلعم والذین معہ نے اپنے عہد میں قرآنی اصول کو کس طرح متشکل فرمایا تھا[1] یہ اس عہد مبارک کی شریعت ہے۔ قرانی اصول کی روشنی میں کسی فرد واحد کو جزئیات مستنبط کر کے اپنے عہد کیلئے شریعت بنا دینے کا حق نہیں ہے خواہ وہ کتنا ہی اتباع محمدی (بقول مرزا) یا کتنا ہی مزاج شناسی رسول (بقول مودودی) کا دعویدار کیوں نہ ہو۔ بلکہ یہ حق صرف صحیح قرآنی خطوط پر قائم شدہ مرکز ملت اور اسکی مجلس شوریٰ کا ہے کہ وہ قرآنی اصول کی روشنی میں صرف ان جزئیات کو مرتب ومدون کر سکے جن کی قرآن نے کوئی تصریح نہیں کی پھر یہ جزئیات ہر زمانہ میں ضرورت پڑنے پر تبدیل کی جا سکتی ہیں۔ یہی اپنے زمانہ کے لئے شریعت ہیں"۔ (مقام حدیث ج ۱ ص ۳۹۱ شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام کراچی)

(۲) "اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی متعین فرمودہ جزئیات کو قرآنی جزئیات کی طرح قیامت تک واجب الاتباع (یعنی ناقابل تغیر و تبدل) ہ

---

[1] جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی داخل ہیں اسی لئے پرویز نے قرآنی اصول کو متشکل کرنیکے سلسلہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ "والذین معہ" کا بھی اضافہ کیا

تھا تو قرآن نے ان جزئیات کو بھی خود ہی کیوں نہ متعین کر دیا؛ یہ سب جزئیات ایک ہی جگہ مذکور اور محفوظ ہو جاتیں...... اگر خدا کا منشا یہ ہوتا کہ زکوٰۃ کی شرح قیامت تک کیلئے اڑھائی فی صد ہونی چاہیئے تو وہ اسے قرآن میں خود نہ بیان کر دیتا۔ اس سے ہم ایک ہی نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ یہ منشائے خداوندی تھا ہی نہیں کہ زکوٰۃ کی شرح ہر زمانے میں ایک ہی رہے۔"

(مقام حدیث ج ۲ ص ۲۹۲، ۲۹۳ شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام کراچی)

ساری شریعت میں ردوبدل

(۱) "قرآن کے ساتھ انسان کو بصیرت عطا ہوئی ہے اسلئے جن امور کی تفصیل قرآن نے خود بیان نہیں کی ان کی تفصیل قرآنی اصولوں کی روشنی میں ازروئے بصیرت متعین کی جائیگی۔ یہی رسول اللہ نے کیا اور ہمارے لئے بھی ایسا کرنا منشائے قرآنی اور سنت رسول اللہ کے عین مطابق ہے۔ اس باب میں اخلاق، معاملات اور عبادات میں کوئی تفریق و تخصیص نہیں اگر تفریق مقصود ہوتی تو عبادات کی جزئیات قرآن خود ہی متعین کر دیتا۔" (مقام حدیث ج ۱ ص ۴۲۴)

(۲) "جس اصول کا میں نے اپنے مضمون میں ذکر کیا ہے وہ قانون اور عبادت دونوں پر منطبق ہوگا یعنی اگر جانشین رسول اللہ (قرآنی حکومت) نماز کی کسی جزئی شکل میں جس کا تعین قرآن نے نہیں کیا اپنے زمانے کے کسی تقاضے کے ماتحت کچھ ردوبدل ناگزیر سمجھے تو وہ ایسا کرنے کی اصولاً مجاز ہوگی۔"

(قرآنی فیصلے از پرویز ص ۱۴ و ۱۵ شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام کراچی)

Marfat.com

انکار حدیث

(۱) "مسلمانوں کو قرآن سے دور رکھنے کے لئے جو سازش کی گئی اسکی پہلی کڑی یہ عقیدہ پیدا کرنا تھا کہ رسول اللہ کو اس وحی کے علاوہ جو قرآن میں محفوظ ہے ایک اور وحی بھی دی گئی تھی جو قرآن کے ساتھ بالکل قرآن کے ہم پلہ (مثلہ معہ) ہے۔ یہ وحی روایات میں ملتی ہے، اسلئے روایات عین دین ہیں۔ یہ عقیدہ پیدا کیا اور اسکے ساتھ ہی روایات سازی کا سلسلہ شروع کر دیا گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے روایات کا ایک انبار جمع ہو گیا .... اس طرح اس دین کے مقابل جو اللہ نے دیا تھا ایک اور "دین" مدون کر کے رکھدیا اور اسے "اتباع سنت رسول اللہ" قرار دے کر امت کو اس میں الجھا دیا۔" (مقام حدیث ج ۱ ص ۴۲۱)

مسلمانوں کا مذہب حدیث یعنی جھوٹ ہی

(۲) "بہر حال جھوٹ پہلی سازش کے تحت بولا گیا یا بعد میں "ابلہان مسجد" نے "نیک کاموں" کے لئے اس جھوٹ کی حمایت کی، نتیجہ دونوں کا ایک ہے۔ یعنی یہ جھوٹ مسلمانوں کا مذہب بن گیا۔ وحی غیر متلو اس کا نام رکھ کر اسے قرآن کے ساتھ قرآن کی مثل ٹھیرایا گیا۔"

(مقام حدیث ج ۲ - ص ۱۲۲)

احادیث کا مذاق اڑانا

"آئیے ہم آپ کو چند ایک نمونے دکھائیں ان "احادیث مقدسہ" کے جو حدیث کی صحیح ترین کتابوں میں محفوظ ہیں اور جو ملاّ کی غلط نگہی اور کوتاہ اندیشی سے ہمارے دین کا جزو بن رہی ہیں دیکھئے کہ ان احادیث کی رو سے وہی جنت جسکے حصول کا قرآنی

Marfat.com

طریقہ اوپر مذکور ہے کتنے سستے داموں ہاتھ آجاتی ہے؟

لیجیئے اب روایات کی رو سے جنت کے ٹکٹ خریدیئے۔ دیکھئے کتنی سستی جارہی ہے۔

سب سے پہلے سلام علیکم کہیئے اور ہاتھ ملا لیجیئے لیجیئے! جنت مل گئی۔ ابوداؤد کی روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ "جب دو مسلمان مصافحہ کرتے ہیں تو ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ انھیں بخشدیتا ہے"۔ اب مسجد میں چلیئے اور وضو کیجیئے۔ جنت حاضر ہے۔

مسلم کی حدیث ہے کہ وضو کرنیوالے کے تمام گناہ پانی کیساتھ ٹپک جاتے ہیں، یہاں تک کہ پانی کا آخری قطرہ ہر عضو کے آخری گناہ کو ساتھ لیکر ٹپکتا ہے۔۔۔۔۔۔

کہیئے؛ کس قدر سستی رہی جنت! وضو کیا تو تمام گناہ اس کے پانی میں بہہ گئے اور اگر ساتھ دو رکعتیں نفل بھی پڑھ لئے تو خود رسول اللہ سے بھی آگے آگے جنت میں پہنچ گئے۔

اس سے بھی آسان! مسلم کی حدیث ہے کہ جو شخص موذن کے جواب میں اذان کے الفاظ دہراتا ہے۔۔۔۔ تو یہ شخص جنت میں جائیگا

جسے قانون کی اصطلاح میں جرم کہا جاتا ہے اسے مذہب کی زبان میں گناہ کہتے ہیں جرم ایک مرتبہ کا بھی کم نہیں ہوتا لیکن عادی مجرم کیلئے تو سوسائٹی میں کوئی جگہ ہی نہیں۔ اس کے برعکس مُلّا کے مذہب نے جرائم کے لئے ایسا لائسنس دے رکھا ہے کہ صبح سے شام تک

Marfat.com

جرم پر جرم کئے جاؤ لیکن ساتھ نمازیں بھی پڑھتے جاؤ سب جرم معاف ہوتے جائینگے ...... ترمذی کی حدیث ہے کہ چالیس دن تک تکبیر اولیٰ کے ساتھ نماز باجماعت ادا کرنے والا دوزخ اور نفاق دونوں سے بری کر دیا جاتا ہے۔

لیجئے ایک چلہ پورا کر لیجئے اور عمر بھر کے لئے جو جی میں آئے کیجئے دوزخ میں آپ کبھی نہیں جاسکتے" (مقام حدیث ج ۲ ص ۹۶ تا ۱۰۰)

احادیثِ نبوی کے ساتھ تمسخر و استہزا کا یہ سلسلہ اس کتاب کے صفحہ ۱۲۵ تک چلا گیا ہے۔

آج اسلام دنیا میں کہیں نہیں

اس تیرہ سو سال کے عرصہ میں مسلمانوں کا سارا زور اسی میں صرف ہوتا رہا کہ کسی نہ کسی طرح اسلام کو قرآن سے پہلے زمانے کے "مذہب" میں تبدیل کر دیا جائے چنانچہ وہ اس کوشش میں کامیاب ہو گئے اور آج جو اسلام دنیا میں مروج ہے وہ زمانہ قبل از قرآن کا مذہب ہو تو ہو قرآنی دین سے اس کو کوئی واسطہ نہیں" (سلیم کے نام" پندرہواں خط ص ۲۵۱ و ۲۵۲ طبع اول، اگست ۱۹۵۳ء شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام۔ کراچی)

ذات باری تعالیٰ

"اور چونکہ" خدا عبارت ہے ان صفاتِ عالیہ سے جنھیں انسان اپنے اندر منعکس کرنا چاہتا ہے اس لئے قوانین خداوندی کی اطاعت درحقیقت انسان کی اپنی فطرت عالیہ کے نوامیس کی اطاعت ہے" (معارف القرآن ج ۴ ص ۴۲۰)

Marfat.com

آخرت سے مراد مستقبل | "قرآن ماضی کی طرف نگاہ رکھنے کی بجائے ہمیشہ مستقبل کو سامنے رکھنے کی تاکید کرتا ہے۔ اسی کا نام "ایمان بالآخرت" ہے اور یہ بجائے خویش بہت بڑا انقلاب ہے جسے رسالتِ محمدیہ نے انسانی نگاہ میں پیدا کیا ہے۔ یعنی ہمیشہ نگاہ مستقبل پر رکھنی وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ۔ اس زندگی میں بھی مستقبل پر اور اس کے بعد کی زندگی میں بھی۔" (سلیم کے نام اکیسواں خط ج ۲ ص ۱۲۴۔)

جنت و جہنم | "بہر حال مرنے کے بعد کی جنت اور جہنم "مقامات" نہیں ہیں، انسانی ذات کی کیفیات ہیں۔" لغات القرآن از پرویز ج۔۱۔ ص ۴۴۹ شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام۔ لاہور)

ملائکہ | (۱) "اس سے ظاہر ہے کہ ان مقامات میں "ملائکہ" سے مراد وہ نفسیاتی محرکات ہیں جو انسانی قلوب میں اثرات مرتب کرتے ہیں" (ابلیس و آدم از پرویز ص ۱۹۵ شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام کراچی)

(۲) "قرآن کریم نے "ملائکہ" پر ایمان کو "اجزائے ایمان" میں سے قرار دیا ہے (مثلاً ۲/۲۸۵) یعنی ایک شخص کے مسلمان ہونے کے لئے ضروری ہے کہ وہ اللہ۔ کتب۔ رسل۔ آخرت پر ایمان لانے کیساتھ ملائکہ پر بھی ایمان لائے۔

سوال یہ ہے کہ ملائکہ پر ایمان کے معنی کیا ہیں؟

اس کے معنی یہ ہیں کہ ملائکہ کے متعلق وہ تصور رکھا جائے جو قرآن نے پیش کیا ہے اور انہیں وہی پوزیشن دی جائے جو قرآن نے

Marfat.com

ان کیلئے متعیّن کی ہے۔" ملائکہ" کے متعلق قرآن میں ہے کہ انھوں نے آدم کو سجدہ کیا۔ ۳۴ یعنی وہ آدم کے سامنے جھک گئے۔ جیسا کہ آدم کے عنوان میں بتایا جاچکا ہے آدم سے مراد خود آدمی (یا نوع انسان) ہے۔ لہٰذا ملائکہ کے آدم کے سامنے جھکنے سے مراد یہ ہے کہ یہ قوتیں وہ ہیں جنھیں انسان مسخر کرسکتا ہے۔ انھیں انسان کے سامنے جھکا ہوا رہنا چاہیئے۔ کائنات کی جو قوتیں ابھی تک ہمارے علم میں نہیں آئیں، انھیں چھوڑیئے۔ جو قوتیں ہمارے علم میں آچکی ہیں ان کے متعلق صحیح ایمان یہ ہوگا کہ ان سب کو انسان کے سامنے جھکنا چاہیئے۔ اب ظاہر ہے کہ جس قوم کے سامنے کائناتی قوتیں نہیں جھکتیں وہ قوم (قرآن کی رو سے) صفِ آدمیت میں شمار ہونے کے بھی قابل نہیں چہ جائیکہ اسے "جماعت مومنین" کہا جائے (کیونکہ مومن کا مقام عام آدمیوں کے مقام سے کہیں اونچا ہے)۔" (لغات القرآن از پرویز ج ا ص ۱۴۴ ، ۱۴۵)

جبریل | " انکشافِ حقیقت کی "روشنی" (ذریعہ یا واسطہ) کو جبریل سے تعبیر کیا گیا ہے۔" ابلیس و آدم ص ۲۸۳)

قرآن پاک کے مفہوم میں الحاد | نمونہ کے طور پر صرف "سورۃ فاتحہ" کا مفہوم پیش کیا جاتا ہے جو اس کی سات آیتوں کی نمبروار تشریح ہے۔

"(۱) زندگی کا ہر حسین نقشہ اور کائنات کا ہر تعمیری گوشہ خالق کائنات کے عظیم القدر نظام ربوبیت کی ایسی زندہ شہادت ہے جو ہر چشم بصیرت سے بے ساختہ دادِ تحسین لے لیتی ہے۔

(۲) وہ نظام جو تمام اشیائے کائنات اور عالمگیر انسانیت کو، ان کی مضمر صلاحیتوں کی نشوونما سے تکمیل تک لئے جا رہا ہے۔ عام حالات میں بتدریج، اور ہنگامی صورتوں میں انقلابی تغیر کے ذریعے۔

(۳) انسان کو یہ تمام سامانِ نشوونما بلا مزد و معاوضہ ملتا ہے، لیکن اس کی ذات کی نشوونما اور اس کے مدارج کا تعین اس کے اعمال کے مطابق ہوتا ہے، جن کے نتائج خدا کے اس قانون مکافات کی رو سے مرتب ہوتے ہیں جس پر اسے کامل اقتدار حاصل ہے۔

(۴) اے عالمگیر انسانیت کے نشوونما دینے والے! ہم تیرے اسی قانونِ عدل و ربوبیت کو اپنا ضابطۂ حیات بناتے اور اسی کے سامنے سرِ تسلیم خم کرتے ہیں۔ تو ہمیں اس کی توفیق عطا فرما کہ ہم تیرے تجویز کردہ پروگرام کے مطابق اپنی صلاحیتوں کی بھرپور اور متناسب نشوونما کر سکیں اور پھر انہیں تیرے ہی بتائے ہوئے طریق کے مطابق صرف کریں۔

(۵) ہماری آرزو یہ ہے کہ یہ پروگرام اور طریق، جو انسانی زندگی کو اسکی منزلِ مقصود تک لیجانے کی سیدھی اور متوازن راہ ہے، نکھر اور ابھر کر ہمارے سامنے آجائے۔

(۶) یہی وہ راہ ہے جس پر چل کر پچھلی تاریخ میں، سعادتمند جماعتیں زندگی کی شادابی و خوشگواری، سرفرازی و سربلندی اور سامانِ زیست کی کشادگی و فراوانی سے بہرہ یاب ہوئی تھیں۔

(۷) اور ان کا انجام ان سوختہ بخت اقوام جیسا نہیں ہوا تھا جو اپنے

Marfat.com

انسانیت سوز جرائم کیوجہ سے یکسر تباہ و برباد ہو گئیں، یا جو زندگی کے صحیح راستہ سے بھٹک کر اپنی کوششوں کو نتائج بدوش نہ بنا سکیں، اور اس طرح ان کا کاروانِ حیات، ان قیاس آرائیوں کے سراب اور توہم پرستیوں کے پیچ و خم میں کھو کر رہ گیا" (مفہوم القرآن از پرویز پارہ اول ص ا۔ شائع کردہ میزان پبلیکیشنز لمیٹڈ لاہور)

پرویز کی پوری کتاب "مفہوم القرآن" اسی تحریف والحاد سے بھرپور ہے جس کا نمونہ آپ نے ملاحظہ فرمایا اب تک اس کتاب کے چار پارے شائع ہو چکے ہیں

آدم علیہ السلام "ہمارے ہاں عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ وہ "آدم" جس کے جنت سے نکلنے کا قصہ قرآن کریم کے مختلف مقامات میں آیا ہے (مثلاً ۲) نبی تھے۔ قرآن سے اس کی تائید نہیں ہوتی۔ قرآنِ کریم نے مختلف مقامات پر قصۂ آدم کی جو تفاصیل بیان کی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ جنت سے نکلنے والا آدم کوئی خاص فرد نہیں تھا بلکہ انسانیت کا تمثیلی نمائندہ تھا۔ بالفاظِ دیگر، قصۂ آدم کسی خاص فرد (یا جوڑے) کا قصہ نہیں بلکہ خود "آدمی" کی داستان کا ہے جسے قرآن نے تمثیلی انداز میں بیان کیا ہے اس داستان کا آغاز انسان کی اس حالت سے ہوتا ہے جب اس نے قدیم (PRiMiTiRE) انفرادی زندگی کی جگہ پہلے پہل تمدنی زندگی (SOCiAL LiFE) شروع کی۔

(لغات القرآن از پرویز۔ ج ا ص ۲۱۴)

★

حضورؐ کو کوئی حسی معجزہ نہیں دیا گیا

(۱) "رسولِ اکرمؐ کو قرآن کے سوا کوئی معجزہ نہیں دیا گیا (سلیم کے نام ج ۳ ص ۳۶)

(۲) "مخالفین بار بار نبی اکرمؐ سے معجزات کا تقاضا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر بار ان کے مطالبہ کو یہ کہہ کر رد کر دیتا ہے کہ ہم نے رسول کو کوئی حسی معجزہ نہیں دیا۔ اس کے معجزات صرف دو ہیں۔

(۱) یہ کتاب جس کی مثل و نظیر کوئی پیش نہیں کر سکتا ($\frac{۲۹}{۵۱}$)

اور

(۲) خود اس رسولؐ کی اپنی زندگی جو سیرت و کردار کے بلند ترین مقام پر فائز ہے ($\frac{۱}{۱۹}$)

ان کے علاوہ اگر تم معجزات دیکھنا چاہتے تو قُلِ انْظُرُوْا مَاذَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ($\frac{۱۰}{۱۰۱}$) ارض و سمٰوٰت پر غور کرو۔ قدم قدم پر معجزات دکھائی دیں گے۔

غور کرو سلیم! حضور نبی اکرمؐ کو تو کوئی حسی معجزہ نہیں دیا جاتا" سلیم کے نام ج ۳ ص ۹۱ و ۹۳)

(۳) "نبی اکرمؐ کو قرآن کے سوا (جو عقلی معجزہ) ہے کوئی اور معجزہ نہیں دیا گیا" معارف القرآن ج ۴ ص ۱۳۷)

انکار معراج

"سورۂ بنی اسرائیل کی آیت اسریٰ میں کہا گیا ہے کہ خدا اپنے بندے کو رات کے وقت مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ کی طرف لے گیا تا کہ وہاں اسے اپنی آیات دکھائے ... خیال ہے کہ اگر یہ واقعہ

Marfat.com

خواب کا نہیں تو یہ حضور کی شبِ ہجرت کا بیان ہے. اسطرح مسجدِ اقصٰی سے مراد مدینہ کی مسجدِ نبوی ہوگی جسے آپ نے وہاں جاکر تعمیر فرمایا؟
(معارف القرآن ج ۴ ص ۳۶۷)

عقیدۂ تقدیر کا انکار "مجوسی اساورہ نے یہ سب کچھ اس خاموشی سے کیا کہ کوئی بھانپ ہی نہ سکا کہ اسلام کی گاڑی کس طرح دوسری پٹری پر جا پڑی انھوں نے تقدیر کے مسئلہ کو اتنی اہمیت دی کہ اسے مسلمانوں میں جزوِ ایمان بنا دیا۔ چنانچہ ہمارے ایمان میں والقدر خیرہ وشرہ من اللہ تعالیٰ کا چھٹا جزو انہی کا داخل کیا ہوا ہے." (قرآنی فیصلے ص ۱۹۰)

وزنِ اعمال کی افیون "اُس پیشوائیت نے جس کا ہمارے یہاں ملائیت نام ہے، آہستہ آہستہ مسلمانوں کو یہ افیون پلانی شروع کی کہ دنیا کے معاملات دنیا داروں کا حصہ ہیں جو اس مُردار کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں مذہب انسان کی عاقبت سنوارنے کیلئے ہے۔ اس نے جس قدر حکم دے رکھے ہیں انکے متعلق یہ کبھی نہ پوچھو کہ ان کی غایت کیا ہے۔ یہ خدا کی باتیں ہیں۔ جو خدا ہی جان سکتا ہے۔ مذہب میں عقل کا کوئی کام نہیں۔ تم صرف یہ سمجھ لو کہ فلاں بات کا حکم ہے اس لئے اسے کرنا ہے اور اس کا ثواب" تمہارے اعمال نامہ میں لکھا جائے گا اور یہ تمام ہیر زبان قیامت کے دن ترازو میں رکھ کر تولی جائیں گی اور جنت میں لے جانے کا ذریعہ بن جائیں گی۔"
(قرآنی فیصلے ص ۶۷)

Marfat.com

نظریۂ ارتقاء "یہ سوال کہ دنیا میں "سب سے پہلا انسان" کسطرح وجود میں آگیا۔ ذہنِ انسانی کیلئے وجہ ہزار حیرت و استعجاب رہا ہے چنانچہ ان مذاہب میں جنمیں توہم پرستی نے حقائق کی جگہ لے رکھی ہے اس عقیدے کے حل میں عجیب و غریب افسانہ طرازیوں سے کام لیا گیا ہے لیکن قرآن کریم نے اسکے متعلق جو کچھ بتایا ہے وہ ٹھیک ٹھیک وہی ہے جس کی طرف علم و بصیرت کے انکشافات راہ نمائی کئے جا رہے ہیں سائنس کے انکشافات کی رو سے خاک ذرے مختلف ارتقائی منازل طے کر کے قرنہا قرن کے بعد، انسانی صورت میں متشکل ہو گئے یعنی سب سے پہلے کوئی ایک فرد صورتِ انسانی میں جلوہ گر نہیں ہوا بلکہ ایک نوع وجود پذیر ہوئی، ان متنوع مراحل کی تفصیل قرآن کریم کی آیات جلیلہ میں عجیب انداز میں سمٹی ہوئی ہے۔" (ابلیس و آدم از پرویز ص ۶۳ و ۶۴، شائع کردہ طلوع اسلام کراچی)

ارکانِ اسلام "اسلامی نظامِ زندگی میں یہ تبدیلی اس دن سے ہو گئی جب دین مذہب سے بدل گیا۔ اب ہماری صلوٰۃ وہی ہے جو مذہب میں پوجا پاٹ یا ایشور بھگتی کہلاتی ہے۔ ہمارے روزے وہی ہیں جنھیں مذہب میں برت ، ہماری زکوٰۃ وہی شے ہے جسے مذہب دان یا خیرات کہہ کر پکارتا ہے۔ ہمارا حج مذہب کی یاترا ہے۔ ہمارے ہاں یہ سب کچھ اس لئے ہوتا ہے کہ اس سے "ثواب" ہوتا ہے۔ مذہب کے ہاں اسی کو پن کہتے ہیں، اور ثواب سے نجات (مکتی یا SALVAtion) ملتی ہے آپ نے دیکھا کہ کس طرح دینِ (نظام زندگی) یکسر مذہب بن

کر رہ گیا۔ اب تمام عبادات اس لئے سرانجام دی جاتی ہیں کہ یہ خدا کا حکم ہے، ان امور کو نہ افادیت سے کچھ تعلق ہے نہ عقل و بصیرت سے کچھ واسطہ آج ہم بھی اسی مقام پر ہیں جہاں اسلام سے پہلے دنیا تھی"؟

(قرآنی فیصلے از پرویز ص ۱، ۳۰۱، ۳۰۲، شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام کراچی)

نماز

(۱) "عجم میں مجوسیوں (پارسیوں) کے ہاں پرستش کی رسم کو نماز کہا جاتا تھا۔ (یہ لفظ ان کے ہاں کا ہے اور ان کی کتابوں میں موجود ہے) لہذا صلوٰۃ کی جگہ نماز نے لے لی۔ اور قرآن کی اصطلاح "اقیموا الصلوٰۃ" کا ترجمہ ہو گیا۔ نماز پڑھو۔ جب گاڑی نے اسطرح پٹڑی بدلی تو اس کے پہیے (؟) کا ہر چکر اسے منزل سے دور لے جاتا گیا، چنانچہ اب حالت یہ ہو چکی ہے کہ اقیموا الصلوٰۃ سے ذہن نماز پڑھنے کے علاوہ کسی اور طرف منتقل ہی نہیں ہوتا اور نماز پڑھنے سے مراد ہے خدا کی پرستش کرنا۔" قرآنی فیصلے ص ۲۶ و ۲۷)

---

(۲) "قرآن کریم نے "نماز پڑھنے" کے لئے نہیں کہا۔ قیام صلوٰۃ۔ یعنی نماز کے نظام (Institution) کے قیام کا حکم دیا ہے مسلمان نمازیں پڑھتے ضرور ہیں لیکن انھوں نے نظام الصلوٰۃ کو قائم نہیں کیا انکی نماز، ایک وقت معینہ کیلئے، ایک عمارت (مسجد) کی چار دیواری کے اندر، ایک عارضی عمل بن کر رہ جاتی ہے۔" معارف القرآن ج ۴ ص ۳۲۸

پرویز کے نزدیک "اقام الصلوٰۃ" سے مراد ہے:۔

(۳) معاشرے کو ان بنیادوں پر قائم کرنا جن پر ربوبیت نوع انسانی

Marfat.com

(رب العالمینی) کی عمارت استوار ہوتی جائے، قلب ونظر کا وہ انقلاب جو اس معاشرے کی روح ہے۔" نظام ربوبیت ص ۸۷)

کم از کم دو وقت کی نماز "سورہ نور میں صلوٰۃ الفجر اور صلوٰۃ العشآء کا ذکر (ضمناً) آیا ہے جہاں کہا گیا ہے کہ تمہارے گھر کے ملازمین کو چاہیئے کہ وہ تمہاری (PRIVAC) کے اوقات میں اجازت لیکر کرے کے اندر آیا کریں۔ یعنی مِنْ قَبْلِ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ وَحِیْنَ تَضَعُوْنَ ثِیَابَکُمْ مِّنَ الظَّهِیْرَةِ وَمِنْ بَعْدِ صَلٰوۃِ الْعِشَآءِ (۲۴/۵۸) "صلوٰۃ الفجر" سے پہلے اور جب تم دوپہر کو کپڑے اتار دیتے ہو اور صلوٰۃ العشآ کے بعد" اس سے واضح ہے کہ رسول اللہؐ کے زمانے میں اجتماعات صلوٰۃ کے لئے" (کم از کم) یہ دو اوقات متعین تھے۔ جبھی تو قرآن کریم نے انکا ذکر نام لیکر کیا ہے" (لغات القرآن از پرویز۔ ج ۳ ص ۱۰۴۳ اور ۱۰۴۴)

نماز میں ردوبدل "جس اصول کا میں نے اپنے مضمون میں ذکر کیا ہے وہ قانون اور عبادات دونوں پر منطبق ہوگا یعنی اگر جانشین رسول اللہ یعنی قرآنی حکومت) نماز کی کسی جزئی شکل میں جس کا تعین قرآن نے نہیں کیا اپنے زمانے کے کسی تقاضے کے ماتحت کچھ ردوبدل ناگزیر سمجھے تو وہ ایسا کرنے کی اصولاً مجاز ہوگی" (قرآنی فیصلے ص ۱۴ اور ۱۵)

زکوٰۃ (۱) "زکوٰۃ اس ٹیکس کے علاوہ اور کچھ نہیں جو اسلامی حکومت مسلمانوں پر عائد کرے اس ٹیکس کی کوئی شرح متعین نہیں کی گئی، اسلئے کہ شرح ٹیکس کا انحصار ضروریات ملی پر ہے حتیٰ کہ ہنگامی صورتوں میں حکومت

Marfat.com

وہ سب کچھ وصول کر سکتی ہے جو کسی کی ضرورت سے زائد ہو، لہذا اب کسی جگہ اسلامی حکومت نہ ہو تو پھر زکوٰۃ بھی باقی نہیں رہتی" (قرآنی فیصلے ص ۳۵)

(۲) "ظاہر ہے کہ ہماری حکومت ہنوز اسلامی حکومت نہیں ہے۔ اس لیے جیسا کہ اوپر لکھا جا چکا ہے۔ آج کل زکوٰۃ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا حکومت ٹیکس وصول کر رہی ہے۔ اگر یہ حکومت اسلامی ہو گئی تو یہی ٹیکس زکوٰۃ ہو جائے گا ایک طرف ٹیکس اور اسکے ساتھ دوسری طرف زکوٰۃ، قیصر اور خدا کی غیر اسلامی تفریق ہے" (قرآنی فیصلے ص ۳۷)

(۳) "اگر خلافتِ راشدہ نے اپنے زمانے کی ضروریات کے مطابق اڑھائی فیصدی مناسب سمجھا تھا تو اسوقت یہی شرح شرعی تھی، اگر آج کوئی اسلامی حکومت کہے کہ اسکی ضروریات کا تقاضا بیس فی صدی ہے تو یہی بیس فیصدی شرعی شرح قرار پا جائیگی اور جب قرآنی نظام ربوبیت اپنی آخری شکل میں قائم ہوگا تو اسکی نوعیت کچھ اور ہی ہو جائے گی"[1] (سلیم کے نام۔ پانچواں خط ج ا ص ۷۷ و ۷۸)

(۴) "زکوٰۃ (یعنی حکومت کے ٹیکس) کی شرح میں تغیر و تبدل کی ضرورت ایک ایسی حقیقت ہے جسکے لئے کسی دلیل کی ضرورت نظر نہیں آتی" (قرآنی فیصلے ص ۱۲)

(۵) زکوٰۃ سے مراد اڑھائی فیصدی ٹیکس نہیں بلکہ یہ ایک پروگرام ہے

---

[1] یعنی جب "اشتراکی نظام" مکمل طور پر ملک میں رائج ہو جائیگا تو زکوٰۃ کی ضرورت سے ختم ہو جائیگی کیونکہ زکوٰۃ کا حکم تو پرویز کے نزدیک عبوری دور سے متعلق ہے۔

59773

Marfat.com

جس کی سرانجام دہی مومنین کے ذمہ ہے۔" (نظام ربوبیت ص ۱۶۴)

(۶) ایتاء زکوٰۃ۔ نوعِ انسانی کی نشوونما کا سامان بہم پہنچانا (تزکیہ کے معنی ہیں نشوونما۔ بالیدگی)" نظام ربوبیت ص ۸۷)

صدقات اور صدقۂ فطر

(۱) "صدقات ان ٹیکسوں کا نام ہے جو حکومتِ اسلامیہ کی طرف سے ہنگامی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے عائد کئے جاتے ہیں، انہی میں صدقۂ فطر ہے۔ (قرآنی فیصلے ص ۵۰)

(۲) اب سنّت رسول اللہ کا صرف اتنا حصہ پیش کیا جاتا ہے کہ نماز سے پہلے صدقۂ فطر نکال کر اپنے اپنے طور پر غریبوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ اگر ایسا نہ کیا جائیگا۔ تو روزے معلق رہ جائینگے۔ خدا تک نہیں پہنچیں گے۔ گویا صدقۂ فطر ملت کے اجتماعی مصالح کیلئے نہیں بلکہ ڈاک کے ٹکٹ ہیں جنھیں روزوں پر چسپاں کر کے لیٹر بکس میں ڈال دیا جاتا ہے تاکہ روزے مکتوب الیہ (اللہ تعالیٰ) تک پہنچ جائیں۔ غور فرمایا آپ نے کہ بات کیا تھی اور کیا بن گئی ...... لیکن جب تک دین کی باگ مولوی کے ہاتھ میں ہے صدقات نکلتے رہیں گے زکوٰۃ دی جاتی رہے گی، قربانیاں ہوتی رہیں گی۔ لوگ حج بھی کرتے رہینگے اور قوم بدستور بے گھر، بے در، بھوکی، ننگی، اسلام کے ماتھے پر کلنگ کے ٹیکے کا موجب بنی رہیگی۔ کتنا بڑا ہے یہ انتقام جو ہزار برس سے اسلام سے لیا جا رہا ہے۔ اور غور کیجئے اس انتقام کیلئے آلہ کار کن لوگوں کو بنایا جاتا ہے۔" (قرآنی فیصلے ص ۵۱ و ۵۲)

Marfat.com

حج (۱) "نماز انکی پوجا پاٹ، حج انکی یاترا۔ رسوم باقی۔ خود فنا ...... حج کرنے جاتے ہیں تاکہ عمر بھر کے گناہوں کا کفارہ ادا کر آئیں اور آتے وقت زمزم کا پانی ٹین کی ڈبیوں میں بند کر کے لیتے آئیں تاکہ اسے مُردوں کے کفن پر چھڑکا جائے۔ نتیجہ اسکا وہ سکرات موت کی ہچکیاں جنمیں پوری کی پوری امت آج گرفتار ہے۔" (معارف القرآن ج ۴ ص ۳۹۲)

(۲) "اول تو حج ہی اپنے مقصد کو چھوڑ کر محض "یاترا" بنکر رہ گیا ہے۔ حاجی وہاں جاتے ہیں تاکہ اپنے تمام سابقہ گناہ آب زمزم سے اسطرح کے واپس آجائیں جسطرح بچہ اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو۔" (قرآنی فیصلے ص ۶۳)

(۳) "حج عالم اسلامی کا وہ عالمگیر اجتماع ہے جو اس امت کے مرکز محسوس (کعبہ) میں اس غرض کیلئے منعقد ہوتا ہے کہ ملت کے تمام اجتماعی امور کا حل قرآنی دلائل وحجت کی رو سے تلاش کیا جائے اور اسطرح یہ امت اپنے فائدے کی باتوں کو اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ لے۔" (لغات القرآن ج ۲ ص ۴۷ ، ۴۸)

قربانی (۱) "حج عالم اسلامی کی بین الملی کانفرنس کا نام ہے، اس کانفرنس میں شرکت کرنے والوں کے خورد ونوش کیلئے جانور ذبح کرنے کا ذکر قرآن میں آیا ہے۔ بس یہ تھی قربانی کی حقیقت جو آج کیا سے کیا بنکر رہ گئی ہے (رسالہ قربانی از پرویز ص ۳۔)

(۲) قرآن کریم میں جانور ذبح کرنے کا ذکر حج کے ضمن میں آیا ہے ـــــ

Marfat.com

عرفات کے میدان میں جب یہ تمام نمائندگانِ ملت ایک لائحہ عمل طے کرلیں گے تو اسکے بعد منیٰ کے مقام پر دو تین دن تک ان کا اجتماع رہے گا جہاں یہ باہمی بحث و تمحیص سے اس پروگرام کی تفصیلات طے کریں گے۔ ان مذاکرات کے ساتھ باہمی ضیافتیں بھی ہونگی' آج صبح پاکستان والوں کے ہاں۔ شام کو اہل افغان کے ہاں۔ اگلی صبح اہل شام کی طرف۔ وقس علیٰ ذالک۔ ان دعوتوں میں مقامی لوگ بھی شامل کرلئے جائیں گے۔ امیر بھی' غریب بھی۔ اس مقصد کیلئے جو جانور ذبح کئے جائیں گے۔ قربانی کے جانور کہلائیں گے۔ (قرآنی فیصلے ص ۵۵)

(۳) مقام حج کے علاوہ کسی دوسری جگہ (یعنی اپنے اپنے شہروں میں) قربانی کیلئے کوئی حکم نہیں.... اس لئے یہ ساری دنیا میں اپنے اپنے طور پر قربانیاں ایک رسم ہے.... ذرا حساب لگائیے کہ اس رسم کو پورا کرنے میں اس غریب قوم کا کس قدر روپیہ ہر سال ضائع ہو جاتا ہے.... اگر آپ ایک کراچی شہر کو لے لیں تو اس آٹھ دس لاکھ کی آبادی میں سے اگر پچاس ہزار نے بھی قربانی دی ہو اور ایک جانور کی قیمت تیس روپیہ بھی سمجھ لی جائے تو پندرہ لاکھ روپیہ ایک دن میں صرف ایک شہر سے ضائع ہو گیا۔ اب اس حساب کو پورے پاکستان پر پھیلائیے اور اس سے آگے ساری دنیا کے مسلمانوں پر اور پھر سوچئے کہ ہم کدھر جا رہے ہیں؛

لیکن اگر ہمیں سوچنا آجائے تو پھر ہماری بربادی کیوں ہو؟ (قرآنی فیصلے ص ۵۶،۵۵)

Marfat.com

(۴) "مذہبی رسومات کی ان دیمک خوردہ لکڑیوں کو قائم رکھنے کے لئے طرح طرح کے سہارے دیئے جاتے ہیں کہیں قربانی کو سنت ابراہیمی قرار دیا جاتا ہے، کہیں اسے صاحب نصاب پر واجب ٹھیرایا جاتا ہے کہیں اسے تقرب الٰہی کا ذریعہ بنایا جاتا ہے کہیں دوزخ سے محفوظ گذر جانے کی سواری بنا کر دکھایا جاتا ہے۔" (قرآنی فیصلے ص ۶۴)

(۵) "قربانی تو وہاں کھانے پینے کا سامان مہیا کرنے کا ذریعہ تھی۔ اب جس طرح وہاں جانور ذبح کر کے دبائے جاتے ہیں نہ ہی وہ مقصود خداوندی ہے اور نہ ہی انکی ہم آہنگی میں ہر جگہ جانوروں کا ذبح کرنا بغیر کسی مقصد و غایت کو اپنے ساتھ لئے ہوئے۔ وہاں بھی سب کچھ ضائع کر دیا جاتا ہے اور یہاں بھی وذلک خسران المبین (قرآنی فیصلے ص ۶۵)

تلاوتِ قرآن کریم | "یہ عقیدہ کہ بلا سمجھے قرآن کے الفاظ دہرانے سے ثواب ہوتا ہے یکسر غیر قرآنی عقیدہ ہے۔ یہ عقیدہ درحقیقت عہد سحر کی یادگار رہ ہے۔" (قرآنی فیصلے ص ۱۰۴)

ایصالِ ثواب | "اس سے آپ نے دیکھ لیا ہوگا کہ "ایصال ثواب" کا عقیدہ کس طرح "مکافات عمل" کے اس عقیدہ کے خلاف ہے جو اسلام کا بنیادی قانون ہے، خدا جانے اس قوم نے کہاں کہاں سے ان عقائد کو پھر سے لے لیا جنھیں مٹانے کیلئے قرآن آیا تھا اور اس صورت میں جبکہ خود قرآن اپنی اصل شکل میں انکے پاس موجود ہے۔ اس سے بڑا تغیر بھی آسمان کی آنکھ نے کم ہی دیکھا ہوگا (قرآنی فیصلے ص ۹۸)

Marfat.com

دین کے ہر گوشہ میں تحریف ہو چکی ہے

"وہ دین جو محمد رسول اللہ نے دنیا تک پہنچایا تھا اس کا کونسا گوشہ اور کونسا شعبہ ہے جس میں تحریف نہیں ہو چکی۔" (قرآنی فیصلے ص ۶۶)

برہمو سماجی مسلمان

"یہ ہر رنگ کی "خدا پرستی" میں "نیک عملی" کی راہیں بتلانے والے "برہمو سماجی مسلمان" کیا جانیں کہ قرآن کی رو سے "خدا پرستی" کسے کہتے ہیں اور "نیک عملی" کیا ہوتی ہے؟" سلیم کے نام اٹھارواں خط۔ ج ۲ ص ۱۵)

قرآن کی رو سے سارے مسلمان کافر ہو گئے

"اسی حقیقت کو قرآن نے سورۂ آل عمران میں زیادہ وضاحت سے بیان کیا ہے۔ اس میں پہلے یہ بتایا گیا ہے کہ اسلام کی راہ کونسی ہے اور اسے حضرات انبیاء کرام نے کس طرح اختیار کیا۔ اس کے بعد اس حقیقت کا اعلان ہے کہ فوز وفلاح اور سعادات وبرکات کی یہی ایک راہ ہے۔ وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ (۳/۸۵) جو قوم اس راہ کو چھوڑ کر کوئی دوسری راہ اختیار کرلے گی تو اسکی یہ راہ قابلِ قبول نہیں ہو گی۔ اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ وہ آخر الامر تباہ وبرباد ہو جائے گی۔

اس کے بعد مسلمانوں کی تاریخ سامنے لائی گئی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ كَيْفَ يَهْدِي اللَّهُ قَوْمًا كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ بھلا سوچو کہ خدا اس قوم پر زندگی کی راہیں کس طرح کشادہ کر دیگا جس نے

ایمان کے بعد کفر کی روش اختیار کر لی ہو وَشَهِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّجَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ حالانکہ انکی طرف خدا کا واضح ضابطۂ حیات آچکا تھا اور وہ اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر چکے تھے کہ انکے رسول نے اس ضابطۂ حیات پر عمل پیرا ہو کر کس طرح تعمیری نتائج پیدا کر دکھائے تھے۔ یہ سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھ لینے کے بعد اس قوم نے کفر کی راہ اختیار کر لی۔ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ سوالی ظالم قوم کو خدا کس طرح سعادتوں کی راہ دکھائے! اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ اَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ان کی اس روش کا فطری نتیجہ یہ ہوا کہ یہ قوم ان تمام آسودگیوں سے محروم ہو گئی جو نظام خداوندی سے وابستگی سے حاصل ہوئی تھیں اور ان تمام آسائشوں سے بھی محروم ہو گئی جو فطرت کی قوتوں کو مسخر کرنے سے ملتی تھیں حتیٰ کہ ان کی ذلت و پستی کی وجہ سے دوسری قومیں بھی انھیں اپنے پاس نہیں آنے دیتیں اور دور دور رکھتی ہیں لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ۔ اس بنا پر کہ انھوں نے اپنا نام مسلمان رکھ چھوڑا ہے انکی اس تباہی میں کسی طرح کمی واقع نہیں ہو سکتی، نہ ہی انھیں اس سے زیادہ مہلت مل سکتی تھی جتنی مہلت خدا کے قانون امہال و تدریج کی رو سے ملا کرتی ہے...

دیکھو سلیم! قرآن نے واضح الفاظ میں بتا دیا ہے کہ اس امت کو جو سرفرازیاں شروع میں نصیب ہوئی تھیں وہ ان بینات (قرآن کے

Marfat.com

واضح قوانین) پر چلنے کا نتیجہ تھیں جو انہیں خدا کی طرف سے ملے تھے
پھر جب انھوں نے اس قرآن کو چھوڑ دیا تو یہ ان تمام برکات سے
محروم ہو گئے (سلیم کے نام سینتیسواں خط ج ۳ ص ۱۹۷ تا ۱۹۹)

پرویزی شریعت میں صرف چار چیزیں حرام ہیں

محمد صبیح ایڈووکیٹ نے دارالاشاعت قرآن ٹھٹھہ سے ۹۶ صفحات کا ایک رسالہ شائع کیا تھا جس کا نام ہے "حلال و حرام کی تحقیق"۔ ماہنامہ "طلوع اسلام" بابت مئی ۱۹۵۲ء میں اس رسالہ پر تبصرہ کرتے ہوئے جو دادِ تحقیق دی گئی ہے وہ درج ذیل ہے۔

"سید محمد صبیح صاحب نے اس رسالہ میں بتایا ہے کہ قرآن کی رو سے صرف مردار، بہتا خون، لحم خنزیر اور غیر اللہ کے نام کی طرف منسوب چیزیں حرام ہیں۔ ان کے علاوہ اور کچھ حرام نہیں"
یہ قرآن کا واضح فیصلہ ہے جس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہمارے مروجہ اسلام میں حرام و حلال کی جو طولانی فہرستیں ہیں وہ سب انسانوں کی خود ساختہ ہیں اور کسی انسان کو حق حاصل نہیں کہ کسی شئے کو حرام قرار دیدے، یہ حق صرف اللہ کو حاصل ہے (طلوع اسلام مئی ۱۹۵۲ء ص ۶۹) "چودھری غلام احمد پرویز کی تمام کتابیں اسی قسم کے عقائد و نظریات سے پر ہیں اور اب ایک مستقل فرقہ انھوں نے اپنے عقائد کی بنیاد پر قائم کر لیا ہے۔

حضرات علماء کرام از روئے شرع بیان فرمائیں کہ اس فرقہ کے بانی اور اس کے متبعین کا کیا حکم ہے؟ کیا

Marfat.com

یہ لوگ مسلمان ہیں؟ اور ان کے ساتھ اسلامی تعلقات
رکھنا مثلاً ان سے نکاح کرنا، مسلمانوں کے قبرستان
میں ان کو دفن کرنا اور ان کی میت پر نماز جنازہ پڑھنا
اور ان کے ہاتھ کا ذبیحہ کھانا جائز ہے؟ اور کیا وہ
کسی مسلمان کے وارث ہو سکتے ہیں؟ بینوا وتوجروا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب واللہ الموفق للصواب

الحمد للہ رب العالمین، والعاقبۃ للمتقین، ولا عدوان الا علی الظالمین
والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد والہ واصحابہ اجمعین اما بعد
اللہ تعالیٰ نے بنی نوعِ انسان کی ہدایت کے لئے قرآن کریم نازل فرما کر اس
کی تشریح و تفسیر کے لئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا
چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قول و فعل اور تقریر سے قرآن کریم
کی مکمل تشریح فرمائی، قرآن کریم کے سب سے پہلے مفسر آپ ہی ہیں۔ امت
نے آپ کی اس تشریح کو اپنے سینوں اور سفینوں میں محفوظ کیا اور اس طرح
قرآن کریم کی تعبیر و تشریح ٹھیک اسی طرح محفوظ ہو گئی جس طرح اس کے
الفاظ محفوظ ہیں۔

Marfat.com

پھر امت کے مسلسل تعامل و توارث نے اس کی حفاظت پر مہریں ثبت
ہیں، لہٰذا اب کسی کو یہ حق نہیں کہ قرآن کریم کی کوئی نئی تعبیر کرے یا ضروریاتِ
دین اللہ، رسول صلعم، آخرت، جنت، دوزخ، ملائکہ، نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج وغیرہ
کی کوئی نئی تشریح کر کے ان میں تحریف کرے یا ان کی کوئی ایسی مراد بیان کرے
جو امت کے اجماع اور اس کے چودہ سو سالہ تعامل و توارث کے خلاف ہو۔

اسی طرح اُمتِ مسلمہ نے اجماعی طور پر قرآنِ کریم کی ہدایت اور حکم
کے بموجب اطاعتِ رسول علیہ السلام کو ہمیشہ دین کا جزو لاینفک سمجھا اور
اس سے انحراف کو کفر و الحاد جانا۔

دین اسلام کے مسلمات اور قرآنی کلمات و شرعی مصطلحات میں نئی
نئی تعبیر و تشریح کا فتنہ سب سے پہلے باطنیہ و قرامطہ نے برپا کیا، امت
نے بالاتفاق ان کو کافر اور خارج از اسلام قرار دیا۔

مثل کفر الزنادقۃ والملاحدۃ	محقق محمد بن ابراہیم الوزیر ایثار الحق میں (صفحہ ۴۴۵)
الی ان قال - تلعبوا بجمیع	فرماتے ہیں: جیسے زنادقہ اور ملاحدہ کا کفر
آیات کتاب اللہ عز وجل	ہے کہ ان لوگوں نے قرآن کریم کی تمام آیات
فی تاویلہا جمیعًا بالبواطن	کو کھلونا بنالیا اور ان کی تاویل ظاہری
التی لم یدل علی شیءٍ منہا	معنی سے پھیر کر ایسے خودساختہ معانی سے
دلالۃ ولا امارۃ ولا لہا فی عصر	کی کہ جن پر نہ کوئی دلیل ہے نہ کوئی قرینہ
السلف الصالح اشارۃ وکذلک	اور نہ سلف امت سے اس بارے میں
من یلغ مبلغہم من غیرہم	کوئی اشارہ ملتا ہے اور یہی حکم اُن لوگوں کا ہے

Marfat.com

فی تحفیۃ آثار الشریعۃ ورد العلوم الضروریۃ التی نقلتها الامۃ خلفها من سلفها۔ (ص ۳۴۵، ۳۴۴، ملاحظہ ہو اکفار الملحدین ص ۱۵)

جو آثار شریعت کے مٹانے اور ضروریاتِ دین کے (جو سلف سے خلف تک بتواتر چلے آرہے ہیں) انکار میں ان کے طرز کو اختیار کریں۔

اور علامہ محمد امین شامی رد المحتار میں لکھتے ہیں:-

یعلم مما هنا حکم الدروز والتیامنۃ فانهم فی البلاد الشامیۃ یظهرون الاسلام والصوم والصلاۃ مع انهم یعتقدون تناسخ الارواح وحل الخمر والزنا وان الالوهیۃ تظهر فی شخص بعد شخص و یجحدون الحشر والصوم والصلاۃ والحج ویقولون المسمی بها غیر المعنی المراد ویتکلمون فی جناب نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کلمات فظیعۃ، وللعلامۃ المحقق عبد الرحمن العمادی فیهم فتوی مطولۃ۔ وذکر فیها۔ انهم ینتحلون عقائد النصیریۃ و الاسماعیلیۃ الذین یلقبون

یہاں سے دروز اور تیامنہ کا حکم معلوم ہوا یہ لوگ دیار شام میں اسلام اور روزہ ونماز کا اظہار کرتے ہیں لیکن اس کے باوجود تناسخ ارواح کے قائل ہیں اور شراب اور زنا کو حلال سمجھتے ہیں اور یہ بھی اعتقاد رکھتے ہیں کہ الوہیت یکے بعد دیگرے ایک خاص شخص میں ظہور ہوتا رہتا ہے نیز حشر، روزہ، نماز اور حج کے بھی منکر ہیں اور یوں کہتے ہیں کہ ان الفاظ سے جو معنی مراد لئے جاتے ہیں وہ ان کے اصل معنی نہیں ہیں اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان مبارک میں بھی گستاخانہ کلمات منہ سے نکالتے رہتے ہیں علامہ محقق عبد الرحمٰن عمادی کا ان کے بارے میں ایک طویل فتوی ہے جس میں انھوں نے بیان کیا ہے کہ یہ لوگ نصیریہ اور اسماعیلیہ کے عقائد

Marfat.com

بالقرامطة والباطنية الذين ذكرهم صاحب المواقف ونقل عن علماء المذاهب الاربعة انه لا يحل اقرارهم في دار الاسلام بجزية ولا غيرها ولا تحل مناكحتهم ولا ذبائحهم - (ج ۳ ص ۱۱۴ - طبع استنبول)

رکھتے ہیں جن کو قرامطہ اور باطنیہ کہا جاتا ہے صاحب مواقف نے ان کا ذکر کیا ہے اور چاروں مذہب کے علما سے ان کے بارے میں نقل کیا ہے کہ ان کو جزیہ لیکر یا کسی اور طریقہ سے دارالاسلام میں رہنے دینا روا نہیں نہ ان سے نکاح کرنا حلال ہے اور ان کے ہاتھ کا ذبیحہ کھانا۔

اس دور آخر میں انگریز نے اپنی مذموم اغراض کو پورا کرنے کے لئے مرزا غلام احمد آنجہانی کو نبی بنا کر کھڑا کر دیا اور اس نے طرح طرح کی تاویلیں کر کے آیات و نصوص کے معنی بگاڑنے کی انتھک کوشش کی جس سے امت میں ایک فتنہ پیدا ہوا آخر علماء حق نے بالاتفاق مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے متبعین کو خارج از اسلام قرار دیا۔ بعد ازاں عنایت اللہ مشرقی نے اطاعت رسول علیہ السلام کا استہزاء و استخفاف کرتے ہوئے امیر کو واجب الاطاعت قرار دیا اور نبی اور رسول کو بحیثیت امیر کے مطاع مانا اور ایک نیا اسلام تصنیف کیا اور علماء اسلام نے اس کے متعلق بھی بالاتفاق دائرہ اسلام سے خارج ہونے کا اعلان کیا۔

غرض علماء امت کا ہمیشہ یہ اہم فریضہ رہا ہے کہ اس قسم کے زندیقوں اور ملحدوں کے کفر و الحاد کی نقاب کشائی کر کے امت کے سامنے ان کی اصل حقیقت واضح کر دیں اور دین کی حفاظت کا وعدۂ الٰہی پورا کریں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:۔

Marfat.com

یحمل ھذا العلم من کل خلف عدولہ ینفون عنہ تحریف الغالین وانتحال المبطلین وتاویل الجاھلین۔

ہر پچھلی نسل میں سے ارباب دیانت اس علم کے حامل ہوں گے جو غالی لوگوں کی تحریف اور باطل پرستوں کی غلط بیانی اور جاہلوں کی من مانی تاویل کو دور کرتے رہیں گے۔

اب اس دور کے ملحدوں اور زندیقوں کی قافلہ سالاری چودھری غلام احمد پرویز نے اپنے ذمہ لی ہے۔ استفتاء میں پرویز کی کتابوں کے جو اقتباسات پیش کئے گئے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ چودھری غلام احمد پرویز کے مذکورہ ذیل عقائد ہیں:۔

"تنقیحات"

(۱) قرآن کریم میں جہاں بھی "اللہ و رسول" کا نام آیا ہے اس سے مراد "مرکز ملت" ہے۔

(۲) جہاں اللہ و رسول کی اطاعت کا ذکر ہے اس سے مراد "مرکزی حکومت کی اطاعت" ہے۔

(۳) قرآن کریم میں "اولی الامر" سے مراد افسرانِ ماتحت ہیں۔

(۴) رسول کو قطعاً یہ حق حاصل نہیں کہ وہ کسی سے اپنی اطاعت کرائے۔

(۵) رسول کی حیثیت صرف اتنی ہے کہ وہ اس قانون کا انسانوں تک پہنچانے والا ہے۔

Marfat.com

(۶) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب موجود تھے تو بہ حیثیت "مرکز ملت" آپ کی اطاعت فرض تھی، آپؐ کی وفات کے بعد آپؐ کی اطاعت کا حکم نہیں کیونکہ اطاعت کے معنی ہی کسی زندہ کے احکام کی تابعداری ہے۔

(۷) ختم نبوت کا مطلب یہ ہے کہ انسانوں کو اپنے معاملات کے فیصلے آپ کرنے ہوں گے۔

(۸) قرآن کریم کے احکام وراثت، قرضہ، لین دین، صدقہ خیرات، زکوٰۃ وغیرہ سب عبوری دور سے متعلق ہیں۔

(۹) شریعت محمدیہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک کے لئے تھی نہ کہ ہر زمانے کے لئے بلکہ ہر زمانے کی "شریعت" وہ ہے جس کو اس عہد کا مرکز ملت اور اس کی مجلس شوریٰ مرتب ومدون کرے۔

(۱۰) مرکز ملت کو اختیار ہے کہ وہ عبادات، نماز، روزہ، معاملات، اخلاق غرض جس چیز میں چاہے ردوبدل کر دے۔

(۱۱) "مرکز ملت" اپنے زمانے کے کسی تقاضے کے ماتحت نماز کی کسی جزئی شکل میں ردوبدل کر سکتا ہے۔

(۱۲) حدیث عجمی سازش ہے اور جھوٹ، جو مسلمانوں کا مذہب ہے۔

(۱۳) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کا مذاق اڑانا اور اس سے تمسخر کرنا۔

(۱۴) آج جو اسلام دنیا میں رائج ہے وہ زمانہ قبل از قرآن کا مذہب ہو تو ہو قرآنی دین سے اس کا کوئی واسطہ نہیں۔

(۱۵) تیرہ سو سال کے عرصہ میں مسلمانوں کا سارا زور اس میں صرف ہوتا رہا کہ

Marfat.com

اسلام کو کسی نہ کسی طرح قرآن سے پہلے کے مذہب میں تبدیل کر دیا جائے
اور وہ اس کوشش میں کامیاب بھی ہو گئے۔

(۱۶) اللہ تعالیٰ کا کوئی خارجی وجود نہیں بلکہ وہ عبارت ہے ان صفاتِ عالیہ
سے جنھیں انسان اپنے اندر منعکس کرنا چاہتا ہے۔

(۱۷) آخرت سے مراد مستقبل ہے۔

(۱۸) جنت و جہنم مقامات نہیں انسانی ذات کی کیفیات ہیں۔

(۱۹) فرشتے نفسیاتی محرکات ہیں یا کائناتی قوتیں۔ "ایمان بالملائکہ" کا مطلب
یہ ہے کہ ان قوتوں کو انسان کے سامنے جھکا ہوا رہنا چاہیئے۔

(۲۰) جبریل انکشافِ حقیقت کی روشنی کا نام ہے۔

(۲۱) قرآن کریم کے مفہوم میں الحاد۔

(۲۲) آدم علیہ السلام کا کوئی شخصی وجود نہیں، قرآن کریم میں جس آدم کا ذکر ہے
اس سے مراد نوعِ انسانی ہے۔

(۲۳) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن کریم کے علاوہ کوئی حسّی
معجزہ نہیں دیا گیا۔

(۲۴) معراج خواب کا واقعہ ہے یا ہجرت کی داستان اور "مسجد اقصیٰ"
سے مراد مسجد نبوی ہے۔

(۲۵) تقدیر کا عقیدہ ایمانیات میں مجوسی اساورہ کا داخل کیا ہوا ہے۔

(۲۶) ثواب کی نیت اور وزن اعمال کا عقیدہ رکھنا ایک افیون ہے جو
مسلمانوں کو پلائی گئی ہے۔

Marfat.com

(۲۷) انسان کی پیدائش آدم و حوا سے نہیں بلکہ ڈارون کے نظریۂ ارتقا کے مطابق ہوتی ہے۔

(۲۸) نماز "پوجاپاٹ" روزہ "برت" اور حج "یاترا" ہے اور اب یہ تمام عبادات اس لئے سرانجام دی جاتی ہیں کہ یہ خدا کا حکم ہے، ورنہ ان امور کو نہ افادیت سے کچھ تعلق ہے نہ عقل و بصیرت سے کچھ واسطہ۔

(۲۹) نماز مجوسیوں سے لی ہوئی ہے، قرآن کریم نے نماز پڑھنے کے لئے نہیں کہا بلکہ "قیام صلاۃ"، یعنی نماز کے نظام کے قیام کا حکم دیا ہے جس کا مطلب معاشرہ کو اُن بنیادوں پر قائم کرنا ہے جن پر ربوبیت نوعِ انسانی (رب العالمینی) کی عمارت استوار ہوتی ہے۔

(۳۰) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اجتماعاتِ صلوٰۃ کے لئے کم از کم یہ ۲ دو اوقات (یعنی صلاۃ الفجر اور صلاۃ العشا) متعین تھے۔

(۳۱) زکوٰۃ اس ٹیکس کے علاوہ اور کچھ نہیں جو اسلامی حکومت مسلمانوں پر عائد کرے اس ٹیکس کی کوئی شرح متعین نہیں کی گئی، اگر خلافتِ راشدہ نے اپنے زمانے کی ضروریات کے مطابق اڑھائی فیصدی مناسب سمجھا تھا تو اس وقت یہی شرح شرعی تھی، اور اگر آج کوئی اسلامی حکومت کہے کہ اس کی ضروریات کا تقاضا بیس فیصدی ہے تو یہی بیس فیصدی شرعی شرح قرار پائے گی۔

(۳۲) آجکل زکوٰۃ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، ایک طرف ٹیکس دوسری طرف زکوٰۃ قیصر اور خدا کی غیر اسلامی تفریق ہے اور جب قرآنی نظام اپنی آخری تشکل میں قائم ہوگا تو زکوٰۃ کا حکم ختم ہو جائے گا۔

Marfat.com

(۳۳) صدقۂ فطر ڈاک کے ٹکٹ ہیں جنھیں روزوں پر چسپاں کر کے لیٹر بکس میں ڈالا جانا ہے تاکہ روزے مکتوب الیہ (اللہ تعالیٰ) تک پہنچ جائیں۔

(۳۴) حج عبادت نہیں بلکہ عالم اسلامی کی بین الملی کانفرنس ہے۔

(۳۵) قربانی کے لئے مقام حج کے علاوہ اور کہیں حکم نہیں اور حج میں بھی اس کی حیثیت شرکار کانفرنس کے لئے "راشن" مہیا کرنے سے زیادہ نہیں تھی۔

(۳۶) تلاوت قرآن کریم "عہد سحر" یعنی جادو کے زمانے کی یادگار ہے۔

(۳۷) ایصالِ ثواب کا عقیدہ مکافاتِ عمل کے عقیدے کے خلاف ہے۔

(۳۸) دین کے ہر گوشے میں تحریف ہو چکی ہے۔

(۳۹) قرآن کی رو سے سارے مسلمان کافر ہو گئے۔ اور موجودہ مسلمان برہمو سماجی مسلمان ہیں۔

(۴۰) صرف چار چیزیں مردار، بہتا خون، لحم خنزیر اور غیر اللہ کے نام کی طرف منسوب چیزیں حرام ہیں، باقی حرام و حلال کی جو طولانی فہرستیں ہیں وہ سب انسانوں کی خود ساختہ ہیں۔

مذکورہ بالا عقائد و نظریات نصوص قرآن و حدیث، اجماع اور چودہ سو سالہ تعامل و توارث کے قطعاً خلاف اور کفر ہیں۔ اب ہم ہر تنقیح کا قرآن و حدیث و اجماع کی روشنی میں جائزہ لیتے ہیں تاکہ واضح ہو جائے کہ غلام احمد پرویز نے کس طرح اسلام کو مسخ کر کے ایک نئے الحاد و زندقہ کو جنم دیا ہے۔

Marfat.com

(۱)

"قرآن کریم میں جہاں بھی "اللہ و رسول" کا نام آیا ہے اس سے مراد مرکزِ ملت ہے۔

یہ کھلی ہوئی تحریف و الحاد اور دلالت الفاظ کے قطعاً خلاف ہے
واضح رہے کہ لفظ "اللہ" کی دلالت اپنے معنی پر ظاہر و قطعی ہے اور اسی طرح لفظِ "رسول" کی دلالت بھی، اور الفاظ شرعیہ کے معنی ظاہر و قطعی کو چھوڑ کر کوئی دوسرے معنی مراد لینا الحاد و زندقہ کے سوا کچھ نہیں
لفظ کی دلالت اپنے معنی پر یا لغوی ہوتی ہے یا عرفی یا اصطلاحی اور "اللہ و رسول" کی دلالت "مرکزِ ملت" پر ان تینوں دلالتوں میں سے کوئی سی بھی نہیں۔ عربی زبان کی مستند لغات میں سے کسی لغت میں بھی اللہ و رسول کے معنی مرکزِ ملت کے نہیں اور نہ کسی علم کی اصطلاح میں اس کے یہ معنی ہیں بلکہ ایک عامی بھی یہ نہیں کہہ سکتا کہ اللہ و رسول سے مراد مرکزِ ملت ہے، قرآن کریم اسی زبان میں نازل ہوا ہے جو عرب میں بولی یا سمجھی جاتی تھی، یہ زبان آج بھی زندہ ہے، اللہ و رسول کے الفاظ اس میں قدیم سے مستعمل چلے آتے ہیں۔ عربی زبان کے اشعار و محاورات محفوظ ہیں۔ پرویز نے اللہ و رسول کا جو مفہوم اپنے ذہن سے متعین کیا ہے اس کے ثبوت میں عربی زبان کا نہ تو کوئی محاورہ پیش کیا جا سکتا ہے اور نہ کوئی شعر۔
قرآن کریم جس ذاتِ گرامی پر نازل ہوا اس نے اللہ و رسول کے

Marfat.com

معنی مرکزِ ملت کے نہیں بتلائے اور نہ جن نفوسِ قدسیہ کو قرآن کریم کا اولین مخاطب بنایا گیا تھا ان میں سے کسی نے اس کے یہ معنی سمجھے۔ پھر قرآن کریم کی بیشمار آیات میں اللہ و رسول کا ذکر آیا ہے اگر اس سے مرکزِ ملت مراد تھا تو کسی آیت میں اس کی وضاحت کیوں نہ کی گئی؟ مزید برآں قرآن کریم میں اللہ و رسول پر ایمان لانے کا حکم دیا گیا ہے۔ کیا مرکزِ ملت پر بھی اسی طرح ایمان لانا ضروری ہوگا؟ اللہ و رسول پر ایمان نہ لانا کفر ہے، کیا مرکزِ ملت پر بھی ایمان نہ لانے کا نتیجہ کفر ہوگا؟ اللہ و رسول کے خلاف ذرا بھی عقیدت میں فتور آجائے تو کفر ہے، کیا مرکزِ ملت کا بھی یہی حکم ہوگا؟ اللہ تعالیٰ کی صفاتِ جلیلہ جو قرآن مجید میں ذکر ہوئی ہیں کیا یہی صفات مرکزِ ملت کی ہوں گی؟

الغرض اللہ و رسول سے مراد مرکزِ ملت قطعاً نہیں ہو سکتا یہ صراحۃً الحاد و زندقہ ہے اور الفاظِ قرآن کو باطنی مفاہیم پہنانے کی بدترین کوشش، قرآن کریم نے اس عمل کو الحاد سے تعبیر کیا ہے۔ ارشاد ہے:

اِنَّ الَّذِیۡنَ یُلۡحِدُوۡنَ فِیۡۤ اٰیٰتِنَا لَا یَخۡفَوۡنَ عَلَیۡنَا ؕ اَفَمَنۡ یُّلۡقٰی فِی النَّارِ خَیۡرٌ اَمۡ مَّنۡ یَّاۡتِیۡۤ اٰمِنًا یَّوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ ؕ اِعۡمَلُوۡا مَا شِئۡتُمۡ ۙ اِنَّہٗ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِیۡرٌ ﴿۴۰﴾ (حم ع ۴ پ ۲۴)	بلاشبہ وہ لوگ جو ہماری آیات میں الحاد (کجروی) کی راہیں نکالتے ہیں وہ ہم سے چھپے ہوئے نہیں ہیں بھلا جو آگ میں ڈالا جائیگا وہ بہتر ہے یا وہ جو آئیگا قیامت کے دن امن سے، کئے جاؤ جو چاہو بیشک جو تم کرتے ہو وہ دیکھتا ہے

آیت کریمہ کا حاصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نازل کی ہوئی آیات کو سن کر جو لوگ کجروی سے باز نہیں آتے اور سیدھی سیدھی باتوں میں واہی تباہی شبہات پیدا

کر کے ٹیڑھ نکالتے ہیں یا نخواہ مخواہ توڑ مروڑ کر ان کا مطلب غلط لیتے ہیں۔ ممکن ہے وہ لوگ اپنی مکاریوں اور چالاکیوں پر مغرور ہوں مگر اللہ تعالیٰ سے ان کا حال پوشیدہ نہیں، جس وقت اس کے سامنے جائیں گے خود دیکھ لیں گے۔ فی الحال اس نے ڈھیل دے رکھی ہے وہ مجرم کو ایک دم نہیں پکڑتا اس لئے آگے فرمایا "اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ اِنَّہٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ"، یعنی اچھا جو تمہاری سمجھ میں آئے کئے جاؤ مگر یاد رہے کہ تمہاری سب حرکات اسکی نظر میں ہیں ایک دن ان کا پورا خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔

(۲)

"جہاں اللہ و رسولؐ کی اطاعت کا ذکر ہے اس سے مراد مرکزی حکومت کی اطاعت ہے"

یہ بھی تحریف معنوی اور الحاد و زندقہ کی بدترین مثال ہے اور لفظ کی قطعی و ظاہری دلالت سے صریح انحراف۔ یہاں بھی وہی سوالات ہونگے جو اس سے پہلی تنقیح کے ذیل میں کئے گئے تھے مزید برآں ایک سوال یہ بھی ہے کہ اگر کسی جگہ نظامِ حکومت نہ ہو تو وہاں اللہ و رسولؐ کی اطاعت کی کیا شکل ہوگی؟

یہ واضح رہے کہ اللہ تعالیٰ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اسلام کی اساس اولین ہے سارے دین کی عمارت اسی مقام پر قائم ہے، اسی لئے قرآن کریم میں اس کا جگہ جگہ ذکر آیا ہے اور نہایت تاکید کیساتھ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے۔ ایک جگہ ارشاد ہے:

Marfat.com

قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ۝ (آل عمران ع ۴ پ ۳)

آپ کہہ دیجئے کہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو پس اگر تم اس سے اعراض کرو تو یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کافروں کو پسند نہیں کرتا۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت سے انحراف کرنے والوں کو کافر کہا جا رہا ہے تو کیا نظام حکومت کی اطاعت سے انحراف کرنے والوں کو بھی کافر کہا جائے گا۔

(۳)

"قرآن کریم میں "اولی الامر" سے مراد افسرانِ ماتحت ہیں"

یہ قرآن مجید کی کھلی ہوئی تحریف ہے۔ یاد رہے کہ آیت کریمہ "اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ" کی جو تعبیر و تشریح پرویز کی عبارت میں کی گئی ہے وہ قطعاً کفر ہے اور امت محمدیہ کے قطعی فیصلے کے خلاف ہے "اللہ کی اطاعت" سے مراد وہ اوامر الٰہیہ ہیں جو قرآن کی صورت میں امت کو دیئے گئے ہیں اور "اطاعتِ رسول" سے مراد وہ احکام نبویہ ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیاتِ مبارکہ میں نافذ فرمائے تھے اور ان کا تمام تر ذخیرہ کتب حدیث میں محفوظ و منضبط ہے۔ اور "اولی الامر" سے مراد وہ با اقتدار طبقہ ہے جو تفقہ فی الدین کے وصف سے متصف ہو اور اعلاء کلمۃ اللہ اور اجراء احکام

Marfat.com

شریعت میں دل وجان سے ساعی ہو، نیز وہ علماء ربانی کہ جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دیتے رہتے ہیں، ان ہی کو حق ہے کہ اللہ و رسولؐ کے کلام کی ضرورت کے وقت تعبیر و تشریح کریں اور ان ہی کی اطاعت امت پر فرض ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ جو "ترجمانِ قرآن" اور "حبر امت" کے لقب سے عہد صحابہ میں مشہور ہوتے ہیں ان سے "اولی الامر" کی جو تفسیر الدر المنثور میں بروایت ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم اور حاکم منقول ہے وہ یہ ہے:۔

یعنے اهل الفقہ والدین واهل طاعۃ	یعنی وہ حضرات جو فقہ و دین کے حامل ہوں
اللہ الذین یعلمون الناس	اور اللہ کی اطاعت میں سرگرم ہوں اور
معانی دینھم ویأمرونھم بالمعروف و	لوگوں کو دین کے معانی سمجھاتے ہوں، نیکی
ینھونھم عن المنکر فاوجب اللہ	کا حکم دیتے ہوں اور برائی سے روکتے ہوں
طاعتھم علی العباد۔	اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کی اطاعت اپنے
(ج ۲ ص ۱۷۶)	بندوں پر فرض کی ہے۔

یہی تفسیر حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ اور حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بھی منقول ہے۔ (ملاحظہ ہو الدر المنثور۔ ج ۲ ص ۱۷۶)

ظاہر ہے کہ امت کی جن ہستیوں کی زندگی قرآن و سنت کی مزاولت میں گزری ہو اور جو سراپا شریعتِ مقدسہ سے آراستہ و پیراستہ ہوں وہی اللہ اور اس کے رسول کے دین کی تعبیر و تشریح کے اہل ہیں اور ضرورت کے وقت ان ہی کی اطاعت کو واجب قرار دیا جاسکتا ہے، جاہل بے دین، یا فاسق اور بد عقیدہ افسران ماتحت اور حکامِ وقت جنھوں نے انگریز کی اطاعت و خدمت گذاری میں اپنی

Marfat.com

زندگیاں گنوائی ہوں ان کو دین کی تعبیر و تشریح کا حق کیسے دیا جا سکتا ہے۔ اسی وجہ سے بعض روایات میں "اولوالامر" کی تفسیر کے سلسلہ میں بطور مثال حضرات ابوبکر، عمر، عثمان، علی رضی اللہ عنہم جیسے اکابر و فقہاء صحابہ کے نام منقول ہیں اور بعض روایات میں صرف صحابۂ کرام کو "اولی الامر" کا مصداق قرار دیا ہے، ان تشریحات کی روشنی میں ہر مسلمان فیصلہ کر سکتا ہے کہ "اولی الامر" سے افسرانِ ماتحت اور اللہ و رسول سے "مرکزِ ملت" یا "نظامِ حکومت" مراد لینا صریح کفر و الحاد نہیں تو اور کیا ہے۔

(۴)

رسول کو قطعاً یہ حق حاصل نہیں کہ وہ کسی سے اپنی اطاعت کرالے"!

ایسا کہنا قطعاً کفر ہے، اطاعتِ رسول دین کے مسلمات میں سے ہے امتِ محمدیہ علی صاحبہا التحیات والتسلیمات نے اطاعتِ رسول کو ہمیشہ دین کا جزو لاینفک سمجھا ہے، رسول پر ایمان لانے کا مطلب ہی اس کی اطاعت و فرمانبرداری ہے، اور نہ صرف یہ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ضروری ہے بلکہ ہر رسول مطاع ہوتا تھا اور ہر امت پر اپنے رسول کی اطاعت فرض و لازم تھی، دیکھئے قرآن کریم کس طرح حصر کے ساتھ بیان کر رہا ہے:۔

وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ (النساء ۵پ) ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اس لئے کہ اس کی اطاعت کی جائے اللہ کے اذن سے۔

Marfat.com

پھر صرف رسول کی اطاعت کا حکم دینے پر ہی اکتفا نہیں کیا گیا بلکہ اس کی اطاعت کو خود اللہ تعالیٰ کی اطاعت فرمایا گیا۔ ارشاد ہے:۔

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ج (النساء ع ۱۱ پ۵)	جو رسول کی اطاعت کرے اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

اور محبتِ الٰہی کے دعویداروں سے صاف کہہ دیا گیا کہ تمہارے اس دعوے کی سچائی اسی وقت ظاہر و عیاں ہوگی جب کہ تم اتباع و اطاعت میں سرگرم ہو گے یہ معلوم ہوا اتباعِ رسول کے بغیر محبتِ الٰہی اور اتباعِ قرآن کا دعویٰ سراسر لغو اور باطل ہے، ارشاد ہے:۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ	آپ فرما دیں اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو
فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ	تو میری راہ پر چلو تاکہ تم سے اللہ محبت
ذُنُوْبَكُمْ ط وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔	کرے اور تمہارے گناہ بخشے اور اللہ بخشنے
(آل عمران ع ۴ پ۳)	والا مہربان ہے۔

اطاعتِ رسول کی اہمیت کے پیشِ نظر قرآن مجید میں اس کا بار بار حکم دیا گیا ہے چنانچہ چند آیات درج ذیل ہیں۔

قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ج	آپ کہہ دیں اطاعت کرو اللہ اور اس کے رسول
فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ	کی پھر اگر اعراض کریں تو (سنا دیجیے) کہ اللہ کو
الْكٰفِرِيْنَ۔ (آل عمران ع ۴ پ۳)	کافروں سے محبت نہیں۔
وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ	اور اطاعت کرو اللہ کی اور رسول کی تاکہ
تُرْحَمُوْنَ ۔ (آل عمران ع ۱۴ پ۴)	تم پر رحم ہو۔

Marfat.com

يَا يُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ
(الانفال ع ۳ پ ۹)

اے ایمان والو اطاعت کرو اللہ کی اور اس کے رسول کی اور اس سے مت پھرو سن کر۔

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ۔
(الانفال ع ۶ پ ۱۰)

اور اطاعت کرو اللہ کی اور اس کے رسول کی اور آپس میں نہ جھگڑو پس نامرد ہو جاؤ گے اور جاتی رہے گی تمہاری ہوا۔

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ۔
(النور ع ۷ پ ۱۸)

اور جو کوئی اطاعت کرے اللہ کی اور اسکے رسول کی اور ڈرتا رہے اللہ سے اور تقویٰ اختیار کرے سو وہی لوگ ہیں کامیاب ہونے والے۔

قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ۔
(النور ع ۷ پ ۱۸)

آپ کہہ دیجیے اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی، پھر اگر تم اعراض کرو گے تو اس کا ذمہ ہے جو بوجھ اس پر رکھا اور تمہارا ذمہ ہے جو بوجھ تم پر رکھا اگر اس (رسول کی) اطاعت کرو گے تو ہدایت پا جاؤ گے اور پیغام لانے والے کے ذمہ نہیں مگر پہنچا دینا کھول کر۔

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ۔ (النور ع ۷ پ ۱۸)

قائم رکھو نماز اور دیتے رہو زکوٰۃ اور اطاعت کرو رسول کی تاکہ تم پر رحم ہو۔

★

يَا يُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ

اے ایمان والو اطاعت کرو اللہ کی اور

Marfat.com

وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَکُمْ (محمد ع ۴ پ ۲۶)
اس کے رسول کی اور اپنے اعمال کو باطل نہ کرو۔

پھر اطاعت رسول کا بار بار تاکیدی حکم دینے کے ساتھ ساتھ یہ بھی واضح کیا گیا کہ جب تک لوگ اپنے تمام باہمی جھگڑوں اور زندگی کے تمام فیصلوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم نہ بنائیں گے ان کا ایمان کالعدم ہے، اور یہ بھی صاف کہہ دیا گیا کہ رسول برحق (صلی اللہ علیہ وسلم) کے فیصلوں کو دل کی کشادگی اور زبان و قلب کی ہم آہنگی کے ساتھ قبول کر لینا ضروری ہے ارشاد ہے:۔

فَلَا وَرَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَیُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا (النساء ع ۹ پ ۵)
سو قسم ہے تیرے رب کی وہ مومن نہ ہوں گے یہاں تک کہ تجھ کو ہی منصف جانیں اس جھگڑے میں جو ان میں اٹھے، پھر نہ پاویں اپنے جی میں کسی قسم کی تنگی تیرے فیصلہ سے اور قبول کریں خوشی سے۔

یہ آیتِ کریمہ جس حقیقتِ کبریٰ کو بیان کر رہی ہے اس پر غور کرنے کے بعد کسی مومن کو اطاعتِ رسول کے بارے میں شک وشبہ نہیں رہ سکتا۔ آیت میں جو حکم بیان کیا جا رہا ہے وہ قرآن کے مخاطبین اولین کے ساتھ مختص نہیں بلکہ پوری امت محمدیہ قیامت تک اس کے ماننے کی مکلف ہے۔

غرض اللہ اور اسکے رسول کے فیصلہ کے بعد کسی مومن کو اختیار باقی نہیں رہتا کہ وہ اس سے انحراف کر سکے۔ ارشاد ہے۔

وَمَا کَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا
اور کسی ایماندار مرد یا عورت کا یہ حق نہیں

Marfat.com

قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا
(الاحزاب ع ۵ پ ۲۲)

کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی بات کا فیصلہ کر دے تو ان کو رہے اختیار اپنے کام کا اور جس نے نافرمانی کی اللہ کی اور اس کے رسول کی تو وہ صریح اور صاف گمراہی میں پڑ گیا۔

آیت بالا واضح طور پر بتلا رہی ہے کہ رسول کے فیصلے کے مقابلے میں کسی مومن کو فیصلہ کرنے کا حق نہیں بلکہ اس کے لئے سعادت و سلامتی کی راہ یہی ہے کہ وہ رسول کے فیصلوں کے سامنے اپنا سر جھکا دے، ورنہ بصورت دیگر اس کے حصہ میں ضلال و گمراہی کے سوا کچھ نہیں، علامہ آلوسی رقمطراز ہیں:۔

ای ان یختار وا من امرھم ماشاؤا بل یجب علیھم ان یجعلوا رأیھم تبعًا لرأیہ علیہ الصلوۃ والسلام واختیارھم تلوًا لاختیارہ۔
(روح المعانی ص ۲۲ ج ۲۲)

یعنی ان کو یہ حق نہیں کہ اپنے امور کے متعلق جو چاہیں فیصلہ کریں بلکہ ان پر لازم ہے کہ اپنی آراء کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رائے مبارک کے تابع رکھیں اور اپنی پسند کو آپ کی پسند کا پابند بنائیں۔

اور یہی نہیں کہ رسول کی اطاعت کا تاکیدی حکم دیا گیا بلکہ رسول کی مخالفت کرنے والوں کو عذاب الیم سے ڈرایا بھی گیا ہے۔ چنانچہ ارشاد باری ہے:۔

فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ۔ (النور ع ۹ پ ۱۸)

سو ڈرتے رہیں وہ لوگ جو خلاف کرتے ہیں اسکے حکم کا اس سے کہ آپڑے ان پر کچھ خرابی یا پہنچے ان کو عذاب دردناک۔

Marfat.com

اور دوسری جگہ فرمایا ہے:۔

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا (النساء ع ۱۷، پ ۵)

اور جو کوئی مخالفت کرے رسول کی جبکہ کھل چکی اس پر سیدھی راہ اور چلے سب مسلمانوں کے راستہ کے خلاف تو ہم اس کو حوالہ کریں گے وہی طرف جو اس نے اختیار کی اور ڈالیں گے ہم اس کو دوزخ میں اور وہ بہت بری جگہ ہے

یعنی جب کسی کو حق بات واضح ہو چکے پھر اس کے بعد بھی رسول کے حکم کی مخالفت کرے اور سب مسلمانوں کو چھوڑ کر اپنے لئے جدا راہ اختیار کرے تو اس کا ٹھکانا جہنم ہے، العیاذ باللہ

ان آیات کے بعد جب ہم ان احادیث کی طرف آتے ہیں جس میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کو امت پر فرض و لازم قرار دیا گیا ہے تو وہ اس کثرت سے ملتی ہیں کہ ان کا شمار بھی دشوار ہے۔ چنانچہ اسی سلسلہ میں چند احادیث ہدیۂ ناظرین ہیں

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل امتی یدخلون الجنۃ الا من ابی قیل من ابی قال من اطاعنی دخل الجنۃ ومن عصانی فقد ابی۔ (رواہ البخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری ساری امت جنت میں جائے گی سوائے ان لوگوں کے جو انکار کریں۔ عرض کیا گیا کہ یہ کون لوگ ہیں فرمایا جس نے میری اطاعت کی جنت میں داخل ہوا اور جس نے نافرمانی کی تو اس نے انکار کیا۔

Marfat.com

عن جابر في حديث طويل ۔ في
أخره ۔
فمن اطاع محمداً فقد اطاع
الله ومن عصى محمداً فقد
عصى الله و محمد فرق بين
الناس ۔
(رواه البخاري)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ایک طویل
حدیث مروی ہے جس کے آخر میں آتا ہے کہ
جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی اس
اللہ کی اطاعت کی اور جس نے محمد صلی اللہ علیہ و
کی نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی
اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم خطِ امتیاز کھینچنے وا
ہیں مومن اور کافر کے درمیان ۔

عن مالك بن انس مرسلاً قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
تركت فيكم امرين لن تضلوا
ما تمسكتم بهما كتاب الله و
سنة رسوله ۔ (موطا)

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد
فرماتے ہیں میں نے تمہارے پاس دو چیز
چھوڑی ہیں جب تک تم اس پر عمل کرتے ر
گمراہ نہیں ہوگے، اللہ کی کتاب اور اس
رسول کی سنت ۔

عن جابر قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم: والذي نفس
محمد بيده لو بدا لكم موسى
فاتبعتموه وتركتموني لضللتم عن
سواء السبيل ولو كان حياً و
ادرك نبوتي لاتبعني ۔
(دارمی)

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے
قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد
جان ہے اگر تمہارے سامنے موسیٰ تشریف
آئیں اور تم ان کا اتباع کرو اور مجھ کو چھوڑ
تو یقیناً گمراہ ہو جاؤ اور اگر وہ بھی بقید
حیات ہوتے اور میری نبوت کو پاتے
میری ہی اتباع کرتے ۔

Marfat.com

پرویز کے کفر و ضلال کا نقطۂ اولیں اطاعتِ رسول کا انکار ہے اسی لئے علماء امت نے اطاعتِ رسول کو اصل دین قرار دیا تھا اور اس سے سرمو تجاوز کو زیغ و ضلال کا سرچشمہ، امام اہل سنت امام احمد بن حنبل الشیبانی کے الفاظ پڑھئے پرویز پر یہ الفاظ کس طرح صادق آتے ہیں۔

قال الامام احمد (فی روایۃ الفضل ابن زیاد۔ نظرت فی المصحف فوجدت طاعۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم فی ثلاثۃ وثلاثین موضعًا ثم جعل یتلو فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ ان تصیبھم فتنۃ) الآیۃ وجعل مکررھا ویقول وما الفتنۃ الشرک لعلہ اذا رد بعض قولہ ان یقع فی قلبہ شیٔ من الزیغ فیزیغ قلبہ فیھلکہ وجعل یتلو ھذہ الآیۃ (فلا وربک لایؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینھم)

(الصارم المسلول علی شاتم الرسول ص ۵۵)

امام احمدؒ نے فرمایا (جیسا کہ فضل بن زیاد کی روایت ہے) کہ میں نے قرآن پاک میں غور کیا تو تینتیس ۳۳ مقامات پر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا حکم موجود پایا پھر آپ اس آیت کی تلاوت فرمانے لگے فلیحذر الذین الخ (چاہئے کہ ڈریں وہ لوگ جو رسول کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں اس بات سے کہ ان کو کوئی فتنہ نہ پہنچ جائے) امام ممدوح اس آیت کو بار بار پڑھتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے کہ فتنہ کیا ہے؟ شرک ہے! ہوگا یہ کہ جب کوئی شخص آپ کے کسی قول کو رد کرے گا تو اس کے دل میں کجی سی پیدا ہوگی اور پھر جب اس کا دل کجی میں مبتلا ہو جائیگا تو اس کو ہلاک کر دیگا۔

اور پھر آپ یہ آیت پڑھنے لگے فلا وربک الخ (تیرے رب کی قسم وہ ایمان نہیں لائیں گے

تاوقتیکہ وہ اپنے اختلافات میں آپ کو حکم قرار نہ دیں۔

Marfat.com

اطاعتِ رسول کا انکار درحقیقت رسول سے براءت وبیزاری ہے جو سراسر کفر ہے۔ علامہ شامی شفا قاضی عیاض سے ناقل ہیں کہ

قال ابو حنیفہؒ واصحابہ من برئ من محمد صلے اللہ علیہ وسلم او کذب بہ فھو مرتد۔ (ردالمحتار ص ۱۰۴)	امام ابوحنیفہؒ اور ان کے اصحاب نے فرمایا جو شخص جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیزاری کا اظہار کرے یا آپ کو جھٹلائے وہ مرتد ہے

رسول کے فیصلوں سے انکار درحقیقت رسالت سے انکار ہے اور رسالت سے انکار کفر ہے۔ آیت کریمہ "وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ" کی تفسیر کے سلسلہ میں علامہ شہاب خفاجی لکھتے ہیں:۔

ای الا لیطیعہ من بعث الیہ ویرضی بحکمہ فمن لم یرض بہ لم یرض برسالتہ فھو تارک لما یجب علیہ کافر۔۔۔۔ قال القاضی کانہ ای اللہ احتج بذلک علی ان الذی لم یرض بحکمہ وان اظھر الاسلام کافر وقیل فی توجیھہ ان لم یرض بحکمہ لم یرض بحکم اللہ تعالی ومن لم یرض بحکم اللہ تعالی فھو کافر۔ (نسیم الریاض ج ۳ ص ۳۵۲)	یعنی جن لوگوں کی طرف نبی کو بھیجا گیا ہے وہ اسکی اطاعت کریں اور اس کے فیصلوں پر رضامندی کا اظہار کریں لہذا جو شخص اس کے فیصلہ پر راضی نہیں وہ اس کی رسالت سے بھی راضی نہیں وہ اپنے فرض کا تارک اور کافر ہے قاضی (عیاض) نے فرمایا گویا اللہ تعالی نے اس امر کو بطور دلیل بیان فرمایا ہو کہ جو شخص رسول کے فیصلوں سے رضامند نہ ہو اگرچہ وہ اسلام کا اظہار کرے کافر ہے آیت کی توجیہ میں یہ بھی کہا گیا ہے۔ اگر کوئی شخص رسول کے فیصلوں پر راضی نہیں تو وہ اللہ کے فیصلوں پر بھی راضی نہیں اور جو اللہ کے فیصلوں پر راضی نہیں وہ کافر

Marfat.com

لطف یہ ہے کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا عقیدہ
رکھنے کی وجہ سے" غلام احمد پرویز خود بھی اپنے فتوے کی رو سے کافر ہے۔
پرویز کا یہ فتوی ۱۹۵۳ء میں دار المصنفین کے موقر ماہنامہ "معارف" میں شائع ہوا
تھا۔ اور حال میں ملک کے مختلف جرائد و مجلات میں اس کو نقل کیا گیا ہے جس کے
الفاظ حسب ذیل ہیں:۔

"اتباع رسول کی اس سے بین دلیل اور کونسی ہو سکتی ہے لہذا یہ واضح ہو گیا
کہ بعض وقتی اور خالصۃً عارضی معاملات میں حضور کی اطاعت بحیثیت
امیر قوم تھی لیکن حضور کی اطاعت بحیثیت رسول مستقل اور قیامت تک
کیلئے فرض بلکہ شرط ایمان ہے اور یہی وہ اطاعت ہے جس سے سرتابی ابدالآباد
کے جہنم کا موجب ہوتی ہے۔"

(ایشیا لاہور ۱۷ اپریل ۱۹۶۳ء جلد ۱۱ شمارہ ۱۴ ص ۱۰ کالم ۳)

(۵)

یہ کہنا کہ "رسول کی حیثیت صرف اتنی ہی ہے کہ وہ اس قانون کا انسانوں تک پہنچانے والا ہے"

قطعاً کفر ہے کیونکہ اس عقیدہ کی رو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
ان حیثیات کا انکار لازم آتا ہے جن کو قرآن کریم نے نہایت صراحت سے بیان کیا ہے
قرآنی آیات کے بموجب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، معلم، مربی، شارح کتاب الٰہی
امت کے تمام معاملات اور فیصلوں میں قاضی، تمام نزاعات اور جھگڑوں میں حکم،

اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے تشریعی اختیارات کے حامل ہیں یہی وجہ ہے جس کی بنا پر آپؐ کی زندگی کو قابل تقلید نمونہ اور آپؐ کی اطاعت کو سب مسلمانوں پر فرض کیا گیا ہے اور ہدایت آپؐ کی ہی اطاعت سے وابستہ کی گئی ہے۔ امور مذکورہ بالا کو ذہن نشین کرنے کے لئے آیاتِ ذیل پر نظر ڈالیئے:۔

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ (البقرہ ع ۱۵ پ ۱)

اے ہمارے پروردگار ان لوگوں میں خود انہی کے اندر سے ایک رسول مبعوث فرما جو انھیں تیری آیات پڑھ کر سنائے اور ان کو کتاب وحکمت کی "تعلیم" دے اور ان کا "تزکیہ" کرے۔

اس آیت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تین اوصاف بالترتیب مذکور ہیں (۱) لوگوں کو قرآن پڑھ کر سنانا۔ (۲) انھیں کتاب وحکمت کی تعلیم دینا (۳) ان کا تزکیہ وتربیت کرنا۔

وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ (النحل ع ۶ پ ۱۴)

اور (اے نبی) یہ یادداشت (قرآن حکیم) ہم نے تمہاری طرف اسلئے نازل کی ہے تاکہ تم لوگوں کو واضح کر دو وہ چیز جو ان کی طرف اتاری گئی ہے۔

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کام ہی یہ ہے کہ "کتاب اللہ" کے مضامین کو خوب کھول کر لوگوں کے سامنے بیان فرمائیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ قرآن کا مطلب وہ معتبر ہے جو احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ہو۔

اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا

بیشک ہم نے یہ کتاب تمہاری طرف حق کے ساتھ نازل کی ہے تاکہ تم لوگوں کے درمیان

اَرَاكَ اللّٰهُ (النساء ع ۱۶ پ ۵) جو کچھ اللہ تمہیں سمجھائے اس سے فیصلہ کرو۔

آیت کریمہ کا حاصل یہ ہے کہ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم نے اپنی سچی کتاب تجھ پر اس لئے اتاری کہ ہمارے سمجھانے اور بتلانے کے موافق آپ لوگوں کے درمیان فیصلہ کریں گویا آپ کو مسلمانوں کی زندگی کے معاملات کا حکم اور قاضی مقرر کیا جا رہا ہے لہذا مسلمانوں کی سعادت اسی میں ہے کہ آپؐ کے فیصلوں سے سرمو تجاوز نہ کریں اور آپؐ کے فیصلوں کے سامنے گردنیں جھکا دیں۔

يَأْمُرُهُم بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ	وہ ان کو معروف کا حکم دیتا ہے اور منکر سے
الْمُنكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ	ان کو روکتا ہے اور ان کیلئے پاک چیزوں کو
عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ	حلال کرتا ہے اور ناپاک چیزوں کو ان پر حرام
إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ	کرتا ہے اور ان پر سے وہ بوجھ اور بندھن اتار
عَلَيْهِمْ (الاعراف ع ۱۹ پ ۹)	دیتا ہے جو ان پر چڑھے ہوئے تھے۔

اس آیتِ شریفہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ذیل کے تشریعی اختیارات تفویض کئے جا رہے ہیں (۱) نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا (۲) پاکیزہ چیزوں کو حلال اور ناپاک چیزوں کو حرام کرنا (۳) لوگوں کے اوپر سے وہ بوجھ اور قیدیں اتار دینا جن میں پچھلی امتیں مبتلا تھیں۔

اب ظاہر ہے کہ ان آیات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جن حیثیات کو واضح طور پر بیان کیا گیا ہے ان میں سے کسی ایک حیثیت کا انکار بھی قرآن کا انکار ہے۔

Marfat.com

(۶)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب موجود تھے تو بحیثیت "مرکزِ ملت" آپ کی اطاعت فرض تھی آپؐ کی وفات کے بعد آپؐ کی اطاعت کا حکم نہیں کیونکہ اطاعت کے معنی ہی کسی زندہ کے احکام کی تابعداری ہے۔"

یہ بات بھی کفر ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس قیامت تک کے لئے واجب الاطاعت ہے اور آپؐ کی مذکورہ بالا حیثیات بحیثیت رسول و نبی ہیں اور جب آپؐ کی رسالت و نبوت باقی ہے تو آپؐ کی حیثیات بھی باقی ہیں گی اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا انکار آپ کی رسالت و نبوت کا انکار ہے اور یہ کہنا کہ "اطاعت کے معنی ہی کسی زندہ کے احکام کی تابعداری ہے۔" قطعاً غلط ہے۔

عربی زبان کی لغت اور محاورہ سے اس بات کی سند نہیں پیش کی جا سکتی پھر قرآن مجید میں اطاعت کے ساتھ آپ کی اتباع کا بھی بار بار حکم آیا ہے۔ اس کی پرویز کیا تاویل کرے گا۔

(۷)

"ختم نبوت کا مطلب یہ ہے کہ انسانوں کو اپنے معاملات کے فیصلے آپ کرنے ہوں گے۔"

Marfat.com

یہ صریح الحاد و زندقہ ہے ختم نبوت کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت و رسالت ختم ہوگئی اور اب کوئی رسول یا نبی نہیں آئے گا لہذا قیامت تک کے لئے ہدایت و سعادت آپ کی اطاعت میں منحصر ہے۔

واضح رہے کہ یہ عقیدہ "کہ انسانوں کو اپنے معاملات کے فیصلے آپ کرنے ہوں گے" رسول کی رسالت کے انکار کے مترادف ہے، آج ہر مسلمان کلمہ طیبہ میں رسول کی رسالت کا اقرار کرتا ہے اور تمام عالم اسلامی کے گوشہ گوشہ سے اذان میں آپ کی رسالت کا اعلان کیا جاتا ہے، اگر آپ کی رسالت صرف اسی بنا پر تھی کہ خدا کی طرف سے قرآن کریم آپ نے ہمیں دیا اور بس اس سے آگے کچھ نہیں نہ آپ ہمارے لئے مطاع تھے نہ آمر نہ حاکم نہ قاضی اور نہ شارع تو پھر آپ کی رسالت العیاذ باللہ اس زمانہ میں عملاً ختم ہو چکی اور کلمہ طیبہ میں رسالت محمدی کا اقرار و ایمان بے معنی ٹھیرا۔

یاد رہے کہ ہر زمانے میں جس طرح قرآن پر ایمان لانا ضروری ہے اسی طرح صاحب قرآن پر بھی بلکہ درحقیقت صاحب قرآن پر ایمان لانے کے بعد ہی قرآن پر ایمان مکمل ہوتا ہے کیونکہ جب تک صاحب قرآن پر ایمان نہیں ہوگا قرآن پر ایمان کا دعوی سچا نہیں ہو سکتا، اگر رسول کی رسالت کو درمیان سے ہٹا دیا جائے تو قرآن کی کوئی اہمیت نہیں رہتی، یہی وجہ ہے کہ قرآن نے ہر زمانے میں اطاعت رسول کا بتاکید حکم دیا ہے اور امت مسلمہ نے اطاعتِ رسول کو ہر زمانے کے لئے سند و حجت جانا اور اس سے انحراف کو کفر و الحاد سمجھا ہے۔

آخر حضرت ابوبکر و عمر و دیگر خلفاءِ راشدین رضی اللہ عنہم کا طرز عمل آپؐ کی وفات کے بعد آپؐ کی احادیث و ارشادات کے ساتھ کیسا رہا؟ اسلام

Marfat.com

کی پوری تاریخ شاہد ہے کہ خلفاء راشدین کے سامنے جب کوئی مسئلہ درپیش ہوا اور کسی نے اس کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی ارشاد گرامی سنایا فوراً اس پر عمل درآمد شروع ہوگیا اور کسی نے یہ آواز نہیں اٹھائی کہ اب تو نبوت ختم ہو چکی اس لئے لوگوں کو اپنے معاملات کے فیصلے آپ کرنے ہوں گے۔

(۸)

قرآن کے احکام وراثت، قرضہ، لین دین، صدقہ و خیرات زکوۃ وغیرہ سب عبوری دور سے متعلق ہیں"

یہ بھی کفر صریح ہے، کتاب و سنت میں ان احکام کے وقتی اور عبوری ہونے کے متعلق تصریح تو کجا اشارہ تک موجود نہیں۔

قرآن کریم کے متعلق اس قسم کا عقیدہ کہ اس کے احکام عبوری دور سے متعلق ہیں قرآن سے کھلا ہوا انکار وجحود ہے، قرآن کریم نے واشگاف الفاظ میں اعلان کیا ہے۔

وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا — تیرے رب کا کلمہ صدق و عدل کے ساتھ
وَّعَدْلًا لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ج — مکمل ہوگیا کوئی بدلنے والا نہیں اس کی
(الانعام ع ۱۴ پ ۸) — بات کو۔

کلمات اللہ میں وراثت، قرضہ، لین دین صدقہ وخیرات، زکوۃ وغیرہ تمام احکام شامل ہیں نیز

وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ — جو ما انزل اللہ کے مطابق معاملات کے

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ (المائدہ ۶ ع ۷) فیصلے نہیں کرتا تو ایسے ہی لوگ کافر ہیں۔

ہیں تمام احکامِ مذکورہ داخل ہیں اور یہ سمجھنا کہ قرآنی احکام کے ایک حصہ میں تو تبدیلی کی جا سکتی ہے اور دوسرے حصے میں نہیں وہی ذہنیت ہے جس کے متعلق قرآن نے کہا ہے :-

اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَ کیا تم کتاب کے ایک حصہ پر ایمان لاتے ہو
تَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ (البقرہ ۲-۱پ) اور دوسرے حصے سے انکار کرتے ہو۔

اصل یہ ہے کہ غلام احمد پرویز شخصی ملکیت کے بارے میں پورا پورا اشتراکی نقطۂ نظر اختیار کئے ہوتے ہے، اور اس کا نام اس نے "قرآنی نظامِ ربوبیت" رکھا ہے اس سلسلہ میں جب اس سے یہ کہا جاتا ہے کہ قرآن کریم میں وراثت، قرضہ، لین دین، زکوٰۃ وغیرہ کے احکام صراحۃً شخصی ملکیت کا اثبات کرتے ہیں تو وہ ان احکام کو قرآن کریم کے احکام مانتے ہوئے جواب دیتا ہے کہ یہ سب احکام عبوری دور سے متعلق ہیں، بالفاظِ دیگر جب یہ عبوری دور ختم ہو جائیگا اور نظام ربوبیت کا سورج طلوع ہوگا تو یہ احکام سب منسوخ ہو جائیں گے۔

سوال یہ ہے کہ اگر یہ سب احکام عبوری دور سے متعلق ہوتے تو اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں اشارۃً یا کنایۃً ضرور فرماتا کہ ہمارا اصل مقصد تو یہی نظامِ ربوبیت قائم کرنا ہے البتہ صدقہ وخیرات اور وراثت کے احکام ہم اس وقت تک کیلئے دے رہے ہیں جب تک یہ نظام قائم نہ ہو جائے لیکن قرآن کریم میں سرے سے اس کا کچھ ذکر ہی نہیں کہ اس قسم کے احکام عبوری دور سے متعلق ہیں۔

علاوہ ازیں محمد رسول اللہ والذین معہ کے دورِ سعادت میں پر تو ینہ کا

Marfat.com

تصنیف کردہ نظامِ ربوبیت قائم ہوا تھا یا نہیں۔ درصورت اثبات تاریخ کے کسی حوالہ سے دکھلایا جا سکتا ہے کہ عبوری دور کے احکام ختم ہو گئے تھے؟!

اور درصورتِ نفی جب یہ نظام اس وقت بھی قائم نہ ہو سکا اور محمد رسول اللہ والذین معہ کا عہد سعادت آگیں بھی جب اس کا متحمل نہ ہو سکا تو اس خود ساختہ نظام کی حیثیت کیا رہ جاتی ہے۔

(۹)

"شریعت محمدیہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک کے لئے تھی نہ کہ ہر زمانے کے لئے بلکہ ہر زمانے کی شریعت وہ ہے جس کو اس عہد کا مرکز ملت اور اس کی مجلسِ شوریٰ مرتب و مدون کرے"!

یہ بھی کفر صریح ہے اور ختم نبوت کا انکار شریعتِ محمدیہ قیامت تک آنے والی امت کے لئے ہے۔ ظاہر ہے کہ ایک نبی کی شریعت کو دوسرا نبی ہی منسوخ کر سکتا ہے اور جب آپ خاتم النبیین ہیں اور آپ کی ذات ستودہ صفات پر نبوت و رسالت ختم ہو گئی تو آپ کی شریعت بھی آخری شریعت ٹھیری پھر کسی مرکز ملت اور اس کی مجلسِ شوریٰ کو شریعتِ جدیدہ مرتب و مدون کرنے کا حق کس طرح مل گیا۔

پھر اطاعتِ رسول یا اتباعِ رسول جس کا قرآن کریم میں بار بار ذکر آیا ہے وقتی اور عارضی حکم نہیں بلکہ دائمی ہے اور ہر زمانے کے لئے ہے قرآن کریم میں اشارۃً

Marfat.com

یا کنایۃً بھی یہ ظاہر نہیں کیا گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت واتباع کا حکم آپ کی حیات تک محدود ہے اُس کے بعد جدید شریعت مدون کر لی جائے بلکہ اس کے برخلاف صراحت کے ساتھ اس امر کی وضاحت موجود ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپ کے دین وشریعت سے نہ پھرنا بلکہ اسی پہ قائم ودائم رہنا۔ آیتِ کریمہ ملاحظہ ہو۔

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِہِ الرُّسُلُ اَفَاِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓی اَعْقَابِکُمْ وَمَنْ یَّنْقَلِبْ عَلٰی عَقِبَیْہِ فَلَنْ یَّضُرَّ اللّٰہَ شَیْئًا وَسَیَجْزِی اللّٰہُ الشّٰکِرِیْنَ ۝ (آل عمران ع ۱۵ پ۴)	اور محمد تو ایک رسول ہیں، گذر چکے آپ سے پہلے بہت سے رسول، پھر کیا اگر وہ وفات پا جائیں یا شہید کر دیئے جائیں تو کیا تم پھر جاؤ گے اُلٹے پاؤں اور جو کوئی پھر جائیگا اُلٹے پاؤں تو ہرگز کچھ نہیں بگاڑے گا اللہ کا اور اللہ ثواب دیگا شکر گذاروں کو۔

اسی طرح جب یہ فرمایا گیا کہ

لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ لِّمَنْ کَانَ یَرْجُوا اللّٰہَ وَ الْیَوْمَ الْاٰخِرَ (الاحزاب ع ۳ پ۲۱)	بیشک تمہارے لئے رسول اللہ کی ذات میں عمدہ نمونہ عمل ہے اس شخص کیلئے کہ جو اللہ اور روزِ آخرت سے آس لگائے ہو۔

تو اس سے مقصد یہ نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی صرف آپؐ کے عہد کے لئے نمونہ تھی بعد میں آنے والے زمانے کے لئے نہیں بلکہ آیتِ کریمہ تمام مسلمانوں کو بلا استثنا کسی زمان ومکان کے یہ ہدایت دے رہی ہے کہ ہر سچے مومن کے لئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نمونہ کامل ہیں۔

Marfat.com

صحابۂ کرام رضی اسی آیت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد سنت کے واجب العمل ہونے پر احتجاج کرتے تھے۔

اخرج ابن ماجۃ و ابن ابی حاتم عن حفص بن عاصم قال قلت لعبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما رأیتك فی السفر لا تصلی قبل الصلاۃ ولا بعدھا؟ فقال یا ابن اخی صحبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کذا وکذا فلم اره یصلی قبل الصلاۃ ولا بعدھا ویقول اللہ تعالی لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ واخرج عبد الرزاق فی المصنف عن قتادۃ قال ھم عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ان ینھی عن الحبرۃ فقال رجل الیس قد رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلبسھا قال عمر بلی قال الرجل الم یقل اللہ تعالی لقد کان لکم فی

ابن ماجہ اور ابن ابی حاتم نے حفص بن عاصم سے روایت کی ہے کہ میں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا" میں نے آپ کو سفر میں دیکھا ہے کہ آپ نہ فرض نماز سے پہلے سنن و نوافل پڑھتے ہیں اور نہ اُس کے بعد اس پر آپ نے فرمایا برادر زادے! میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کافی عرصہ رہا ہوں لیکن میں نے آپ کو نہ فرض سے پہلے نماز پڑھتا ہوا دیکھا اور نہ اس کے بعد اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ۔ محدث کبیر عبد الرزاق مصنّف میں بروایت قتادہ نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سرخ دھاری دار کپڑے کے پہننے سے منع کرنا چاہا اس پر ایک شخص نے کہا" کیا آپ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس قسم کا کپڑا پہنے ہوئے نہیں دیکھا۔ حضرت عمر رضی نے فرمایا کیوں نہیں،

Marfat.com

رسول اللہ اسوۃ حسنۃ واخرج الشیخان وغیرھما عن ابن عباس قال اذا حرم الرجل امراتہ فھو یمین یکفرھا وقال لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ الی غیر ذلک من الاخبار۔
(روح المعانی ج ۲۱ ص ۱۶۸)

اس پر اس شخص نے کہا کیا اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ۔ بخاری و مسلم میں روایت ہے کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کوئی شخص اپنے پر اپنی بیوی کو حرام کرلے تو وہ قسم ہے جس کا کفارہ دینا ضروری ہے اور پھر آپ نے یہ آیت پڑھی لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ۔

مزید براں ہر زمانے کے مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ رسول جس امر کا حکم دیں اسکی تعمیل کرو اور جس سے منع کریں اس سے باز رہو۔

مَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا (حشر ع ۱ پ ۲۸)

اور جو دے تم کو رسول سو لے لو اور جس سے منع کرے سو چھوڑ دو۔

اس آیت پر منکرین حدیث کی طرف سے شبہ کیا جاتا ہے کہ آیت کریمہ فئی اور غنائم کے سلسلہ میں نازل ہوئی ہے اس کا جواب واضح ہے کہ لفظ کا عموم معتبر ہے نہ کہ خصوص سبب۔ آیت کریمہ کے الفاظ عام ہیں۔ علامہ شہاب خفاجی فرماتے ہیں:۔

ھذا المحمول علی العموم فی جمیع اوامرہ ونواھیہ لانہ لا یامر الا بصلاحٍ ولا ینھی الا عن فسادٍ وان کانت الایۃ نزلت فی

یہ حکم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام اوامر و نواہی کیلئے عام ہے کیونکہ آپ کسی خوبی ہی کی بنا پر حکم دیتے اور کسی خرابی ہی کی وجہ سے ممانعت فرماتے ہیں

Marfat.com

الفئی والغنائم اذ العبرۃ لعموم اللفظ لا لخصوص السبب۔

اور گو یہ آیت فی اور غنائم کے بارے میں آتری ہے تاہم اعتبار لفظ کے عموم کا ہوتا ہے نہ کہ خصوصی سبب کا۔

علاوہ ازیں آیتِ ذیل میں شریعتِ محمدیہ کے واجب الاتباع ہونے کی صاف تصریح موجود ہے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وساطت سے ساری امت کو اس کی اتباع کا حکم بھی دیا گیا ہے۔

ثُمَّ جَعَلْنَاكَ عَلٰى شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَاءَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ۔ (الجاثیہ ع ۲، پ ۲۵)

پھر ہم نے آپ کو دین کی ایک خاص شریعت پر لگا دیا ہے تو اسی پر چلیے اور ان لوگوں کی خواہشات کی پیروی نہ کیجئے جو کچھ علم نہیں رکھتے

پھر ساری امت دورِ رسالت سے لیکر آج تک اس پر متفق اللسان ہے کہ شریعت محمدیہ ہی نجات کی راہ ہے اور اسی پر چل کر امت دنیا و آخرت میں سعادت و کامرانی حاصل کر سکتی ہے۔ اور سورۃ الجمعہ میں تو صاف تصریح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

(۱۰ و ۱۱)

"مرکزِ ملت کو یہ اختیار دینا کہ وہ عبادات، نماز، روزہ، معاملات، اخلاق میں ردوبدل کر سکتا ہے یا مرکزِ ملت اپنے زمانے کے تقاضے کے ماتحت نماز کی کسی جزئی شکل میں ردوبدل کر سکتا ہے۔"

صریح الحاد و زندقہ اور کفر ہے یہ خیال باطل در اصل دو لغو

نظریوں پر مبنی ہے:-

(۱) اللہ و رسول سے مراد مرکز ملت ہے۔

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت بحیثیت مرکز ملت تھی اور اب آپ کی اطاعت نہیں ہو سکتی اور ان دونوں باتوں کا خلاف اسلام ہونا واضح ہو چکا ہے۔

مقام غور ہے کہ جب خود قرآن کریم نے صاف صاف غیر مبہم الفاظ میں دین اسلام کی ابدی ہونے اور خاتم الانبیا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے کا اعلان فرمایا۔ اور یہ بات صاف ہو گئی کہ قرآن کریم آخری آسمانی کتاب ہے جو قیامت تک کے لئے قانون الٰہی ہے اب نہ کوئی اور وحی آسمانی نازل ہو گی اور نہ دین و شریعت میں کسی قسم کی تبدیلی واقع ہو گی" چنانچہ ارشاد باری ہے:-

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ	آج میں تمہارے لئے تمہارا دین پورا کر چکا
اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ	اور تم پر اپنی نعمت مکمل کر دی اور تمہارے
لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا (المائدہ ع ا پ ٦)	واسطے اسلام کو میں نے دین کیلئے پسند کیا۔
وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا	اور جو کوئی دین اسلام کے سوا اور کوئی دین
فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ	چاہے تو اس سے ہرگز قبول نہ ہو گا۔

مِنَ الْخٰسِرِیْنَ۔ (آل عمران ع ۹ پ ۳) اور وہ آخرت میں خسارے والوں سے ہے

پھر اس صاف و صریح اعلان کے بعد کیسے اس کا امکان باقی رہ سکتا ہے کہ قرآن کریم کے احکام عارضی اور عبوری دور کیلئے ہیں جب وحی آسمانی کا دروازہ بند

Marfat.com

کر دیا گیا تو خالق کے قطعی قانون کو مخلوق کے مشوروں سے کس طرح ختم کیا جا سکتا
ہے، آخر جہالت کی بھی کوئی انتہا ہوتی ہے! لیکن درحقیقت مقصد یہ ہے کہ قرآن کریم
قابلِ قبول نہیں اس لئے جدید دین کی ضرورت ہے اور یہ دین وہ ہے جس کی
تشکیل پرویز کر رہا ہے یا کوئی نام کی اسلامی حکومت اس کے مشورہ سے کرے اس سے
بڑھ کر اور صریح کفر کیا ہوگا۔ گویا وحی آسمانی کو جو ابدی اور قطعی ہے چند دھریئے اور ملحد
اکٹھے ہو کر ختم کرنے کا حق رکھتے ہیں۔ اس جرأت اور ڈھٹائی کے ساتھ شاید ہی تاریخ اسلام
میں کسی نے ایسی صریح کفر کی بات کی ہو۔ پرویز کی کفریات ہیں اور کچھ بھی نہ ہوتا تو اس کی
تکفیر کے لئے بس ایک یہ بات ہی کافی تھی

پرویز جو کچھ کہہ رہا ہے اس کا خلاصہ صاف صاف لفظوں میں یہ ہے
کہ دینِ اسلام صرف عہدِ نبوت تک کے لئے تھا اب ختم ہو گیا اور اب تو ہر ایک
کی اسلامی حکومت کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اسلام کا جدید ایڈیشن تیار کرے
اور جو کچھ اللہ سیدھا وہ قانون بنا دے بس وہی دینِ اسلام ہے اور وہی اس زمانہ
کی شریعت ہے۔ تبلایئے کفر کی ایسی صریح دعوت آج تک کسی باطنی زندیق اور
ملحد نے بھی دی ہے۔ اسلام کے نام پر اسلام کو ختم کرنے کی اس سے زیادہ اور
کیا موثر تدبیر ہو سکتی ہے؟۔

—— (۱۲) ——

"حدیث عجمی سازش اور جھوٹ ہے، جو مسلمانوں کا مذہب ہے"

حدیث کو عجمی سازش کہنا اور سنت کا انکار کرنا کفر محض ہے، تو ص

Marfat.com

قطعیہ سے اس کا حجت ہونا ثابت ہے۔ علاوہ ازیں حدیث و سنت کا انکار درحقیقت رسول کی ابدی اطاعت سے فرار اور آپ کی حیثیتِ حکمرانی کو چیلنج ہے، حدیث و سنت کا حجت ہونا ظاہر و عیاں ہے، امت محمدیہ علی صاحبہا التحیات والتسلیمات کا غیر منقطع تعامل و توارث اس پر شاہد صدق ہے، اس وقت حجیت حدیث کے تمام دلائل کا استقصار مقصود نہیں صرف چند دلائل کی نشاندہی کی جاتی ہے۔

(۱) قرآن کریم میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقصدِ بعثت کو جس طرح بیان کیا گیا ہے ذرا اس پر نظر ڈالئے حضرت ابراہیم علیہ السلام بارگاہِ رب العزت میں دست بدعا ہیں:-

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ط	اے ہمارے پروردگار اور ان لوگوں میں خود انہی کے اندر سے ایک رسول مبعوث فرما جو انہیں تیری آیات پڑھ کر سنائے اور ان کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دے اور ان کا تزکیہ کرے بیشک تو ہی ہے بہت زبردست بڑی حکمت والا۔
(البقرہ ع ۱۵ پ ۱)	

تحویل قبلہ کے سلسلہ میں حق تعالیٰ اپنی نعمت کی تکمیل کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے۔

كَمَا أَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولًا مِّنكُمْ يَتْلُوا عَلَيْكُمْ آيَاتِنَا وَيُزَكِّيكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُم مَّا لَمْ تَكُونُوا	جس طرح ہم نے تمہارے اندر تم ہی میں سے ایک رسول بھیجا جو تم کو ہماری آیات پڑھ کر سناتا ہے اور تمہارا تزکیہ کرتا ہے اور تم کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے اور تمہیں وہ باتیں

Marfat.com

فَتَعْلَمُوْنَ (البقرۃ ع ۱۸ پ ۲) سکھلاتا ہے جو تم نہیں جانتے تھے۔

سورۂ آلِ عمران میں مسلمانوں پر احسانِ خداوندی کا اظہار ان لفظوں میں کیا جا رہا ہے

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ۔ (آل عمران ع ۱۷ پ ۴)

یقیناً اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں پر احسان فرمایا کہ ان میں ان ہی میں سے ایک رسول بھیجا جو اللہ کی آیات ان کو پڑھ کر سناتا ہے اور ان کا تزکیہ کرتا ہے اور ان کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے اور اس سے پہلے تو وہ صریح گمراہی میں تھے۔

اور سورۂ جمعہ میں ارشاد ہوتا ہے:-

هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ (الجمعہ ع ۱ پ ۲۸)

وہی ہے جس نے ان پڑھوں میں ایک رسول ان ہی میں سے مبعوث فرمایا کہ وہ ان کو اس کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے اور ان کو سنوارتا ہے اور ان کو کتاب اور حکمت سکھلاتا ہے۔ اور اس سے پہلے وہ صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔

ان آیاتِ جلیلہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقصد بعثت کو متعین کیا گیا ہے جو حسب ذیل امور پر مشتمل ہے۔

(۱) تلاوتِ آیات۔

(۲) کتاب و حکمت کی تعلیم۔

(۳) تزکیہ و تطہیر نفوس۔

Marfat.com

اب ظاہر ہے کہ کتاب و حکمت کی تعلیم تلاوتِ آیات کے علاوہ کوئی اور ہی چیز ہو سکتی ہے ورنہ اس کا علیحدہ ذکر بے معنی تھا۔ اسی طرح "تزکیہ" بھی آپ کا ایسا خصوصی وصف ہے جو یقیناً قرآن کے الفاظ پڑھ کر سنا دینے سے زائد ہے ورنہ تزکیہ کو ایک علیحدہ مقصد کے طور پر بیان کرنے سے کیا فائدہ، بس یہی دونوں چیزیں یعنی حکمت و تزکیہ کی علمی و عملی تفصیل "حدیث و سنت" کہلاتی ہے۔ صحابہ و تابعین جن کی بصیرتِ قرآنی ہر زمانہ میں سند و حجت رہی ان سب کی یہی رائے ہے کہ اس سے مراد "سنتِ رسول اللہؐ" ہے، چنانچہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ، حسن بصریؒ قتادہ اور دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ حکمت سے مراد سنت ہی ہے[1]۔ امام محمد بن ادریس الشافعی المطلبی نے اپنی کتاب "الرسالۃ" میں اطاعت رسول اور سنت کی حجیت پر بڑی سیر حاصل بحث کی ہے اسی سلسلہ میں وہ ایک جگہ فرماتے ہیں:۔

فذکر اللہ الکتاب وھو القرآن	اللہ تعالیٰ نے "الکتاب" کا ذکر کیا جس سے
وذکر الحکمۃ فسمعت من ارضی	مراد قرآن کریم ہے اور الحکمۃ کا ذکر کیا ہے
بہ من اھل العلم بالقرآن	جس کے بارے میں میں نے قرآن کے ان
یقول الحکمۃ سنۃ رسول اللہ	علما سے جو میرے نزدیک پسندیدہ ہیں یہ
وذلک انھا مقرونۃ مع	کہتے سنا کہ اس سے مراد سنت رسول اللہ ہے
کتاب اللہ وان اللہ افترض	اور یہ اس لئے کہ وہ کتاب اللہ کے ساتھ ملی
طاعۃ رسولہ وحتم علی	ہوئی ہے اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اپنے
الناس اتباع امرہ فلا یجوز	رسول کی اطاعت فرض کی ہے اور اتباع

[1] ملاحظہ ہو الدر المنثور ج ۱ ص

Marfat.com

ان یقال لقول فرض، الا لکتاب اللہ ثم سنۃ رسولہ لما وصفنا من ان اللہ جعل الایمان برسولہ مقرونا بالایمان بہ۔

(ص ۷۸)

رسول کو لوگوں پر حتمی قرار دیا لہذا کسی امر کو کتاب اللہ یا سنت رسول اللہ کے بغیر فرض نہیں کہہ سکتے کیونکہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پر ایمان لانے کے ساتھ ساتھ اپنے رسول پر بھی ایمان لانے کا ذکر کیا ہے۔

وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ۔

(النحل ع ۶ پ ۱۴)

اور اے نبی یہ ذکر (قرآن) ہم نے تمہاری طرف اس لئے نازل کیا ہے تاکہ تم واضح کردو لوگوں کے لئے اس کو جو اُن کی طرف نازل کیا گیا ہے۔

اس آیت سے بوضاحت معلوم ہو رہا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ یہ خدمت سپرد کی گئی تھی کہ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے جو احکام اور ہدایتیں دی ہیں آپ ان کی تبیین فرمائیں۔ تبیین کے معنی ہیں کسی چیز کا کھول کر بیان کرنا جس کے لئے ہم اپنی زبان میں تشریح کا لفظ استعمال کیا کرتے ہیں۔ اور یہ ہر شخص جانتا ہے کہ تشریح اور وضاحت اصل عبارت سے الگ ہوا کرتی ہے بس قرآن کریم کی اسی تبیین و تشریح کا نام حدیث ہے۔ قرآن کریم کے جو معانی و مطالب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبانِ مبارک سے ارشاد فرمائے ہیں وہ احادیث قولیہ ہیں جن کی آپ نے اپنے عمل سے تشریح فرمائی ہے وہ "احادیث فعلیہ" یا "تقریریہ"

مثلاً قرآنِ کریم میں "اقیموا الصلوٰۃ" وارد ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تبیین و تشریح کے سلسلہ میں فرما دیا

Marfat.com

صلّوا کما رأیتمونی أصلی۔ — تم بھی اسی طرح نماز پڑھو جس طرح مجھے نماز پڑھتے دیکھتے ہو۔

یا جب قرآن پاک میں اٰتوا الزکوٰۃ کا حکم نازل ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کی تبیین وتشریح کے سلسلہ میں مقادیر زکوٰۃ اور وجوب زکوٰۃ کے احکام بتا دیئے۔

یا چور کی سزا کے متعلق قرآن شریف میں حکم آیا کہ

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْا	اور چوری کرنے والا اور چوری کرنے والی عورت
اَیْدِیَھُمَا جَزَاءً بِمَا کَسَبَا نَکَالًا	دونوں کے ہاتھ کاٹ ڈالو ان کی کمائی کی
مِّنَ اللّٰہِ (المائدہ ع ۶ پ ۶)	سزا میں (یہ) تنبیہ ہے اللہ کی طرف سے۔

تو آپ نے بتلا دیا کہ ہاتھ کلائی سے کاٹا جائے گا اور یہ سب بیان وتوضیح بھی وحی ہی تھی جو قرآن کے علاوہ ہے۔

قرآن کریم سے ثابت ہے کہ قرآن کے علاوہ بھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی آتی تھی اور وہ وحی بھی حجتِ شرعیہ ہوتی تھی چنانچہ آیاتِ ذیل ملاحظہ ہوں:۔

وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِیْ کُنْتَ	اور ہم نے مقرر نہیں کیا وہ قبلہ کہ جس پر تو
عَلَیْھَا اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ یَّتَّبِعُ	پہلے تھا مگر اسی واسطے کہ معلوم کریں کون
الرَّسُوْلَ مِمَّنْ یَّنْقَلِبُ عَلٰی	تابع رہے گا رسول کا اور کون پھر جائے گا
عَقِبَیْہِ۔ (البقرہ ع ۱۷ پ ۲)	اُلٹے پاؤں۔

اس آیت میں اس امر کی توثیق فرمائی جا رہی ہے کہ وہ پہلا قبلہ جس کی طرف رُخ کیا جاتا تھا وہ ہمارا ہی مقرر کیا ہوا تھا، ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن میں وہ آیت کہیں

Marfat.com

نہیں ملتی جس میں اس قبلہ کی طرف رخ کرنے کا ابتدائی حکم ارشاد فرمایا گیا ہو لہذا ظاہر ہے کہ یہ حکم وحی غیر متلو کے ذریعہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا تھا۔

(۲) مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَآئِمَةً عَلٰۤى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ (الحشر ع ۱ پ ۲۸) — تم نے کھجور کا جو درخت کاٹ ڈالا یا اپنی جڑ پر کھڑا رہنے دیا (یہ) اللہ کے حکم سے (کیا)۔

غزوۂ خیبر میں جب یہود قلعہ بند ہو گئے تھے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ان کے درخت کاٹ ڈالے جائیں اور باغ اجاڑ دیئے جائیں تاکہ وہ لوگ باہر نکل کر لڑنے پر مجبور ہوں نیز کھلی جنگ کے وقت درختوں کی رکاوٹ باقی نہ رہے اس پر کچھ درخت کاٹے گئے اور کچھ باقی چھوڑ دیئے گئے تاکہ فتح کے بعد مسلمانوں کے کام آئیں۔ اس فعل پر کافروں نے طعن کرنا شروع کر دیا کہ مسلمان فساد سے روکتے ہیں اور خود فساد کرتے ہیں، اس آیت میں اس طعن کا جواب دیا جا رہا ہے کہ یہ جو کچھ کیا گیا ہے وہ سب اللہ کے حکم اور اذن سے کیا گیا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی غیر متلو کے ذریعہ اس کا حکم دیدیا گیا تھا جس کی تعمیل آپؐ نے کی پھر وحی متلو کے ذریعہ وحی غیر متلو کی تصدیق و تائید فرمائی گئی۔

(۳) لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ لَا تَخَافُوْنَ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ — اور اللہ نے سچ کر دکھایا اپنے رسول کا خواب تحقیقی طور پر کہ تم داخل ہو کر رہو گے مسجد حرام میں اگر اللہ نے چاہا آرام سے بال مونڈتے ہوئے اپنے سروں کے اور کترتے ہوئے بے کھٹکے۔

Marfat.com

دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا ۔ (الفتح ع ۴ پ ۲۶)

مدینہ طیبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب دیکھا تھا کہ ہمارا داخلہ مکہ میں ہو چکا ہے اور سر منڈا کر اور بال کتروا کر حلال ہو رہے ہیں پھر اتفاق سے اسی سال آپؐ کا قصد عمرہ کا ہو گیا صحابہ کو خیال ہوا کہ اسی سال ہم مکہ پہنچیں گے اور عمرہ ادا کریں گے مگر خلاف توقع ایسا نہ ہو سکا جس وقت صلح مکمل ہو کر حدیبیہ سے واپسی ہونے لگی تو بعض صحابہؓ نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ کیا آپؐ نے نہیں فرمایا تھا کہ ہم امن و امان سے مکہ میں داخل ہوں گے اور عمرہ ادا کریں گے، آپؐ نے جواب دیا کہ کیا میں نے یہ بھی کہا تھا کہ اسی سال ایسا ہوگا، عرض کیا نہیں۔ فرمایا تو بیشک یوں ہی ہو کر رہے گا تم امن و امان سے مکہ پہنچ کر بیت اللہ کا طواف کرو گے

یہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خواب کی اسی طرح تصدیق کی جا رہی ہے جس طرح قربانی کے سلسلہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے خواب کی قرآن نے تصدیق کی ہے جس سے معلوم ہوا کہ انبیا کا خواب بھی وحی میں داخل ہے۔

(۳) وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ وَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَاَعْرَضَ عَنْۢ بَعْضٍ فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَا قَالَ نَبَّاَنِيَ	اور جبکہ پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنی کسی بی بی سے ایک بات چپکے سے فرمائی پھر جب اس بی بی نے وہ بات (دوسری بی بی کو) بتلا دی اور پیغمبر کو اللہ تعالیٰ نے اس کی خبر کر دی تو پیغمبر نے (اس ظاہر کر دینے والی بی بی کو) تھوڑی سی بات تو جتلا دی اور تھوڑی سی بات کو ٹال گئے پھر پیغمبر نے اس بی بی کو جب وہ

الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ۔ بات جتلائی تو وہ کہنے لگی کہ آپ کو اس
(التحریم ع ۱ پ ۲۸) کی کس نے خبر دیدی آپؐ نے فرمایا کہ مجھ کو
بڑے جاننے والے خبر رکھنے والے (یعنی
اللہ تعالیٰ) نے خبر کردی۔

سوال یہ ہے کہ وہ آیت کہاں ہے جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اطلاع دی تھی کہ تمہاری بیوی نے تمہاری راز کی بات دوسروں سے کہدی ظاہر ہے کہ یہ بات آپ کو وحی غیر متلو ہی کے ذریعہ بتائی گئی تھی۔

الغرض حدیث کا حجت ہونا اور وحی کی دو قسمیں متلو، غیر متلو ہونا قرآن کریم کی مندرجہ بالا آیات سے ثابت ہے اور احادیث تو اس باب میں تواتر کی حد تک پہنچی ہوئی ہیں اسی لئے امت نے ہمیشہ سنت کو اسلامی احکام کا ماخذ مانا ہے اور اس کے حجتِ شرعی ہونے پر تمام امت کا اتفاق و اجماع ہے۔

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

لولا السنۃ ما فہم احد منا القرآن (میزان شعرانی ص ۲۵) اگر سنت نہ ہوتی تو ہم میں سے کوئی شخص قرآن نہیں سمجھ سکتا تھا۔

امام شافعیؒ "الرسالۃ" میں فرماتے ہیں:۔

وسنۃ رسول اللہ مبینۃ عن اللہ معنیٰ ما اراد دلیلاً علی خاصہ وعامہ ثم قرن الحکمۃ بہ فاتبعہا ایاہ ولم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے اس کی مراد کو بیان کرنے والی ہے اور قرآن کے الفاظ عموم وخصوص کی دلالت کرنے والی ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے حکمت کو

یجعل ھذا الاحد من غیر خلقہ غیر رسولہ (ص ۷۹)

قرآن کے پہلو بہ پہلو ذکر کیا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ مخلوق میں سے کسی اور شخص کو اللہ تعالیٰ نے یہ مقام عطا نہیں فرمایا۔

اور امام غزالی مستصفیٰ میں رقمطراز ہیں:۔

وقول رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حجۃ لدلالۃ المعجزۃ علے صدقہ ولامر اللہ تعالی ایانا باتباعہ ولانہ لاینطق عن الھوٰی ان ھو الا وحی یوحی لکن بعض الوحی یتلی فیسمی کتابا و بعضہ لایتلی وھو السنۃ و قول رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حجۃ علے من سمعہ شفاھا اما نحن فلا تبلغنا قولہ الابلسان المخبرین اما علے سبیل التواتر واما بطریق الاحاد۔ (ص ۸۳)

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات حجت ہیں کیونکہ معجزات آپ کی صداقت پر دلیل ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ کی تابعداری کا حکم دیا ہے نیز یہ کہ آپ ہی کے حق میں وارد ہے لاینطق عن الھوی الآیہ (یعنی آپ اپنی خواہش سے نہیں بولتے جو کچھ فرماتے ہیں وحی کے ماتحت فرماتے ہیں) لیکن وحی کی ایک قسم وہ ہے جس کی تلاوت کی جاتی ہے یہ کتاب اللہ سے موسوم ہے اور دوسری قسم وہ ہے جس کی تلاوت نہیں کی جاتی یہ سنت ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول اس شخص کے لئے حجت ہے جس نے آپ سے روبرو سنا ہو حجت قطعی ہے البتہ ہم لوگوں کی طرف آپ کے اقوال راویوں ہی کی زبانی پہنچتے ہیں تواتر کی صورت میں یا خبر واحد کے ذریعہ

اور قاضی شوکانی ارشاد الفحول میں لکھتے ہیں:۔

Marfat.com

اعلم انہ قد اتفق من یعتد بہ من اھل العلم علی ان السنۃ المطھرۃ مستقلۃ بتشریع الاحکام وانھا کالقرآن فی تحلیل الحلال وتحریم الحرام وقد ثبت عنہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال الا وانی اوتیت القرآن ومثلہ ومعہ....	جاننا چاہیئے کہ تمام معتبر علماء اس امر پہ متفق ہیں کہ سنت مطہرہ تشریع احکام کا مستقل ماخذ ہے اور سنت کسی چیز کے حلال اور حرام کرنے میں قرآن کے مثل ہے صحیح حدیث میں وارد ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مجھے قرآن دیا گیا ہے اور اس کے ساتھ اس کا مثل".....
والحاصل ان ثبوت حجیۃ السنۃ المطھرۃ واستقلالھا بتشریع الاحکام ضروریۃ دینیۃ ولا یخالف فی ذلک الا من لا حظ لہ فی دین الاسلام۔ (ص ۲۹)	الغرض سنت کا حجت ہونا اور احکام اسلامی کا ماخذ ہونا ضروریاتِ دین میں سے ہے اس کی مخالفت صرف وہی شخص کر سکتا ہے جس کا دینِ اسلام سے کوئی واسطہ نہ ہو۔

اور علامہ محقق ابن الہمام "التحریر" میں فرماتے ہیں"

حجیۃ السنۃ ضروریۃ دینیۃ (۲۲۵ / ج۲)	سنت کا حجت ہونا ضروریاتِ دین میں داخل ہے

ان دلائل کی روشنی میں حدیث وسنت کا ماخذ احکام ہونا ظاہر وعیاں ہے۔

غور فرمایئے کہ دین کے ایک متفق علیہ ماخذ کو جھوٹ کہنا اسلامی نقطۂ نظر سے کتنا بڑا جرم ہے اس پر مستزاد یہ کہ اس جھوٹ میں سارے محدثین، فقہاء، متکلمین صوفیاء کو شریک بنانا الحاد وزندقہ نہیں تو کیا ہے۔

دنیا کا کتنا بڑا عجوبہ ہے کہ پرویز اور اس کے ہمنواؤں کے زعم باطل میں

اب تک امت ضلالت و گمراہی کی وادیوں میں سرگرداں بھٹک رہی تھی اور کسی کو اطلاع تک نہ تھی، سب سے پہلے اس جھوٹ کا انکشاف جس ذات شریف پر ہوا وہ یہی بزرگ ہیں یا پھر ان کا کوئی مقتدا اور رہنما۔

(۱۳)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کا مذاق اڑانا اور اس سے تمسخر کرنا!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کا مذاق اڑانا یا آپ کی کسی ایک سنتِ ثابتہ کا استخفاف کرنا سراسر کفر ہے۔ علامہ کمال الدین ابن ابی شریف مسامرہ شرح مسائرہ میں رقمطراز ہیں:۔

اللّٰھم الا ان ردہ استخفافا	ہاں اگر وہ کسی حدیث کو بے وقعت سمجھ کر
اذ کان ای لکونہ انما قالہ	رد کر دیتا ہے یعنی اس بنا پر کہ وہ رسول اللہ
النبی صلے اللہ علیہ وسلم ولم ینزل	صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے اور قرآن میں
فی القرآن صریحا فیکفر	صراحۃً نازل نہیں ہوا تو ایسا شخص کافر ہے
لاستخفافہ بجناب النبی صلے اللہ	کیونکہ وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
علیہ وسلم۔ (ص - ۳۶)	کی حیثیت کو گراتا ہے۔

اور علامہ ابن نجیم بحرالرائق میں فرماتے ہیں:۔

او عیبہ نبیا بشیٔ او عدم	اگر کوئی شخص کسی نبی پر کسی قسم کا عیب لگائے
الرضا بسنۃ من سنن المرسلین	یا انبیاء کی سنتوں میں سے کسی سنت کو
(ج ۵ ص ۱۳۰)	ناپسندیدہ سمجھے تو وہ کافر ہے۔

Marfat.com

حد ہو گئی بے حیائی اور بے شرمی کی کہ پرویز جو کمیونزم کا ادنیٰ پرستار رہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کا مذاق اڑاتے اور غلط بیانی و دروغ گوئی سے کام لے کر آپ کی تعلیمات میں شکوک و شبہات ڈالنے کی مذموم کوشش کرے اب ہم یہاں ان احادیث کو جن پر پرویز نے خاک بدہن گستاخ زبان طعن دراز کی ہے ان کے صحیح معانی و مطالب کے ساتھ ذیل میں درج کرتے ہیں۔

پہلی حدیث جو سنن ابو داؤد کی ہے اس کے الفاظ یہ ہیں:۔

عن البراء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مامن مسلمین یلتقیان فیصافحان الا غفر لھما قبل ان یفترقا۔ (ص ۷۰۷)	حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب دو مسلمان مصافحہ کرتے ہیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ مغفرت فرما دیتا ہے۔

غور فرمائیے اس حدیث میں مصافحہ کی فضیلت اور اس کے ثواب کا بیان ہے کہ جب دو مسلمان جو اسلام سے وابستہ ہوں اور احکام اسلام پر عمل پیرا ہوں، اخلاص و محبت سے مصافحہ کریں تو اللہ تعالیٰ ان کے جدا ہونے سے پہلے ان کے صغیرہ گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ مگر پرویز نے اس حدیث کا مفہوم یہ بیان کرنے کی کوشش کی ہے کہ صرف مصافحہ کرنے سے ہر قسم کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں خواہ وہ صغائر ہوں یا کبائر اور خواہ وہ احکام اسلامی پر عمل کرتا ہو یا نہیں۔ حالانکہ حدیث شریف میں "مامن مسلمین" کی صراحت موجود ہے جو ان دونوں کے مسلمان ہونے اور اسلامی احکام پر عمل کرنے کو صاف طور پر بتا رہی ہے۔

اصل یہ ہے کہ پرویز کے نزدیک ثواب، عبادت، فضیلت بے معنی الفاظ

Marfat.com

ہیں اس لئے وہ ان احادیث کو قرآن کے خلاف بتلاتا ہے اور ان کا استخفاف کرتا ہے۔ حالانکہ درحقیقت ان میں سے کوئی حدیث بھی قرآن کے خلاف نہیں جس معاشرت کو قرآن نے بطور اصل کلی کے بیان کیا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث میں اس کی تفصیل تبلائی ہے، قرآن میں سلام وتحیۃ کا حکم ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی کی تشریح میں مصافحہ کی فضیلت بیان کی ہے:۔

دوسری حدیث صحیح مسلم کی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:۔

عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ	حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت
صلی اللہ علیہ وسلم قال	کرتے ہیں کہ جب کوئی بندہ مسلم یا بندہ مومن[1] نے
اذا توضأ العبد المسلم او	وضو کرتا ہے اور اپنے چہرے کو دھوتا ہے
المؤمن فغسل وجہہ خرج	تو اس کے چہرے سے تمام وہ خطائیں پانی
من وجہہ کل خطیئۃ نظر	کے ساتھ[2] یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ
الیھا بعینہ مع الماء او	ٹپک پڑتی ہیں جن کی طرف اس نے اپنی
مع اٰخر قطر الماء، فاذا	آنکھوں سے دیکھا تھا اور جب وہ اپنے
غسل یدیہ خرج من	دونوں ہاتھ دھوتا ہے تو اس کے دونوں
یدیہ کل خطیئۃ کان	ہاتھوں سے تمام وہ خطائیں پانی کے ساتھ
بطشتھا یداہ مع الماء	یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ جھڑ جاتی ہیں

---

[1] راوی کو شک ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے بندۂ مسلم کے الفاظ ادا ہوئے یا بندۂ مومن کے [2] راوی کو شک ہے کہ آپ نے پانی کے ساتھ فرمایا یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ۔

او مع آخر قطر الماء فاذا	جو اس کے ہاتھوں سے سرزد ہوئی تھیں اور جب
غسل رجلیہ خرجت کل	وہ اپنے دونوں پاؤں دھوتا ہے تو تمام وہ خطائیں
خطیئۃ مشتھا رجلاہ مع الماء	جن کا ارتکاب اس نے اپنے پیروں سے چل کر کیا تھا
او مع آخر قطر الماء حتی یخرج	پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ نکل
نقیا من الذنوب۔	جاتی ہیں تا آنکہ وہ گناہوں سے پاک و صاف
(ج ۱ ص ۱۲۵)	ہو کر نکل آتا ہے۔

اس حدیث میں وضو کا اجر و ثواب بیان کیا جارہا ہے کہ جب کوئی بندۂ مومن (جو ایمان و اسلام کے تقاضوں پر عمل پیرا ہو) وضو کرتا ہے تو اس وضو سے اس کے صغائر معاف ہو جاتے ہیں۔ حدیث میں خطاؤں سے مراد صغائر ہیں۔

امام نووی اس حدیث کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں:۔

والمراد بالخطایا الصغائر	حدیث میں جو لفظ خطایا آیا ہے اس سے صغائر
دون الکبائر کما تقدم بیانہ	مراد ہیں، کبائر مراد نہیں (اس کا ذکر پہلے بھی
وکما فی الحدیث الآخر	آچکا ہے) چنانچہ ایک اور حدیث میں یہ قید بھی
مالم یغش الکبائر۔	مذکور ہے کہ مالم یغش الکبائر یعنی جب تک
	کبائر کا ارتکاب نہ کرے۔

پرویز نے اس حدیث کا یہ مضمون بیان کرنے کی کوشش کی ہے کہ اس قسم کی احادیث گناہوں کے لائسنس دے رہی ہیں کہ زنا، چوری، ڈاکہ سب کچھ کر لو اور پھر صرف وضو کر لو سب گناہ معاف ہو جائیں گے۔

غور فرمائیے کس طرح تعلیم رسول کو مسخ کرنے کی کوشش کی ہے۔

Marfat.com

حقیقت یہ ہے کہ ایمان کے بعد سب سے زیادہ اہم عمل صلاۃ ہے؛ اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایمان کے بعد صلاۃ کی تعلیم و تلقین فرمایا کرتے تھے کہ صلاۃ سراسر مظہر عبدیت ہے، اس میں ایک بندۂ مومن مختلف کیفیات و حرکات سے اپنی بندگی کا اعتراف و اقرار کرتا ہے، اور عبدیت و عبودیت ساری تعلیم نبوی کا خلاصہ ہے۔ صلاۃ کا مقدمہ وضو ہے۔ قرآن کریم نے وضوء کا مستقل بیان فرمایا ہے اور اس کی غرض طہارت ہی بیان کی ہے چنانچہ سورۃ "المائدۃ" میں وضو و تیمم کے احکام بتاتے ہوئے ارشاد ہوتا ہے۔

مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ۔

اللہ نہیں چاہتا کہ تم پر تنگی کرے لیکن چاہتا ہے کہ تم کو پاک کرے اور تم پر اپنا پورا احسان کرے تاکہ احسان مانو۔

(المائدہ ع ۲ پ ۶)

اور دوسری جگہ فرمایا ہے:۔

وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطٰنِ (الانفال ع ۲ پ ۹)

اور اتارا تم پر آسمان سے پانی کہ اس سے تم کو پاک کردے اور تم سے شیطان کی نجاست دور کردے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث مذکور میں اسی طہارت کی تفصیل بیان کی ہے کہ وضو کرنے سے شیطان کی گندگی بندۂ مومن سے کیونکر دور ہوتی ہے اور خدا کی نعمت کا اس پر کس طرح ظہور ہوتا ہے مگر ہم چونکہ وساوسِ شیطانی میں گرفتار ہیں اس لئے اس کی سمجھ میں یہ بات بالکل نہیں آتی کہ وضو سے باطنی طہارت

کس طرح حاصل ہو سکتی ہے۔

اب تیسری حدیث تحیۃ الوضوء کی ہے جس کے الفاظ صحیح مسلم میں یہ ہیں:-

من توضأ نحو وضوئی ھذا ثم صلی رکعتین لا یحدث فیھما نفسہ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ۔	جس شخص نے میری طرح وضو کیا پھر دو رکعتیں اس طرح پڑھیں کہ ان میں اپنے جا ہی جی میں کوئی بات نہ کی (یعنی وہ خیالات و خطرات سے خالی رہیں) تو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے گئے۔

(ج ۱ - ص ۱۲۰)

یہ حدیث بھی درحقیقت اس آیۂ مبارکہ کی تفسیر ہے۔

وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّیۡلِ ؕ اِنَّ الۡحَسَنٰتِ یُذۡهِبۡنَ السَّیِّاٰتِ ؕ ذٰلِکَ ذِکۡرٰی لِلذّٰکِرِیۡنَ۔	اور آپ نماز کی پابندی کیجئے دن کے دونوں سروں پر (یعنی اول و آخر میں) اور رات کے کچھ حصوں میں، بیشک نیک کام مٹا دیتے ہیں بُرے کاموں کو۔ یہ بات ایک نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کیلئے۔

(ہود ع ۱۰ پ ۱۲)

اس آیت میں صلاۃ کا حکم دینے کے بعد صاف تصریح ہے کہ نیکیوں سے برائیاں ختم ہو جاتی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث مبارک میں اس نماز کی تبائی ہے جو گناہوں کو مٹا دیتی ہے لیکن پرویز کے نزدیک چونکہ وضو، صلاۃ وغیرہ سرے سے وہ حقیقت ہی نہیں جو اسلام نے ان کو دی ہے اس لئے یہ ساری حدیثیں اس کو اسلام کے خلاف نظر آرہی ہیں۔

چوتھی حدیث حسب ذیل ہے:-

Marfat.com

عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قال المؤذن اللہ اکبر اللہ اکبر فقال احدکم اللہ اکبر اللہ اکبر ثم قال اشھد ان لا الہ الا اللہ قال اشھد ان لا الہ الا اللہ ثم قال اشھد ان محمداً رسول اللہ قال اشھد ان محمداً رسول اللہ ثم قال حی علی الصلوٰۃ قال لاحول ولا قوۃ الا باللہ ثم قال حی علی الفلاح قال لاحول ولا قوۃ الا باللہ ثم قال اللہ اکبر اللہ اکبر قال اللہ اکبر اللہ اکبر ثم قال لا الہ الا اللہ قال لا الہ الا اللہ من قلبہ دخل الجنۃ۔

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب مؤذن نے اللہ اکبر کہا اور تم میں سے بھی کسی نے اللہ اکبر کہا۔ پھر مؤذن نے اشھد ان لا الہ الا اللہ کہا اور اس نے بھی اشھد ان لا الہ الا اللہ کہا پھر اس نے اشھد ان محمداً رسول اللہ کہا تو اس نے بھی اشھد ان محمداً رسول اللہ کہا پھر اس نے حی علی الصلوٰۃ کہا اور اس نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہا پھر اس نے حی علی الفلاح کہا تو اس نے بھی لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہا۔ پھر اس نے اللہ اکبر اللہ اکبر کہا اور اس نے بھی اللہ اکبر اللہ اکبر کہا پھر اس نے لا الہ الا اللہ کہا اور اس نے بھی دل سے لا الہ الا اللہ کہا تو یہ شخص جنت میں داخل ہوگا۔

اذان کے کلمات ایمانیات پر مشتمل ہیں پورے عقائد و اعمال کا خلاصہ کلماتِ اذان میں موجود ہے اس لئے حدیث شریف میں تعلیم دی جا رہی ہے کہ جو شخص

Marfat.com

ان کلماتِ ایمانیہ کو دل کی گہرائی سے اور زبان و قلب کی پوری ہم آہنگی سے کہتا ہے وہ دخول جنت کا مستحق ہے۔ بتائیے اس میں مذاق کی کیا چیز ہے؟

اب آخری حدیث جس سے تمسخر کیا گیا ہے وہ لیجئے اس حدیث کے الفاظ یہ ہیں :-

عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى لله اربعين يوما فى جماعة يدرك التكبيرة الاولى كتب له براءتان براءة من النار و براءة من النفاق۔ (جامع ترمذی ج ا ص ۳۳)	حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے چالیس روز اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے جماعت سے نماز ادا کی اس اہتمام کے ساتھ کہ تکبیر اولیٰ سے شریک جماعت رہا تو اس کیلئے دو براءت نامے لکھ دیئے جاتے ہیں، ایک دوزخ سے براءت کا اور دوسرا نفاق سے براءت کا۔

یہ حدیث بھی اسی آیتِ مبارکہ اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ کی تفصیل ہے کہ "صلاۃ" جب اپنی اصلی شکل میں شرائط و حدود کی پابندی کے ساتھ ادا کی جائے تو اس پر کیا ثمرات مرتب ہوتے ہیں۔ جس شخص کے پیش نظر نماز، جماعت، تکبیر اولیٰ کی اہمیت ہو اور اسلام کی تعلیمات اس باب میں اس کے سامنے ہوں اس کو اس حدیث پر کوئی اشکال نہیں ہوگا، اور جس شخص نے اپنی آنکھوں پر الحاد و زندقہ کی عینک لگائی ہو اس کو اسلام کے ہر حکم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

لیم ہیں العیاذ باللہ عیب ہی نظر آئے گا۔

غور فرمائیے نماز ایمان اور کفر کے درمیان فارق ہے، جماعت شعائر اسلام سے ہے، پھر ایک شخص کامل اخلاص سے اس پر چالیس روز مداومت کرے تو کی بقیہ زندگی اسلام سے کس قدر ہم آہنگ ہو گی؛ اس کا قلب جذبۂ ایمان و اخلاص سے لبریز ہو گا، عبدیت اس کے رگ و پے میں سرایت کر چکی ہو گی ایسے شخص کو جہنم اور نفاق سے نجات کا پروانہ دیا جا رہا ہے تو اس پر پرویز کیوں داغ پا ہے۔

۱۴

"آج جو اسلام دنیا میں رائج ہے وہ زمانہ قبل از قرآن کا مذہب ہو تو ہو قرآنی دین سے اس کا کوئی واسطہ نہیں"

کفر صریح ہے۔ کیونکہ اس طرح اسلامی عقائد، اعمال، اخلاق الغرض پورے دین کو زمانہ جاہلیت کا دین بتایا جا رہا ہے اور سارے مسلمانوں کو کافر کہا جا رہا ہے اور ظاہر ہے کہ اسلام کو کفر کہنا اور سارے مسلمانوں کو جو اس دین حنیف پر عمل پیرا ہوں کافر قرار دینا اس سے بڑھ کر اور کیا کفر ہو گا؟

اصل یہ ہے کہ پرویز کا ایمان اس کے خود ساختہ قرآنی دین پر ہے جس کے اجزائے ترکیبی یہ ہیں:۔

(۱) اطاعتِ رسول سے انکار و جحود، اور اگر کسی مسئلہ میں اطاعتِ رسول تسلیم بھی کی جائے تو وقتی و عارضی۔

Marfat.com

(۲) سارے صحابہ تابعین تبع تابعین محدثین فقہاء متکلمین صوفیا ا
لغت کو بے اعتبار ٹھہرانا، حالانکہ یہی وہ حضرات ہیں جنھوں نے قرآن کریم
ہم تک پہنچایا ہے اور اس دین کی حفاظت اور مختلف جہات سے اس
خدمت کی ہے۔

(۳) مغربی افکار و نظریات کی روشنی میں قرآن کی تشریح و تفسیر کرنا اور ا
جی سے لغت کے نت نئے معنی تراشنا۔

(۴) عبادت، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، ثواب، طاعت، قیامت، حش
نشر، وزنِ اعمال وغیرہ تمام مصطلحات شرعیہ کو جدید معانی پہنا کر سارے
شریعت کا ابطال۔

(۵) اپنے نام نہاد نظامِ ربوبیت کو منتہائے اسلام قرار دینا یہ جو روس کے
اشتراکی نظام سے پورا پورا ہم آہنگ ہے اور اگر کچھ فرق ہے تو صرف جذبہ محرکہ میں
لینن کے جذبہ محرکہ کے مقابلہ میں پرویز نے بھی اپنے ذہن سے چند امو
تراشے ہیں جن کو وہ مستقل اقدار کہتا ہے لیکن چونکہ ان امور کی تعیین میں بھی اس
دوسروں کی نقل اتارنے کی کوشش کی ہے اسی لئے اس کے کلام میں بڑا شدید تضا
تہافت پایا جاتا ہے اور ستم ظریفی یہ کہ سارے انبیاء و رسل کی تعلیمات
آخری ہدف اسی نظامِ ربوبیت کو بتلاتا ہے یہ ہے پرویز کا قرآنی دین جس
بنا پر ا... اکہ ا... ...ا ... شہرتا ہے اور سارے مسلمان کافر

٭ ٭ ٭

٭

(۱۵)

"تیرہ سو سال کے عرصہ میں مسلمانوں کا سارا زور اس میں صرف ہوتا رہا کہ اسلام کو کسی نہ کسی طرح قرآن سے پہلے کے مذہب میں تبدیل کر دیا جائے اور وہ اس کوشش میں کامیاب بھی ہو گئے۔"

یہ بھی کفر صریح ہے کہ اس طرح سارے مسلمانوں کو کافر کہا جا رہا ہے جن میں صحابہ، تابعین، تبع تابعین، ائمہ، فقہاء سب داخل ہیں۔

كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ إِنْ يَقُولُونَ إِلَّا كَذِبًا۔

حالانکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس امت کو "خیر امت" فرمایا ہے، اور مسلمانوں کی راہ سے ہٹنے والے کو جہنم کی وعید سنائی ہے، چنانچہ ارشاد ہے!

كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ۔ (آل عمران ع ۱۲، پ ۴)

تم ہو بہتر سب امتوں سے جو بھیجی گئی عالم میں، حکم کرتے ہو اچھے کاموں کا اور منع کرتے ہو بُرے کاموں سے اور ایمان لاتے ہو اللہ تعالیٰ پر۔

دیکھئے اس آیت شریفہ میں اللہ تعالیٰ نے اس امت کو "سب امتوں سے بہتر" بتایا ہے اور ایمان باللہ، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو ان کے خصوصی اوصاف میں شمار کیا ہے جس سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کا اصل زور ان تین باتوں پر صرف ہوگا۔ لیکن پرویز کے نزدیک معاملہ بالکل الٹا ہے کہ امت نے اس تیرہ سو سال میں اپنا

Marfat.com

سارا زور ہی اس دین حق کو مٹانے پر صرف کر دیا۔ ایسی صورت میں ظاہر ہے کہ نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنے کا تو ذکر ہی کیا اس امت کے ایمان ہی کی خیر نہیں رہتی۔ پرویز چونکہ سراپا کلام الٰہی کی تحریف میں منہمک ہے اس لئے اس سے اس کے سوا اور توقع بھی کیا ہو سکتی تھی کہ وہ ساری امت کو گمراہ سمجھے۔ قرآن مجید میں ایسے ہی لوگوں کے متعلق تو مسلمانوں سے کہا گیا تھا کہ

أَفَتَطْمَعُونَ أَنْ يُؤْمِنُوا لَكُمْ	اے مسلمانو کیا تم توقع رکھتے ہو کہ یہ تمہارا کہا مان
وَقَدْ كَانَ فَرِيقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُونَ	لیں گے حالانکہ ان میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں کہ جو
كَلَامَ اللَّهِ ثُمَّ يُحَرِّفُونَهُ مِن بَعْدِ	اللہ کا کلام سنتے ہیں اور پھر اس کو سمجھ لینے کے
مَا عَقَلُوهُ وَهُمْ يَعْلَمُونَ (البقرہ ع ۹ پ ۱)	بعد جان بوجھ کر اس میں تحریف کرتے ہیں۔

پرویز تمام مسلمانوں کو ملزم قرار دیتا ہے لیکن یاد رہے جو لوگ مسلمانوں کی راہ سے ہٹے ہوئے ہیں ان کے بارے میں قرآن مجید میں صاف مذکور ہے :۔

وَمَن يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِن بَعْدِ	اور جو شخص رسول کی مخالفت کرے بعد
مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ	اس کے کہ اس کو امر حق ظاہر ہو چکا۔ اور
غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ	مسلمانوں کا رستہ چھوڑ کر دوسرے رستہ پر
مَا تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ	ہو جائے تو ہم اس کو جو کچھ وہ کرتا ہے کرنے
مَصِيرًا۔	دیں گے اور اس کو جہنم میں داخل کریں گے
(النساء ع ۱۷ پ ۵)	اور وہ بری جگہ ہے جانے کی۔

ملاحظہ فرمائیے قرآن کہتا ہے کہ جو شخص مسلمانوں کی راہ چھوڑ کر دوسری راہ اختیار کر لے اس کا ٹھکانا جہنم ہے۔ اور یہ دین کہتا ہے کہ سارے مسلمان رستہ سے ہٹ گئے اور

دین حق کو مٹانے ہیں انہوں نے اپنا سارا زور صرف کر دیا۔ لہذا یہ مستحق عذاب ہیں، اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ "میری امت گمراہی پر کبھی جمع نہیں ہو سکتی اور یہ شخص پوری امت کو یک قلم کافر قرار دے رہا ہے۔

فقہا اسی لئے اس شخص کو کافر کہتے ہیں جو ایسی بات کہے جس سے پوری امت کی تکفیر لازم آئے نسیم الریاض میں ہے۔

وکذلك یقطع بتکفیر کل من قال	اور اسی طرح یقینی طور پر اس شخص کی تکفیر
قولاً صدر عنہ یتوصل بہ الی تضلیل	کی جائے گی جس نے کوئی ایسی بات کہی جس سے
الامۃ ای کونھم فی ضلالٍ عن	پوری امت کا گمراہ ہونا یعنی دین اور صحیح راہ
الدین والصراط المستقیم (ج ۴ ص ۵۰۵)	سے ہٹا ہوا ہونا لازم آئے۔

—(۱۶)—

"اللہ تعالیٰ عبارت ہے ان صفات عالیہ سے جنہیں انسان اپنے اندر منعکس کرنا چاہتا ہے"

یہ بھی صریح کفر ہے" اللہ تعالیٰ چند اخلاقی صفات کا نام نہیں بلکہ وہ ذاتِ واحد متصف بجمیع المحامد ہے جس کی تعریف و توصیف سے پورا قرآن بھرا ہوا ہے۔

وَھُوَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ	اور وہی جس نے پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو
الْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَیَوْمَ یَقُوْلُ کُنْ	ٹھیک طور پر اور جس دن کہے گا ہو جا تو وہ
فَیَکُوْنُ قَوْلُہُ الْحَقُّ وَلَہُ الْمُلْکُ یَوْمَ	ہو جائے گا اس کی بات سچی ہے اور اسی کی
یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ عَالِمُ الْغَیْبِ	بادشاہت ہے جس دن پھونکا جائے گا صور

Marfat.com

وَالشَّهَادَةِ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ (انعام ع ۹ پ ۷)	جاننے والا چھپی اور کھلی باتوں کا اور وہی ہے حکمت والا جاننے والا۔
وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ۔ (العنکبوت ع ۶ پ ۲۱)	اور اگر تو لوگوں سے پوچھے کہ کس نے بنایا ہے آسمان اور زمین کو اور کام میں لگایا سورج اور چاند کو تو کہیں گے اللہ نے، پھر کدھر اُلٹے چلے جا رہے ہیں۔
قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَاللّٰهُ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔ (المائدہ ع ۱۰ پ ۶)	تو کہہ دے کیا تم ایسی چیز کی بندگی کرتے ہو اللہ کو چھوڑ کر جو مالک نہیں تمہارے نقصان اور نہ نفع کا اور اللہ وہی ہے سننے والا اور جاننے والا۔
وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ۔ (البقرہ ع ۱۹ پ ۲)	اور تم سب کا معبود ایک ہی معبود ہے، کوئی معبود نہیں اس کے سوا، بڑا مہربان نہایت رحم والا۔
قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ (الاخلاص ع ۱ پ ۳۰)	تو کہہ وہ اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے نہ کسی کو جنا، نہ کسی سے جنا، نہیں ہے اس کے برابر کا کوئی۔

واضح رہے کہ سارے ادیانِ سماویہ کا دارومدار اللہ تعالیٰ کی ذات کے ماننے پر ہے اور تمام انبیاء و رسل کی تعلیمات کی اساس اللہ تعالیٰ کی صحیح معرفت اور اس کی توحید ہی ہے، مسلمان ہونے کے لئے جس طرح اس کی صفات پر ایمان لانا ضروری ہے

اسی طرح اس کی ذات پر بھی۔ پرویز کی اس عبارت میں (جو استفتاء میں درج ہے) اللہ تعالیٰ کی ذات سے صریح انکار ہے بلکہ اس کو چند اخلاقی صفات سے تعبیر کیا گیا ہے یہ صریح کفر و الحاد ہے ۔[۱]

(۱۷)

"آخرت سے مراد مستقبل ہے"

آخرت سے مستقبل مراد لینا یا اس کے مفہوم کو اس قدر وسیع کر دینا کہ دنیا ہی آخرت بن جائے الحاد و زندقہ ہے ، الفاظ قرآنی کو اپنے معروف و مشہور معانی سے پھیر کر دوسرے خود ساختہ معانی پہنانا ہی باطنیت ہے۔

واضح رہے کہ جس طرح الفاظِ قرآن کی حفاظت کی گئی ہے اسی طرح

۱۔ واضح رہے کہ حال میں مسٹر پرویز نے جو دوسرا خط جناب مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کے نام لکھا ہے اس میں خدا کے وجود کا اعتراف کرتے ہوئے اپنی چند عبارتیں بھی اس کے ثبوت میں پیش کی ہیں، لیکن اس عبارت کے متعلق کہ :-

"خدا عبارت ہے ان صفاتِ عالیہ سے جنہیں انسان اپنے اندر منعکس کرنا چاہتا ہے"

نہ تو اس نے کسی غلطی کا اعتراف کیا ہے اور نہ اس سے بیزاری کا اظہار حالانکہ قاعدہ یہ ہے کہ جب آدمی ایک بار کفر کا مرتکب ہو گیا تو جب تک اس سے توبہ نہ کرے اور اپنی بیزاری کا اظہار نہ کرے وہ مسلمان نہیں ہو سکتا اور اس بنا پر اتنا ہرگز کافی نہیں کہ اپنے سابق عہد کی چند عبارات اس کے خلاف نقل کر دی جائیں بلکہ صاف اعتراف کرنا ضروری ہے کہ میری یہ تعبیر بالکل غلط اور کفر ہے اور میں اس سے توبہ کرتا ہوں۔

Marfat.com

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کے ذریعہ معانی قرآن کی بھی حفاظت کی گئی ہے قرآن کے معانی اگر اس طرح آزاد چھوڑ دیئے جائیں کہ جو جس کے جی میں آئے معنی بیان کیا کرے اور کسی قسم کی اس پر کوئی قدغن نہ ہو تو قرآن العیاذ باللہ بازیچۂ اطفال بن جائے۔ اور شریعت کی اصطلاحات اور اس کے بنیادی امور سب ختم ہو کر رہ جائیں، اسی لئے علماء امت نے تصریح فرمائی ہے کہ

والنصوص من الکتاب السنة تحمل علی ظواھرھا مالم یصرف عنھا دلیل قطعی	کتاب وسنت کی نصوص کو ان کے ظاہری معانی ہی پر محمول کیا جائیگا جب تک کہ کوئی دلیل قطعی اس امر سے باز نہ رکھے ....
والعدول عنھا ای عن الظواھر الی معانٍ یدعیھا اھل الباطن وھم الملاحدة لادعائھم ان النصوص لیست علی ظواھرھا بل لھا معانٍ باطنیہ لا یعرفھا الا المعلم وقصدھم بذلک نفی الشریعة بالکلیة، الحاد ای میل وعدول عن الاسلام واتصال والتصاق بکفر لکونہ تکذیبًا للنبی صلے اللہ علیہ وسلم فیما علم مجیئہ بہ بالضرورة (شرح عقائد ص ۱۱۵)	اور ظاہری معانی سے ان باطنی معانی کی طرف عدول کرنا کہ جن کے باطنیہ یعنی ملاحدہ مدعی ہیں کیونکہ ان کا ادعا یہ ہے کہ نصوص اپنے ظاہر پر محمول نہیں بلکہ ان سے باطنی معانی مراد ہیں جن کو بجز ان کے مرقومہا: معلم کے اور کوئی نہیں جان سکتا اور اس سے ان کا مقصود شریعتِ حقہ کی بالکلیہ نفی کرنا ہے، الحاد ہے یعنی اسلام سے ہٹ جانا اور کنارہ کشی کرنا، اور کفر سے جڑ جانا اور اس سے جاملنا کیونکہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس تعلیم کی تکذیب ہے جس کے متعلق بدیہی طور سے معلوم ہے

[illegible]

اور علامہ شہاب الدین خفاجی فرماتے ہیں:۔

فان ھولاء زعموا ان ظواھر الشرع	کیونکہ ان لوگوں کا زعم ہے کہ ظاہر شرع اور
والکو ماجاأت بہ الرسل من	انبیاء علیہم السلام جو کچھ خبریں لیکر آئے ہیں
الاخبار و مایکون فی المستقبل	اور جو کچھ مستقبل میں ہونے والا ہے امور آخرت
من امور الاخرۃ ومن الحشر	حشر، قیامت، جنت، دوزخ ان میں سے
والقیامۃ والجنۃ والنار لیس	کسی چیز کا بھی مطلب وہ نہیں جو اس کے
منھا شئ علی مقتضیٰ ظاھر من لفظھا	ظاہری لفظ کا تقاضا ہے۔۔۔۔ غرض ان کے
... فمضمون مقالاتھم ابطال الشرائع	تمام مقالات کا مضمون شرائع کا ابطال
وتعطیل الاوامر والنواھی (نسیم الریاض ج ۴ ص ۵۳۹)	اور اوامر و نواہی کا معطل کرنا ہے۔

(۱۸)

"جنّت و جہنّم مقامات نہیں، انسانی ذات کی کیفیات ہیں"

یہ نظریہ بھی اسلامی عقائد کے یکسر منافی اور سراسر کفر و الحاد ہے۔ قرآن، حدیث اور اجماع، ایہ دینہ کے اس تصور کی تردید کرتے ہیں، جنت و جہنم کے مقامات ہونے پر تمام مسلمانوں کا نزولِ قرآن سے لیکر آج تک اجماع و اتفاق رہا ہے۔ جنت و جہنم کو مقامات نہ ماننا ان کے وجود خارجی کا انکار ہے جو مسلمانوں کا متفقہ عقیدہ ہے اور کسی اسلامی عقیدہ پر اس طرح اعتقاد نہ رکھنا جس طرح اہل اسلام کا اعتقاد ہے کفر محض ہے، علامہ شامی فلاسفہ کے کفر کو ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

Marfat.com

والحاصل انهم وان اثبتوا الرسل لكن لا على الوجه الذي يثبته اهل الاسلام كما ذكر في شرح المسايرة (رد المحتار ج ۳ ص ۲۹۶)

خلاصہ کلام یہ ہے کہ فلاسفہ اگرچہ رسولوں کے قائل ہیں لیکن اُس طرح نہیں جس طرح اہل اسلام کا عقیدہ ہے (اس لئے وہ کافر ہیں) جیسا کہ شرح مسایرہ میں مذکور ہے

اور اسی اصول پر جو شخص جنّت و جہنّم کے وجود یا اُن کے محل و مقام ہونے کا انکار کرے کافر ہے چنانچہ علامہ شہاب الدین خفاجی نسیم الریاض میں لکھتے ہیں:-

وكذلك نكفر من انكر الجنة والنار نفسهما او محلهما. (ج ۴ ص ۵۵۵)

اور اسی طرح ہم اس کو بھی کافر کہیں گے جو جنت و دوزخ کا سرے سے انکار کر دے یا ان کے مقامات کا انکار کر دے

اب قرآن کریم کی وہ چند آیات لکھی جاتی ہیں جن سے پرویز کے نظریہ کا ابطال واضح ہوتا ہے۔

وَسِيقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ زُمَرًا حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوهَا فُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ يَتْلُونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِ رَبِّكُمْ وَيُنذِرُونَكُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا قَالُوا بَلَىٰ وَلَٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ

اور جو کافر ہیں وہ دوزخ کی طرف گروہ گروہ بنا کر ہانکے جائیں گے یہاں تک کہ جب دوزخ کے پاس پہنچ جائیں گے تو اس کے دروازے کھول دیئے جائیں گے اور ان سے دوزخ کے داروغہ کہیں گے کہ کیا تمہارے پاس تم ہی لوگوں میں سے پیغمبر نہیں آئے تھے جو تم کو تمہارے رب کی آیتیں پڑھ کر سنایا کرتے تھے اور تم کو تمہارے اس دن کی

Marfat.com

الْعَذَابِ عَلَى الْكَافِرِينَ ۞ (الزمر ع ۸ پ ۲۴)

ملاقات سے ڈراتے تھے، وہ بولیں گے کیوں نہیں، لیکن عذاب کا حکم منکروں پر ثابت ہو کر رہا۔

قِيلَ ادْخُلُوا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ (الزمر ع ۸ پ ۲۴)

پھر ان سے کہا جائیگا کہ جہنم کے دروازوں میں داخل ہو ہمیشہ رہو گے اس میں اور وہ متکبرین کا برا ٹھکانا ہے۔

وَقَالَ الَّذِينَ فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ۔ (المومن ع ۵ پ ۲۴)

اور کہیں گے وہ لوگ جو پڑے ہیں آگ میں دوزخ کے داروغوں سے، عرض کرو اپنے رب سے کہ ہم پر ہلکا کر دے ایک دن تھوڑا سا عذاب۔

وَأُدْخِلَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ تَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلَامٌ۔ (ابراہیم ع ۴ پ ۱۳)

اور داخل کئے گئے وہ لوگ جو ایمان لائے تھے اور جنہوں نے نیک کام کئے تو باغوں میں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں ہمیشہ رہیں گے ان میں اپنے رب کے حکم سے اور وہاں ان کی میل ملاقات آپس کا سلام ہے۔

علاوہ آیات مندرجہ بالا کے سورۃ الفرقان (رکوع ۶) میں جنت و جہنم کے لئے بالتصریح لفظ "مستقر و مقام" وارد ہے۔ چنانچہ دوزخ کے بارے میں فرمایا ہے:۔

إِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا (الفرقان ع ۶ پ ۱۹)

بیشک وہ بُری جگہ ہے ٹھہرنے کی اور بُری جگہ ہے رہنے کی۔

Marfat.com

اور جنت کے بارے میں ارشاد ہے :۔

حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّ مُقَامًا خوب جگہ ہے ٹھیرنے اور خوب جگہ ہے رہنے کی۔

(۱۹)

"فرشتے نفسیاتی محرکات ہیں یا کائناتی قوتیں"۔

"ملائکہ" کی یہ تشریح بھی کفر ہے کیونکہ پرویز ملائکہ کی اس حقیقت سے انکار کر رہا ہے جس کو اسلام نے متعین کیا ہے' اسلام کی رُو سے ملائکہ نفسیاتی محرکات یا کائناتی قوتوں کا نام نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی ایک مستقل مخلوق ہیں جن کی فطرت میں اللہ تعالیٰ نے اطاعت ہی اطاعت رکھی ہے۔ شرح عقائد میں ہے :۔

والملائکۃ عباد اللہ تعالیٰ عاملون بامرہ لایوصفون بالذکورۃ والانوثۃ فرشتے اللہ کے بندے ہیں جو اللہ کے احکام سے واقف ہیں اور وہ نہ مذکر ہیں نہ مونث۔

"ملائکہ پر ایمان" کے وہ معنیٰ قطعاً نہیں ہیں جو پرویز بتلاتا ہے بلکہ اسلام کے نقطۂ نگاہ سے ملائکہ پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے جو نسیم الریاض میں ان الفاظ میں مذکور ہے کہ

والملائکۃ اجساد نورانیۃ سالمۃ من الکدورات الجسمانیۃ قابلۃ للتشکل والایمان بھم ان تومن بانھم عباد اللہ معصومون لایفعلون غیر مایومرون لایعلم ملائکہ نورانی اجسام ہیں' جسمانی کدورتوں سے پاک ہیں مختلف اشکال قبول کر لیتے ہیں' اور ان پر ایمان کا مطلب یہ ہے کہ اس بات پر ایمان لائے کہ وہ اللہ کے بندے ہیں، معصوم ہیں بغیر حکم الٰہی کے کوئی کام نہیں کرتے ان کی

Marfat.com

عدتھم الا اللہ (ح ۳ ص ۳۴۵) تعداد کا حال اللہ کے سوا کسی کو معلوم نہیں۔

قرآن کریم کی بہت سی آیتیں پرویز کے زعم باطل کی تردید کرتی ہیں چنانچہ ان میں سے بعض یہاں درج کی جاتی ہیں:۔

وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحَانَهٗ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ۔ (الانبیاء ع ۲ پ ۱۷)

اور وہ (کافر) کہتے ہیں کہ رحمٰن نے (فرشتوں کو) اولاد بنا رکھا ہے وہ اس سے پاک ہے بلکہ وہ (فرشتے) بندے ہیں جن کو عزت دی ہے اس سے بڑھ کر بول نہیں سکتے اور وہ اسی کے حکم پر کام کرتے ہیں۔

وَجَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ الَّذِيْنَ هُمْ عِبَادُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ وَيُسْئَلُوْنَ (الزخرف ع ۲ پ ۲۵)

اور انہوں نے فرشتوں کو جو کہ خدا کے بندے ہیں عورت قرار دے رکھا ہے کیا یہ ان کی پیدائش کے وقت موجود تھے ان کا یہ دعویٰ لکھ لیا جاتا ہے اور قیامت میں ان سے بازپرس ہوگی۔

اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ (الحج ع ۱۰ پ ۱۷)

اللہ منتخب کرتا ہے ملائکہ میں سے رسول اور انسانوں میں سے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا اُولِيْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ يَزِيْدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَآءُ۔ (الفاطر ع ۱ پ ۲۲)

تمامتر حمد اسی اللہ کو لائق ہے جو آسمان و زمین کا پیدا کرنے والا ہے، جو فرشتوں کو پیغام رساں بنانے والا ہے جن کے دو دو اور تین تین اور چار چار پر دار بازو ہیں۔ وہ پیدائش میں جو چاہے زیادہ کر دیتا ہے۔

Marfat.com

(۲۰)

"جبریل انکشافِ حقیقت کی روشنی کا نام ہے"

یہ بھی صریح کفر ہے کیونکہ اس میں جبریل علیہ السلام کے شخصی وجود اور ان کی اس حقیقت کا انکار ہے جو اسلام نے مشخص کی ہے" اسلامی عقائد کی رُو سے جبریل علیہ السلام ایک برگزیدہ فرشتہ ہیں جن کا کام انبیاء علیہم السلام کے پاس وحی لانا تھا۔

قرآن کریم کی یہ دونوں آیتیں پرویزی فکر کی صراحتاً تردید کرتی ہیں:۔

قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيلَ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَىٰ قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللَّهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَبُشْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ ۔	آپ (ان سے) یہ کہئے کہ جو شخص جبریل سے عداوت رکھے سو انہوں نے یہ قرآن آپ کے قلب تک پہنچا دیا ہے خداوندی حکم سے جس کی یہ حالت ہے کہ تصدیق کر رہا ہے اپنے سے قبل والی کتابوں کی اور راہنمائی کر رہا ہے اور خوشخبری سنا رہا ہے ایمان والوں کو۔

نیز

مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَرُسُلِهِ وَجِبْرِيلَ وَمِيكَالَ فَإِنَّ اللَّهَ عَدُوٌّ لِّلْكَافِرِينَ ۔ (البقرہ ع ۱۲ پ ۱)	جو کوئی شخص اللہ تعالیٰ کا دشمن ہو اور اس کے فرشتوں کا اور اس کے پیغمبروں کا اور جبریل کا اور میکائیل کا تو اللہ تعالیٰ دشمن ہے ان کافروں کا۔

اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء و رسل کی طرح ملائکہ، جبریل اور میکائیل کا بھی وجود خارجی

Marfat.com

لہذا جو شخص حضرت جبریل علیہ السلام اور ملائکہ کے وجود خارجی سے انکار کرے
اور ان کو محض قوی یا کسی خاص قسم کی روشنی قرار دے گا کافر ہے۔

(۲۱)

"قرآن پاک کے مفہوم میں الحاد" پرویزی مذہب کی مایۂ ناز خصوصیت ہے۔ اس الحاد کا ایک مختصر سا نمونہ استفتا میں درج ہے، جو اس کے زعم باطل میں سورۂ فاتحہ کا مفہوم ہے۔

پرویز کی ساری کتابیں اسی قسم کے الحاد سے بھری ہوئی ہیں اس کی وجہ ظاہر ہے کہ اس کے نزدیک

۱۔ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم کی جو تبیین و تشریح اپنے قول و عمل سے کی ہے وہ سب کی سب العیاذ باللہ جھوٹ ہے۔

۲۔ صحابہ، تابعین، تبع تابعین، مفسرین، فقہا، ائمۂ لغت سب کے سب عجمی سازش میں شریک اور دین کے تخریب کرنے والے تھے۔

۳۔ جدید سائنسی اکتشافات، مغربی علماء و مفکرین کی آراء قرآن فہمی کے لئے مشعل ہدایت ہیں۔

ان وجوہ کی بنا پر قرآن پاک کے مفہوم میں پرویز کے لئے الحاد ناگزیر تھا لہذا ان اصول کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس نے ایک جدید باطنیت کی طرح ڈالی جو اپنی فتنہ سامانیوں میں کسی طرح قدیم باطنیت سے کم نہیں اور اس طرح نماز، زکوٰۃ، حج، قیامت، وزن اعمال، حشر و نشر وغیرہ تمام الفاظ شرعیہ کے معانی تبدیل کر کے شریعت محمدیہ کے

Marfat.com

مقابلہ میں ایک جدید شریعت کی تشکیل کی گئی۔

علماءِ امت نے ہمیشہ الفاظِ قرآن وحدیث کو اس کے ظاہری مفاہیم سے ہٹا کر خود ساختہ معانی پہنانے کی شدید مخالفت کی ہے اور اس کو کفر قرار دیا ہے چنانچہ امام غزالی اپنی مشہور کتاب احیاء علوم الدین میں ارشاد فرماتے ہیں:۔

صرف الفاظ الشرع عن ظواهر المفهومة الى امور باطنة لا يسبق منها الى الافهام فائدة كدأب الباطنية فى التاويلات لهذا ايضا حرام وضرره عظيم فان الالفاظ اذا صرفت عن مقتضى ظواهرها بغير اعتصام فيه بنقل عن صاحب الشرع ومن غير ضرورة تدعو اليه من دليل العقل اقتضى ذلك بطلان الثقة بالالفاظ وسقط به منفعة كلام الله تعالى وكلام رسوله صلى الله عليه وسلم فان ما يسبق منه الى الفهم لا يوثق به والباطن لا ضبط له بل تتعارض فيه الخواطر ويمكن

شریعت کے الفاظ کو ان کے ظاہری عام فہم معانی سے پھیر کر ایسے باطنی معانی کی طرف لیجانا کہ جن کا تصور اولاً ذہنوں میں آتا ہی نہیں جس طرح کہ تاویلات کرنے میں باطنیہ کی عادت ہے سو یہ بھی حرام ہے اور اس کا نقصان بہت بڑا ہے کیونکہ الفاظ جب اپنے ظاہری مقتضیات سے پھیر دیئے جائیں بغیر اس کے کہ اس باب میں صاحب شرع کی کسی نقل پر اعتماد ہو اور بغیر کسی ایسی ضرورت کے کہ جس کی طرف دلیل عقلی رہنمائی کرے تو اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ الفاظ پر سے اعتماد اُٹھ جائے گا اور اللہ کے کلام اور اس کے رسول کے کلام کا نفع ختم ہو جائیگا کیونکہ جو معنیٰ ذہن میں پہلے پہل سمجھے جاتے ہیں ان پر تو اعتماد نہیں رہا اور باطنی معنیٰ کا کوئی قاعدہ نہیں بلکہ ان میں افکار کا اختلاف ہوتا ہے

Marfat.com

تنزیلہ علی وجوہ شتی وھذا ایضاً من البدع الشائعۃ العظیمۃ الضرر وانما قصد اصحابھا الاغراب لان النفوس مائلۃ الی الغریب ومستلذۃ لہ بھذا الطریق توصل الباطنیۃ الی ھدم جمیع الشریعۃ بتاویل ظواھرھا وتنزیلھا علی رأیھم۔

(ج ا ص ۴۳)

اور اس کو مختلف وجوہ پر حمل کیا جا سکتا ہے اور یہ بھی ان بدعتوں میں سے ہی جو عام ہیں اور جن کا نقصان عظیم ہے۔ اور اس قسم کے معانی مراد لینے والوں کا مقصد نئی جدت پیدا کرنا ہوتا ہے اس لئے کہ ہر نئی آنے کی طرف ذہن مائل ہو جاتا ہے اور اس کو لذیذ سمجھتا ہے اور اسی طریقہ سے باطنیہ کو موقع ملا کہ انہوں نے تمام شریعت کو اس کے ظاہری معانی سے ہٹا کر اور اپنی رائے پر محمول کر کے ختم کر ڈالا۔

اور علامہ شہاب خفاجی نسیم الریاض میں رقمطراز ہیں۔

وکذلک وقع الاجماع من علماء الدین علی تکفیر کل من دافع نص الکتاب ای منع وتنازع فیما جاء صریحًا فی القرآن کبعض الباطنیۃ الذین یدعون لھا معانٍ اخر غیر ظاھرھا۔ (ج ۴ ص ۵۴۵)

اور اسی طرح تمام علماء دین کا اجماع ہے اس شخص کی تکفیر پر جو نص قرآنی کو دفع کرے یعنی قرآن میں جو چیز صراحۃً مذکور ہے اس کو نہ مانے جس طرح بعض باطنیہ کا طریقہ ہے کہ وہ ظاہری معانی کو چھوڑ کر دوسرے معانی کا ادعا کرتے ہیں۔

(۲۲)

"آدم علیہ السلام کا کوئی شخصی وجود نہیں، قرآن کریم میں جس

Marfat.com

آدم کا ذکر ہے اس سے مراد نوعِ انسانی ہے"

حضرت آدم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں ایسا اعتقاد رکھنا کفر ہے، شرح عقائد میں صاف تصریح ہے:۔

اول الانبیاء آدم وآخرھم محمد علیہ السلام، اما نبوۃ آدم علیہ السلام فبالکتاب الدال علی انہ قد امر ونھی .... وکذا السنۃ والاجماع فانکار نبوتہ علی ما نقل عن البعض یکون کفراً۔	نبیوں میں پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور آخری جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں آدم علیہ السلام کی نبوت کا ثبوت قرآن شریف سے ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو امر ونہی کی گئی تھی .... اور اسی طرح سنت، اور اجماع سے بھی لہٰذا آپ کی نبوت کا انکار جیسا کہ بعض لوگوں سے منقول ہے کفر ہے۔

اور علامہ ابن نجیم بحرالرائق میں لکھتے ہیں:۔

وبقولہ لا اعلم ان آدم علیہ السلام نبی اولا۔ (ج ۵ ص ۱۳۰)	اس شخص کی تکفیر کی جائیگی جو یہ کہے کہ میں نہیں جانتا کہ آدم علیہ السلام نبی ہیں یا نہیں

اسلامی عقائد کی رو سے آدم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے پیغمبر اور رسول تھے اور اس د[unclear]
کے سبب سے پہلے انسان جو سب سے پہلے اللہ کی بنا پر سلسلہ وجود میں آیا، قرآن کریم نے
ان کی تخلیق کا متعدد مقامات پر ذکر کیا ہے اور اُن ہی کو جنت سے نکلنے والا آدم بتایا ہے
ملاحظہ فرمائیے قرآن کریم کی یہ دونوں آیتیں پرویزی فکر کی کس طرح واضح
تردید کر رہی ہیں:۔

اِنَّ مَثَلَ عِیْسٰی عِنْدَ اللّٰہِ کَمَثَلِ	بلاشبہ مثال عیسٰی کی اللہ کے نزدیک ایسی ہے
اٰدَمَ خَلَقَہٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَہٗ	جیسے آدمؑ کی کہ اس کو مٹی سے پیدا کیا پھر
کُنْ فَیَکُوْنُ (آل عمران ع ۶ پ ۳)	اسی سے کہا ہو جا تو وہ ہو گیا۔
اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰٓی اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّ	بیشک اللہ تعالیٰ نے منتخب کیا آدمؑ کو اور
اٰلَ اِبْرَاھِیْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَی	نوحؑ کو اور آل ابراہیمؑ کو اور آل عمران کو
الْعٰلَمِیْنَ (آل عمران ع ۴ پ ۳)	دونوں جہانوں پر۔

دونوں آیتیں بالتصریح بتلا رہی ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام نبی تھے اور آدم سے مراد کوئی نوع نہیں بلکہ فردِ واحد ہے۔

(۲۳)

"جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن کے علاوہ کوئی معجزہ حسّی نہیں دیا گیا!"

یہ اعتقاد بھی سراسر کفر ہے۔ اسلامی عقائد کی رو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تین قسم کے معجزات عطا ہوئے ہیں۔

(۱) قرآن کریم جو لفظی اور معنوی دونوں اعتبار سے معجزہ ہے اور ساری دنیا اس کی مثال پیش کرنے سے عاجز ہے۔

(۲) آپ کی پیمبرانہ زندگی۔

(۳) وہ خوارقِ عادات جو آپ سے ظاہر ہوئے مثلاً چاند کا شق ہو جانا، پتھر وغیرہ کا آپ کو سلام کرنا، تھوڑے پانی کا ایک بڑی جماعت کو کافی ہو جانا وغیرہ وغیرہ

Marfat.com

یہ سب معجزات حسیہ ہیں جن کا ثبوت تواتر سے ہے۔

علامہ ابن ابی الشریف المسامرہ میں لکھتے ہیں :۔

والذی اظہر اللہ تعالی لنبینا صلے اللہ علیہ وسلم من المعجزات ثلاثۃ امور اعظمہا القرآن، ثم الامر الثانی حالہ فی نفسہ النبی استمر علیہا من عظیم الاخلاق وشریف الاوصاف ..... ثم الامر الثالث ما ظہر علی یدیہ من الخوارق۔	اللہ تعالی نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تین قسم کے معجزات عطا فرمائے جن میں عظیم ترین معجزہ قرآن کریم ہے، دوسرا معجزہ آپ کی ذاتی حالت یعنی آپ کے وہ بلند اور عالی اخلاق و اوصاف ہیں کہ جن پر آپ پوری زندگی بھر فائز رہے، تیسرا معجزہ وہ خوارق عادات امور ہیں جو آپ سے ظاہر ہوئے۔

اور پھر بہت سے خوارقِ عادات کی تفصیل بیان کرنے کے بعد لکھتے ہیں :۔

فالقدر المشترک بینہا ہو ظہور الخارق علی یدیہ متواتر بلا شک۔	ان تمام احادیث کے درمیان قدر مشترک خارق عادت امر کا صدور رہے جو بلا شبہ متواتر ہے

اور جب معجزاتِ حسیہ کا ثبوت تواتر سے ہوا تو سرے سے معجزہ حسیہ کے وجود ہی سے انکار کر دینا کفر محض ہے۔

—— ۲۴ ——

"معراج خواب کا واقعہ ہے یا ہجرت کی داستان ہے۔ اور مسجدِ اقصی سے مراد مسجدِ نبوی ہے"!

یہ عقیدہ بھی صریح گمراہی ہے کیونکہ معراج کے متعلق اسلامی عقیدہ یہ ہے کہ

والمعراج لرسول الله صلے الله علیه وسلم فی الیقظة بشخصه الی السماء ثم الی ماشاء الله من العلی۔
(شرح عقائد ص ۱۰۱)

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج بیداری میں ہوئی جس میں آپ کو جسم مبارک کے ساتھ آسمانوں کی طرف لیجایا گیا اور پھر وہاں سے جن بلندیوں کی طرف اللہ نے چاہا۔

یاد رہے کہ معراج کے تین اجزاء ہیں:۔

(۱) مسجد الحرام سے بیت المقدس تک۔ اس کا ثبوت قطعی ہے اس کا منکر کافر ہے

(۲) زمین سے آسمانوں پر آپ کا تشریف لیجانا، اس کا ثبوت احادیث مشہورہ متواترہ سے ہے اور اس کا منکر بقول حافظ ابن کثیر ملحد و زندیق ہے۔

(۳) آسمانوں سے جنت یا عرش تک آپ کی تشریف بری، اس کا ثبوت اخبار آحاد سے ہے اور اس کا منکر فاسق ہے۔ حافظ ابن کثیر اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں۔

وقد تواترت الروایات فی حدیث الاسراء عن عمر بن الخطاب وعلی وابن مسعود وابی ذر ومالك بن صعصعة وابی هریرة وابی سعید وابن عباس وشداد بن اوس وابی بن کعب وعبد الرحمن ابن قرط وابی حبة وابی لیلی الانصاریین وعبد الله بن عمرو وجابر وحذیفة وبریدة وابی ایوب وابی امامة وسمرة بن جندب وابی الحمراء و

واقعہ اسراء کے بارے میں حضرت عمر بن الخطاب، علی، ابن مسعود، ابوذر، مالک بن صعصعة، ابوہریرہ، ابوسعید، ابن عباس، شداد بن اوس، ابی بن کعب، عبد الرحمن بن قرط، عبد اللہ ابوحبہ، ابولیلی۔ انصاری حضرات۔ عبد اللہ ابن عمرو، جابر، حذیفہ، بریدہ، ابوایوب، ابوامامہ، سمرہ بن جندب، ابوالحمراء، صہیب رومی، ام ہانی، عائشہ، اسماء دختران صدیق اکبر رضی اللہ عنہم سے

Marfat.com

صہیب الرومی وام ھانی وعائشہ و اسماء ابنتی ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہم اجمعین منہم من ساقہ بطولہ ومنہم من اختصرہ علی ما وقع فی المسانید ...... فحدیث الاسراء اجمع علیہ المسلمون واعرض عنہ الزنادقۃ والملحدون۔ (تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۲۴)

بتواتر روایات آئی ہیں، ان حضرات میں سے بعض نے اس واقعہ کو بہ تمام و کمال نقل کیا ہے اور بعض نے اختصار کے ساتھ جیسا کہ کتب مسانید میں موجود ہے۔ ...... غرض حدیث اسراء پر مسلمانوں کا اجماع ہے اور زنادقہ و ملحدین نے اس سے روگردانی کی ہے۔

(۲۵)

"تقدیر کا عقیدہ مجوسی اساورہ کا داخل کیا ہوا ہے"!

تقدیر کا عقیدہ اہل السنت والجماعت کے بنیادی عقائد میں سے ہے اس کا منکر ضال و مبتدع ہے" اور یہ سراسر غلط ہے کہ یہ عقیدہ مسلمانوں میں مجوسیوں کا داخل کیا ہوا ہے کیونکہ وہ تو خود تقدیر کے منکر ہیں چنانچہ ایک حدیث میں وارد ہے۔

القدریۃ مجوس ھذہ الامۃ (رواہ احمد وابو داؤد عن ابن عمر رضی اللہ عنہما)

تقدیر سے انکار کرنے والے اس امت کے مجوس ہیں [1]

[1] مجوسی ہر فعل کا خالق خدا کو نہیں مانتے بلکہ ان کے نزدیک نیکی کا پیدا کرنے والا "یزداں" یعنی خدا ہے اور بدی کا وجود میں لانے والا "اہرمن" یعنی شیطان۔ حدیث میں تقدیر کے منکرین کو مجوسی اس اعتبار سے کہا گیا ہے کہ جس طرح مجوسی خدا کو ہر فعل کا خالق نہیں مانتے ہیں اسی طرح منکرین تقدیر بھی اپنے افعال کا خالق خدا کو نہیں سمجھتے ہیں۔

Marfat.com

تقدیر کا عقیدہ ایمانیات میں قرآن وحدیث کی تصریحات اور صحابہ کرام کی تعلیمات کی بنا پر داخل ہوا ہے، مجوس ہنود، نصاریٰ یا یہود کا کوئی اثر اسلامی عقائد پر نہیں پڑا ہے۔ پرویز چونکہ شریعت محمدیہ کے مقابل ایک متوازی شریعت کی داغ بیل ڈالنا چاہتا ہے اس لئے شریعت محمدیہ کے عقائد و اعمال کا مذاق و استخفاف اور اسلام دشمن مستشرقین اور منکرین کی آراء کو اولیت و اہمیت دینا اس کا اہم اصول ہے۔

کچھ عرصہ سے یورپ و امریکہ کے مستشرقین پر یہ خبط سوار ہے کہ کسی نہ کسی طرح یہ ثابت کیا جائے کہ اسلام کا فلاں عقیدہ یہودیت سے ماخوذ ہے اور فلاں نظریہ عیسائیت سے لیا ہوا ہے اور فلاں خیال مجوسیت سے، ممکن ہے کہ کسی سر پھرے مستشرق کے ذہن رسا میں یہ بات آئی ہو کہ مسلمانوں میں تقدیر کا عقیدہ مجوسیت سے مستعار ہے اور پرویز نے بھی اسی کی بات پر یقین کر کے یہ ہرزہ سرائی کر دی ہو۔

اب ہم مختصراً یہ بتانا چاہتے ہیں کہ تقدیر کے عقیدہ کی اساس قرآن وحدیث کی کن تصریحات پر مبنی ہے، ملاحظہ فرمائیے آیات ذیل :-

اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ (ع ۳ پ ۲۷) بلاشبہ ہم نے ہر چیز پہلے سے ٹھہرا کر بنائی ہے۔

آیت کریمہ تصریح کر رہی ہے کہ ہر چیز جو پیش آنے والی ہے، اللہ کے ارادہ میں پہلے سے طے ہو چکی ہے اور آئندہ جو کچھ ہوتا ہے وہ سب اسی کے مطابق ہوتا ہے۔

وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِيْرًا اور اللہ نے بنائی ہر چیز اور پھر اس کا خاص

(الفرقان ع ۱ پ ۱۸) انداز مقرر کر دیا۔

Marfat.com

یعنی اللہ نے ہر چیز کو پیدا کر کے اپنے ارادہ و مشیت کے مطابق اس کا خاص انداز رکھا ہے کہ جس سے وہ چیز سر مو تجاوز نہیں کر سکتی اور اس سے وہی افعال و خواص ظاہر ہوتے ہیں جن کے لئے وہ پیدا کی گئی ہے۔

مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِي الْاَرْضِ وَ لَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا، اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ لِّكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰىكُمْ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ۔ (الحدید ع ۳ پ ۲۷)	کوئی مصیبت نہ دنیا میں آتی ہے اور نہ خاص تمہاری جانوں میں مگر وہ ایک کتاب میں لکھی ہے قبل اس کے کہ ہم ان جانوں کو پیدا کریں یہ اللہ کے نزدیک آسان کام ہے تاکہ جو چیز تم سے جاتی رہے تم اس پر رنج نہ کرو اور جو تم کو مل جائے تم اس پر نہ اتراؤ اور اللہ تعالیٰ کسی اترانے والے شیخی باز کو پسند نہیں کرتا۔

آیت کریمہ سے جہاں تقدیر کا عقیدہ ثابت ہوا کہ دنیا میں جو بھی مصیبت آئے مثلاً قحط یا زلزلہ وغیرہ یا خود تمہیں کوئی مصیبت پہنچے وہ سب پہلے سے اللہ کی مشیت و علم ازلی میں طے شدہ ہے اور لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے اسی کے موافق ہو کر رہے گا ذرہ برابر کمی بیشی نہیں ہو سکتی وہاں اس عقیدہ کی حکمت بھی معلوم ہو گئی کیونکہ انسان کی عادت یہ ہے کہ جب اس کو رنج و غم پہنچتا ہے تو وہ سخت پریشانی میں مبتلا ہو جاتا ہے حتیٰ کہ بعض اوقات مصیبت سے تنگ آ کر خودکشی تک سے گریز نہیں کرتا اور اگر مسرت و شادمانی سے ہمکنار ہوتا ہے تو مغرور و سرکش بن جاتا ہے۔ البتہ عقیدہ تقدیر پر اگر اس کا ایمان ہو تو دونوں حالتوں میں اس کی کیفیت مختلف ہو گی، پہلی صورت میں صبر و رضا سے ہمکنار ہو گا اور دوسری صورت

ہیں شکر و انابت سے۔

ان آیات کے بعد احادیثِ نبویہ کی طرف آیئے تو احادیث اس باب میں اس کثرت سے ملیں گی کہ اگر ان کو یکجا کر دیا جائے تو ایک ضخیم کتاب تیار ہو۔ حدیث کی ایک مشہور کتاب مشکوٰۃ المصابیحؒ میں اس باب میں جو روایتیں صرف صحیحین سے منقول ہیں وہ حسب ذیل حضرات سے مروی ہیں: علیؓ، ابن مسعودؓ، ابوموسیٰ اشعریؓ عمرانؓ بن حصین، عبداللہ بن عمرؓ، عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ، ابوہریرہؓ، سہل بن سعدؓ عائشہ صدیقہؓ رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

علامہ نودی شارح صحیح مسلم اسی مضمون کی متعدد احادیث کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:۔

وفی هذه الاحادیث کلها دلالات ظاهرة لمذهب اهل السنة فی اثبات القدر وان جمیع الواقعات لقضاء الله تعالی وقدره خیرها وشرها نفعها وضرها (ج ۲ ص ۴۳۳)

اور ان احادیث میں اثباتِ تقدیر کے سلسلہ میں مذہب اہل السنت کی تائید کیلئے کھلم کھلا دلائل موجود ہیں کہ تمام واقعات اللہ تعالیٰ کی قضاء و قدر کے مطابق ہوتے ہیں اچھے ہوں یا برے سودمند ہوں یا نقصان دہ۔

یہ بھی واضح رہے کہ تقدیر کا عقیدہ شروع ہی سے ایمانیات میں داخل تھا اس کے انکار کی بدعت سب سے پہلے صحابہ کرام کے آخری دور میں شروع ہوئی اور تمام ان صحابہؓ نے جو اس وقت بقیدِ حیات تھے جیسے حضرت عبداللہ بن عباس وحضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم وغیرہ انہوں نے منکرین تقدیر کی واشگاف تردید کی، علامہ ابن القیم کا بیان ہے:۔

Marfat.com

وبدعة القدر ادركت اخر الصحابة فانكرها من كان حيًا كعبد الله ابن عمر وابن عباس وامثالهم رضی اللہ عنہم (تہذیب السنن ج ۷ ص ۶۱ طبع مصر)

تقدیر کے انکار کی بدعت صحابہ کے آخری دور میں رونما ہوئی اور اس کا ان حضرات نے انکار کیا جو اس وقت صحابہ رضی اللہ عنہم سے زندہ تھے جیسے کہ حضرت عبداللہ بن عمر اور ابن عباس اور دوسرے حضرات رضی اللہ عنہم

یہ بھی یاد رہے کہ تقدیر کے عقیدہ کا یہ مطلب بالکل نہیں ہے کہ انسان مجبور محض ہے اور اس کے کسب و اختیار کو سرے سے کچھ دخل ہی نہیں اس لئے اسے ہاتھ پیر توڑ کر بیٹھ جانا چاہیئے بلکہ تقدیر کا تعلق اللہ تعالیٰ کے علم، ارادہ اور مشیت سے ہے اور انسان کا معاملہ اس کے کسب سے جس پر اس کو جزا و سزا دی جاتی ہے۔

(۲۶)

"ثواب کی نیت اور وزن اعمال کا عقیدہ رکھنا ایک افیون ہے جو مسلمانوں کو پلائی گئی"

ان دونوں باتوں کے بارے میں ایسا کہنا کفر ہے، وزن اعمال کا ثبوت قرآن کریم سے ہے، ارشاد ربانی ہے :-

وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذٍ الْحَقُّ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوا

اور اس روز وزن بھی واقع ہوگا پھر جس شخص کا پلہ بھاری ہوگا سو ایسے لوگ کامیاب ہوں گے اور جس شخص کا پلہ ہلکا ہوگا سو یہ وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے اپنا نقصان کر لیا بسبب

بِاٰیٰتِنَا یَظْلِمُوْنَ (الاعراف ع ۱ پ ۸) اس کے کہ ہماری آیتوں کی حق تلفی کرتے تھے۔

دوسری جگہ وارد ہے:۔

وَنَضَعُ الْمَوَازِیْنَ الْقِسْطَ لِیَوْمِ الْقِیٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَیْئًا وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَیْنَا بِهَا وَكَفٰى بِنَا حٰسِبِیْنَ۔ (الانبیاء ع ۴ پ ۱۷)

اور قیامت کے روز ہم انصاف کی ترازو میں قائم کریں گے سو کسی جی پر ایک ذرہ ظلم نہ ہوگا اور اگر (کسی کا عمل) رائی کے دانہ کے برابر بھی ہوگا تو ہم اس کو لے آئیں گے اور ہم کافی ہیں حساب کرنے کو۔

ان دونوں آیتوں سے بصراحت معلوم ہوا کہ قیامت کے روز اعمال کا وزن یقینی ہے اور احادیث متواترہ ومشہورہ تو اس باب میں بکثرت ہیں یہی وجہ ہے کہ کتب عقائد میں مرقوم ہے۔

والوزن حقٌّ وزن اعمال حق ہے

(شرح عقائد ص ۴۷)

اسی طرح ثواب کی نیت کے سلسلہ میں قرآن مجید میں مذکور ہے:۔

وَمَنْ یُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ مِنْهَا (آل عمران ع ۱۵ پ ۴) اور جو کوئی آخرت کا ثواب چاہے گا تو ہم اس کو آخرت کا حصہ دیں گے۔

اور دوسری جگہ ارشاد ہے:۔

مَنْ كَانَ یُرِیْدُ ثَوَابَ الدُّنْیَا فَعِنْدَ اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ۔ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِیْعًا بَصِیْرًا (النساء ع ۱۹ پ ۵) جو کوئی چاہتا ہو ثواب دنیا کا تو اللہ کے یہاں ہے ثواب دنیا کا بھی اور آخرت کا بھی اور اللہ سب کچھ سنتا اور دیکھتا ہے۔

Marfat.com

اور سورۃ آل عمران کے آخری رکوع میں ہے:۔

اَنِّیْ لَآ اُضِیْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی بَعْضُکُمْ مِّنْ بَعْضٍ فَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِیْ سَبِیْلِیْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُکَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ، وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ۔	میں کسی شخص کے کام کو جو تم میں سے کام کرنے والا ہو اکارت نہیں کرتا خواہ وہ مرد ہو یا عورت ہو تم آپس میں ایک دوسرے کے جزو ہو سو جن لوگوں نے ترک وطن کیا اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور تکلیفیں دیئے گئے میری راہ میں اور جہاد کیا اور شہید ہو گئے ضرور ان لوگوں کی خطائیں معاف کروں گا اور ضرور ان کو ایسے باغوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں جاری ہونگی یہ ثواب ملے گا اللہ کے پاس سے اور اللہ ہی کے پاس اچھا ثواب ہے۔

٭

اور سورۃ قصص میں فرمایا ہے:۔

وَقَالَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَیْلَکُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ خَیْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا (ع ۸ پ ۲۰)	اور جو اہلِ علم تھے انہوں نے کہا افسوس تم پر اللہ تعالیٰ کا ثواب بہتر ہے اس شخص کے لئے جو ایمان لائے اور نیک کام کرے۔

آیاتِ بالا کے علاوہ اور بھی متعدد مقامات پر قرآن مجید میں ثواب کی صاف تصریح ہے اور احادیث تو اس بارے میں بتواتر موجود ہیں پھر اس کا انکار کرنا اور مذاق اڑانا صریح کفر نہیں تو اور کیا ہے۔ لہذا وزن اعمال کے عقیدہ کو افیون سے تعبیر کرنا صریح کفر ہے۔ اسی بنا پر فقہاء نے طاعت پر ثواب کا عقیدہ نہ رکھنے کو کفر کہا ہے

Marfat.com

چنانچہ علامہ ابن النجیم بحر الرائق میں لکھتے ہیں:۔

ولعدم رؤیتہ الثواب علی الطاعۃ (ج ۵ ص ۱۳۳)	اور وہ شخص بھی کافر ہے جو طاعت پر ثواب ملنے کا عقیدہ نہ رکھے۔

(۲۷)

"انسان کی پیدائش آدم و حوا سے نہیں ہوئی بلکہ نظریہ ارتقا کے مطابق ہوتی ہے"!

کفر محض ہے کیونکہ قرآن کریم کی بے شمار آیات وضاحت کرتی ہیں کہ انسان کی پیدائش آدم و حوا سے ہوئی ہے، ملاحظہ فرمائیں قرآن کس صراحت سے اعلان کر رہا ہے۔

یَاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ	اے لوگو ڈرتے رہو اپنے رب سے جس نے پیدا کیا
خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ	تم کو ایک جان سے اور اسی سے پیدا کیا اس کا جوڑا
خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا	اور پھیلایا ان دونوں سے بہت سے مرد و
رِجَالًا كَثِیْرًا وَّنِسَآءً (نساء ع، پ)	اور عورتوں کو۔

دیکھئے آیت مبارکہ میں "نفس واحدۃ" (ایک جان) کی صاف تصریح موجود ہے پھر یہ کہنا کہ انسان کی پیدائش ایک فرد واحد سے نہیں ہوتی بلکہ ایک مستقل نوع ایک دم وجود میں آ گئی۔ قطعاً کفر و ضلال ہے اور اسلامی مسلمات کا انکار۔

(۲۸)

"نماز پوجا پاٹ، روزہ برت، اور حج یاترا ہے اور اب یہ تمام

Marfat.com

عباداتِ اس لئے سرانجام دی جاتی ہیں کہ یہ خدا کا حکم ہے ورنہ ان امور کو نہ افادیت سے کچھ تعلق ہے نہ عقل و بصیرت سے کچھ واسطہ"۔

سراسر کفر ہے کیونکہ عبادات و ارکانِ اسلام کا استخفاف و استہزاء صریح کفر ہے، قرآنِ حکیم میں ایسے ہی لوگوں کے متعلق کہا گیا ہے۔

اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ (التوبہ ع ۷، پ ۱۰)	کیا تم اللہ اس کے احکام اور اس کے رسول سے استہزاء کرتے ہو۔

نماز روزہ حج اور ارکانِ اسلام کا ثبوت قطعیات سے ہے اس لئے ان کا استہزاء و استخفاف درحقیقت آیاتِ الٰہی کا استہزاء ہے اور آیاتِ الٰہی کا استہزاء و استخفاف بلاشک وشبہ کفر ہے۔

(۲۹)

"نماز مجوسیوں سے لی ہوئی ہے، قرآن کریم نے نماز پڑھنے کیلئے نہیں کہا بلکہ قیامِ صلوٰۃ یعنی نماز کے نظام کے قیام کا حکم دیا جس کا مطلب معاشرہ کو ان بنیادوں پر قائم کرنا ہے جن پر ربوبیت نوعِ انسانی (ربّ العالمینی) کی عمارت استوار ہو"۔

"قیامِ صلاۃ" کے اپنے جی سے یہ معنی تراشنا محض کفر ہے، قرآن کریم نے جہاں بھی "اقامتِ صلاۃ" کا حکم دیا ہے اس سے مراد تمام آدابِ ظاہرہ و باطنہ کے ساتھ اس معروف عبادت کی ادائیگی ہے، پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اقامتِ

عملی تشریح خود اپنے اقوال و افعال سے فرمائی ہے اور آپ کا ارشاد ہے کہ صَلُّوا کَمَا رَأَیْتُمُونِیْ اُصَلِّیْ جس طرح مجھے نماز پڑھتے دیکھو اسی طرح تم بھی نماز پڑھا کرو اور پھر پوری امت عہدِ رسالت سے لیکر آج تک مسلسل و متواتر اس فریضہ پر کاربند چلی آتی ہے، صلاۃ کے معنی ہمیشہ امت نے اسی نماز کے سمجھے ہیں، علماء نے تصریح کی ہے کہ جو شخص نماز کی موجودہ صورت کا انکار کرے وہ کافر ہے چنانچہ علامہ شہاب الدین خفاجی نسیم الریاض میں لکھتے ہیں:۔

وان صفات الصلاۃ المذکورۃ	بلاشبہ نماز کے طریقے جو مشہور ہیں اور قرآن
المشہورۃ المنصوص علیہا	میں مصرح ہیں یہ وہی ہیں جن پر جناب رسول اللہ
فی القرآن وھی التی فعلہا	صلی اللہ علیہ وسلم نے عمل فرما کر اللہ تعالیٰ
النبی صلے اللہ علیہ وسلم وشرح	کی مراد کو واضح کیا ہے اور اس کے احکام
مراد اللہ بذلک وابان حدودھا	اور اوقات کی تعیین و تشریح کی ہے . . . .
واوقاتھا ...... ولا نرتاب بذلک	اس لئے اب اس میں شک نہ کرنا چاہئے اور جو
بعد المرتاب فی ذلک المعلوم	شخص کہ اس میں شک کرے کہ جس کا ضروریات
من الدین بالضرورۃ والمنکر لذلک	دین میں ہونا معلوم ہوا اور پھر علم ہو جانے اور
بعد البحث عنہ وصحبۃ المسلمین	مسلمانوں کے ساتھ رہنے کے باوجود بھی اس
کافر بالاتفاق . (ج۴ ص ۵۰۳)	سے منکر ہو وہ بالاتفاق کافر ہے۔

——(۱-۳)——

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اجتماعات صلوۃ کیلئے

Marfat.com

کم از کم یہ دو اوقات (یعنی صلاۃ الفجر اور صلاۃ العشا) متعین تھے

یہ بات بھی سراسر جھوٹ اور کفر محض ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نماز کے پانچ وقت متعین تھے جس پر نصوص صریحہ قطعیہ دلالت کرتے ہیں یہ ظاہر ہے کہ نماز کے اوقات پنجگانہ بتواتر منقول ہیں اور تواتر کا انکار کفر ہے۔

علامہ سرخسی اپنی "اصول" میں متواتر کی تعریف کرنے کے بعد بطور مثال فرماتے ہیں:۔

نحو نقل اعداد الرکعات اعداد الصلوٰۃ ومقادیر الزکاۃ والدیات وما اشبہ ذلک (ج ۱ ص ۲۸۳)

جس طرح کہ رکعات کی تعداد اور نمازوں کا شمار اور زکوٰۃ اور دیات وغیرہ کی مقداریں منقول ہوتی ہیں۔

اور علامہ شامی منکر اجماع کے کفر پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

والحق ان المسائل الاجماعیۃ تارۃ یصحبها التواتر عن صاحب الشرع کوجوب الخمس وقد لا یصحبها فالاول یکفر جاحدہ لمخالفتہ التواتر لا لمخالفتہ الاجماع۔ (رد المحتار ج ۳ ص ۳۹۳)

اور حق یہ ہے کہ اجماعی مسائل کے ساتھ کبھی تو صاحب شرع سے تواتر چلا آتا ہے جیسے نمازہائے پنجگانہ کا فرض ہونا اور کبھی یہ صورت نہیں ہوتی، پہلی صورت میں اس کے منکر کی تکفیر کی جائے گی اجماع کی مخالفت کی وجہ سے نہیں بلکہ تواتر کی مخالفت کی بنا پر۔

اور اسی لئے علماء نے بالاتفاق ان خوارج کو کافر کہا ہے جو دو وقت کی نماز کے قائل تھے نسیم الریاض میں ہے:۔

Marfat.com

وکذلک اجمع علی کفر من قال من الخوارج ان الصلاۃ الواجبۃ طرفی النھار فقط والمراد بطرفی النھار اولہ واٰخرہ (ج ۴ ص ۵۵۰)

اور اسی طرح اجماع ہے ان خوارج کے کفر پر جو یہ کہتے تھے کہ نماز صرف دن کے دونوں سروں پر فرض ہے یعنی دن کے شروع میں اور آخر میں۔

(۳۱)

زکوٰۃ اس ٹیکس کے علاوہ اور کچھ نہیں جو اسلامی حکومت مسلمانوں پر عائد کرے اس ٹیکس کی کوئی شرح متعین نہیں کی گئی، اگر خلافتِ راشدہ نے اپنے زمانے کی ضروریات کے مطابق اڑھائی فی صدی مناسب سمجھا تھا تو اس وقت یہی شرح شرعی تھی۔ اگر آج کوئی اسلامی حکومت کہے کہ اس کی ضروریات کا تقاضا بیس فی صدی ہے تو یہی بیس فی صدی شرعی شرح قرار پائے گی۔"

یہ بھی کذب محض اور کفر صریح ہے، زکوٰۃ اسلامی ارکان میں سے ہے اور ایک نہایت اہم عبادت ہے قرآنِ کریم نے اس عبادت کی بجاآوری کا بار بار حکم دیا ہے اور اس کے مصارف خود متعین کئے ہیں اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تمام جزئیات کی تفصیل بیان فرمائی ہے کہ کب زکوٰۃ واجب ہوگی، نصابِ زکوٰۃ کیا کیا ہیں، شرائطِ وجوب کیا ہیں۔ اس اہم عبادت کو ٹیکس کہہ دینا اور اس کی مقرر کردہ شرح سے انکار کر دینا جو متواتر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول چلی آتی ہے سراسر الحاد ہے ۔ زکوٰۃ کی شرح
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے متعین کی، خلافت راشدہ نے اس پر عمل کیا
اور پوری امت عہد رسالت سے لیکر آج تک قاطبۃً اس پر عمل پیرا چلی آتی پھر
اس میں شک و انکار کی گنجائش کہاں ہے ۔

(۳۲)

"آجکل زکوٰۃ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ایک طرف ٹیکس دوسری طرف زکوٰۃ قیصر اور خدا کی غیر اسلامی تفریق ہے اور جب نظام اپنی آخری شکل میں قائم ہوگا تو زکوٰۃ کا حکم ختم ہو جائے گا۔"

یہ بھی صریح الحاد و کفر ہے، زکوٰۃ کا حکم قیامت تک کے لئے ہے" قرآن نے
نہ صرف زکوٰۃ کا بار بار تاکیدی حکم دیا ہے بلکہ اس کے مصارف بھی متعین کئے ہیں
پھر یہ کہنا کہ "آج کل زکوٰۃ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا" صریح قرآن کا انکار ہے اور قرآن
میں کہیں بھی اشارۃً یا کنایۃً یہ مذکور نہیں کہ زکوٰۃ کے احکام عبوری دور کے لئے ہیں پھر
کا حکم ختم ہونے کے کیا معنی۔

(۳۳)

"صدقہ فطر ڈاک کے ٹکٹ ہیں جنھیں لوزوں پر چسپاں کر کے لیٹر بکس میں ڈالا جاتا ہے تاکہ روزے مکتوب الیہ (اللہ تعالیٰ) تک پہنچ جائیں۔"

یہ صراحتاً دین کے ساتھ مذاق ہے، صدقہ فطر واجب ہے اور آنحضرت

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اس بارے میں صاف اور واضح ہے، عہد رسالت سے لے کر آج تک مسلمانوں کا تعامل برابر اس پر چلا آرہا ہے پرویز نے اس عبارت میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کا استہزاء و استخفاف کیا ہے جو کفر ہے۔

(۳۴)

"حج عبادت نہیں بلکہ عالم اسلامی کی بین المللی کانفرنس ہے"

حج ایک اہم عبادت ہے اور اسلام کے ارکان میں سے ہے، قرآن کریم کی آیات، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث اور مسلمانوں کا تعامل اس کے عبادت ہونے پر شاہد عدل ہیں۔ قرآن کریم میں باوجود قدرت رکھنے کے حج نہ کرنے کو کفر کا کام بتایا ہے اگر حج عبادت نہیں تو پھر اتنی سختی کیوں؟ ارشاد ہے!

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ. (آل عمران ع ۱۰ پ ۴)

اور اللہ کے لئے لوگوں کے ذمہ اس مکان کا حج کرنا ہے یعنی اس شخص کے ذمہ جو کہ طاقت رکھے وہاں تک جانے کی اور جو شخص کافر ہو تو اللہ تعالیٰ تمام جہان والوں سے غنی ہیں۔

حج جیسی اہم عبادت کو محض کانفرنس کہدینا صریح الحاد و زندقہ اور کفر ہے نسیم الریاض میں ہے:۔

وکذلك یحکم بکفرہ ان انکر مکۃ او البیت او المسجد الحرام او انکر صفۃ الحج التی ذکرھا الفقہاء من اجبانۃ

اور اسی طرح اگر کسی شخص نے مکہ یا بیت اللہ یا مسجد حرام کا انکار کیا یا حج کے کسی ایسے طریقے کا انکار کیا جس کو فقہاء نے واجبات حج یا

Marfat.com

وارکانه ونحوها او قال الحج واجب
فی القرآن واستقبال القبلة کذلك
ولکن کونه ای المذکور من الحج والاستقبال
علی هذه الهیئة المتعارفة شرعا عند
سائر الناس وان تلك البقعة المعروفة
هی مکة والبیت والمسجد الحرام لا ادری..
ولعل الناقلین ان النبی صلی الله علیه
وسلم فسرها وبینها للناس بهذه
التفاسیر غلطوا فی نقلها ووهموا
فهذا القائل ومثله من یشك
فی معانی النصوص المتواترة
لا مریة فی تکفیره ای الحکم
بکفره لانکاره ما علم من الدین
بالضرورة وابطاله الشرع و
تکذیبه لله ورسوله۔

(ج ۴ ص ۵۵۲)

ارکانِ حج وغیرہ میں ذکر کیا ہے، یا یوں کہا
کہ حج قرآن میں فرض ہے اور اسی طرح
قبلہ کی طرف منھ کرنا بھی۔ لیکن شریعت
کی اس ہیئت متعارفہ کو جو لوگوں میں رائج
ہے اور اس مشہور مقام کو جو کہ مکہ، بیت اللہ
اور مسجد حرام ہے میں نہیں جانتا.....
اور ممکن ہے کہ جو لوگ یہ نقل کرتے ہیں کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی
یہ تفصیلات بیان کی ہیں انھوں نے اس کے
بیان کرنے میں غلطی کی ہو اور ان کو وہم
ہوگیا ہو تو یہ کہنے والا اور اس جیسا شخص
جو کہ نصوص کے ان معانی میں شک کرتا ہے
کہ جو متواتر ہیں اس کی تکفیر میں کچھ شک
نہیں کیونکہ وہ ضروریاتِ دین کا منکر
ہے اور شریعت کا ابطال کرتا ہے اور اللہ
اور اس کے رسول کو جھٹلاتا ہے۔

(۳۵)

"قربانی کیلئے مقامِ حج کے علاوہ اور کہیں حکم نہیں اور حج میں بھی

Marfat.com

اس کی حیثیت شرکاء کانفرنس کیلئے راشن مہیّا کرنے سے زیادہ نہیں تھی"

قربانی شعائرِ اسلام میں سے ہے، قرآن کریم میں ارشاد ہے :۔

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ (الانعام ع ۲۰ پ ۸)

آپ کہہ دیجئے کہ بلاشبہ میری نماز میری قربانی اور میرا جینا اور مرنا (سب) اللہ ہی کیلئے ہے جو سارے جہان کا پالنے والا ہے۔

اس آیت میں نُسُکی کا لفظ قربانی کی مشروعیت اور اس کے عبادت ہونے کو بصراحت بیان کر رہا ہے کیونکہ آیتِ کریمہ توحید و تفویض کے سب سے اونچے مقام کا پتہ دے رہی ہے جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فائز تھے، نماز اور قربانی کا خصوصیت سے ذکر کرنے میں مشرکین پر جو بدنی عبادت اور قربانی غیر اللہ کے لئے کرتے تھے صراحتہً رد ہو گیا کہ مسلمان کی عبادت اور قربانی سب اللہ کے لئے ہوا کرتی ہے

نُسک کے معنی یہاں قربانی ہی کے ہیں لغت کے اعتبار سے بھی اور ائمہ تفسیر کی تصریحات کے اعتبار سے بھی، علاوہ ازیں سورۃ الکوثر میں ہے :۔

فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ — پس اپنے رب کیلئے نماز پڑھ اور قربانی کر

اس میں بھی نحر سے قربانی ہی مراد ہے۔

احادیث سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں ہمیشہ قربانی کی اور مسلمانوں کو قربانی کا حکم دیا عہدِ رسالت سے لیکر آج تک برابر اس پر امت کا عملدرآمد چلا آتا ہے اور اس کو اسلام کے شعائر میں شمار کیا جاتا ہے۔ چنانچہ حافظ ابن حجر فتح الباری میں فرماتے ہیں :۔

Marfat.com

ولاخلاف فی کونها من شرائع الدین۔ (ج ۱۰ ص ۲) اس بارے میں کسی کا اختلاف نہیں کہ قربانی شعائرِ اسلام میں سے ہے۔

اور فقہاء اس شخص کو کافر کہتے ہیں جو اصل قربانی کا انکار کرے چنانچہ علامہ ابن نجیم بحر الرائق میں لکھتے ہیں:۔

ویکفر بانکارہٖ اصل الوتر والاضحیۃ (ج ۵ ص ۱۳۱) اور وہ شخص کافر ہو جائے گا جو سرے سے وتر یا قربانی کا انکار کرے۔

—(۳۶)—

"تلاوتِ قرآنِ کریم عہدِ سحر (یعنی جادو کے زمانہ) کی یادگار ہے"

تلاوت قرآن کریم کو عہد سحر کی یادگار کہنا الحاد و زندقہ ہے، تلاوت قرآن کریم مستقل عبادت ہے، قرآن کریم میں جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منصبِ نبوت کو بیان کیا ہے وہاں ایک مقصد تلاوت بھی بتایا ہے[1]۔ اسی طرح قرآنِ کریم میں ان لوگوں کی مدح و ستائش مذکور ہے جو کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں، ارشاد ہے:۔

اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰھُمُ الْکِتٰبَ یَتْلُوْنَہٗ حَقَّ تِلَاوَتِہٖ اُولٰٓئِکَ یُؤْمِنُوْنَ بِہٖ وَمَنْ یَّکْفُرْ بِہٖ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْخٰسِرُوْنَ (البقرہ ع ۱۴ پ ۱) وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی وہ اس کو پڑھتے ہیں جیسا کہ اس کے پڑھنے کا حق ہے وہی اس پر ایمان لاتے ہیں اور جو کوئی اس سے منکر ہوگا تو وہی لوگ نقصان پانے والے ہیں۔

---

[1] چنانچہ اس مضمون کی آیات تنقیح نمبر ۱۲ میں گزر چکی ہیں۔

Marfat.com

لَيْسُوْا سَوَآءً مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اُمَّةٌ	وہ سب برابر نہیں، اہلِ کتاب میں ایک
قَائِمَةٌ يَتْلُوْنَ اٰيَاتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ اللَّيْلِ	فرقہ ہے سیدھی راہ پر، جو اللہ کی آیتیں پڑھتے
وَهُمْ يَسْجُدُوْنَ۔ (آل عمران ع ۱۲ پ ۴)	ہیں رات کے اوقات میں اور وہ سجدہ کرتے ہیں

اس لئے تلاوتِ قرآن کا رشتہ جادو منتر سے جوڑنا قطعی کفر اور سخت بدتمیزی ہے۔

(۳۷)

"ایصالِ ثواب کا عقیدہ مکافاتِ عمل کے عقیدہ کے خلاف ہے"

یہ بھی سراسر غلط ہے، ایصالِ ثواب اہل السنۃ والجماعۃ کا اجماع ہے اور اس پر جمہور امتِ محمدیہ کا عقیدہ ہے، قرآن مجید اور احادیثِ نبویہ میں اس کے دلائل بکثرت موجود ہیں چنانچہ علامہ ابن الہمام نے فتح القدیر میں ان کو تفصیل سے نقل کیا ہے اور اس سلسلہ میں لکھا ہے:۔

فهذه الآثار وما قبلها وما	غرض یہ احادیث اور جو اس سے پہلے مذکور ہوچکیں
في السنة ايضا من نحوها عن	نیز اسی قسم کی اور روایات جو سنت ہیں اور
كثير قد تركناه لحال الطول	بہت سے حضرات سے مروی ہیں جن کو ہم نے
يبلغ القدر المشترك بين الكل	طوالت کے خوف سے چھوڑ دیا ہے ان سب کا
وهو ان من جعل شيئا من	قدر مشترک یہ نکلتا ہے کہ ایصالِ ثواب سے
الصالحات نفعه الله به مبلغ	اللہ تعالیٰ میت کو نفع پہنچاتا ہے تواتر کی حد
التواتر وكذا ما في كتاب الله تعالىٰ	تک پہنچ گیا ہے اور اسی طرح کتاب اللہ میں
من الامر بالدعاء للوالدين	جو والدین کے حق میں دعا کا حکم وارد ہے چنانچہ

Marfat.com

فی قولہ تعالیٰ (وقل رب ارحمہما کما ربیانی صغیرا) ومن الاخبار باستغفار الملائکۃ للمومنین قال تعالیٰ (والملائکۃ یسبحون بحمد ربہم ویومنون بہ ویستغفرون للذین آمنوا) (الی اخرہ الآیۃ) قطعی فی حصول الانتفاع بعمل الغیر (ج ۲ ص ۳۰۹)	اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ (تم یہ دعا کرو کہ) اے میرے رب تو میرے ماں باپ پر اسی طرح رحم فرما جس طرح کہ انھوں نے بچپن میں میری پرورش کی تھی۔ اور اسی طرح کلام اللہ میں جو یہ بتلایا گیا ہے کہ فرشتے مومنین کیلئے مغفرت کی دعا کرتے ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ فرشتے اپنے پروردگار کی حمد کرتے ہیں اور اس پر یقین کرتے ہیں اور دعائے مغفرت کرتے ہیں ایمان والوں کیلئے یہ سب اس امر کا قطعی ثبوت ہے کہ دوسرے کے عمل سے انتفاع ہوتا ہے۔

*

—— (۳۸) ——

"دین کے ہر گوشے میں تحریف ہو چکی ہے"

یہ بھی سراسر دروغ بے فروغ ہے اور اسلام کی مسلمہ تعلیمات سے انکار جو سراسر کفر ہے اللہ کے فضل سے آج بھی دین اسلام اسی طرح محفوظ ہے جس طرح عہد رسالت میں تھا۔ ارشاد ربانی ہے۔

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ۔ (الحجر ع ۱ پ ۱۴)	بلاشبہ ہم نے یہ ذکر نازل کیا ہے اور ہم ہی ہیں اس کی حفاظت کرنے والے۔

جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین میں تحریف کا قائل ہے وہ آپ کی تعلیمات کے

محفوظ ہونے سے منکر ہے اور یہ درحقیقت آپ کی رسالت کے دائمی ہونے کا انکار ہے۔

(۳۹)

"قرآن کی رو سے سارے مسلمان کافر ہو گئے اور موجودہ مسلمان برہمو جی مسلمان ہیں"

ایک مسلمان کو کافر کہنا یہ بھی کفر ہے چہ جائیکہ سارے مسلمانوں کو کافر کہا جائے۔ العیاذ باللہ تعالیٰ۔ پرویز نے اس سلسلہ میں جو دو آیتیں تحریر کی ہیں ان کا صحیح مصداق خود پرویز ہے نہ کہ سارے مسلمان کیونکہ آیت کریمہ

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا	اور جو شخص دین اسلام کے سوا کسی اور دین کو
فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ	چاہے تو اس سے ہرگز قبول نہ ہو گا اور آخرت
مِنَ الْخٰسِرِيْنَ (آل عمران ع ۸ پ ۳)	میں وہ محروم ہونے والوں میں سے ہے۔

کا مضمون تو پرویز پر صادق ہے کہ وہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کے مقابلہ میں ایک نیا دین پیش کر رہا ہے اسی طرح دوسری آیت بھی اسی پر چسپاں ہے کہ اپنی ان ناپاک مساعی کی بدولت وہ اسلام سے بالکل نکل گیا۔

(۴۰)

"صرف چار چیزیں حرام ہیں"

یہ دعویٰ بھی کفر ہے کیونکہ یہ ان تمام محرمات کے انکار پر مشتمل ہے جن کی حرمت صریح کتاب و سنت میں وارد ہے کیونکہ کتا، بلی، شیر، بھیڑیا، ریچھ، بندر، سانپ، بچھو وغیرہ سب حلال ہو جاتے ہیں۔

Marfat.com

ان تنقیحات کا تفصیلی جواب ملاحظہ فرمانے کے بعد اب مندرجہ ذیل حدیث پڑھیئے اور دیکھئے کہ پرویز پر اس کا مضمون کیسا صحیح ثابت ہو رہا ہے:-

عن المقدام بن معدیکرب قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الا انی اوتیت القرآن ومثلہ معہ الا یوشک رجل شبعان علے اریکتہ یقول علیکم بھذا القرآن فما وجدتم فیہ من حلال فاحلوہ وما وجدتم فیہ من حرام فحرموہ وان ما حرم رسول اللہ کما حرم اللہ۔ (الحدیث)

حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے یاد رکھو! مجھے قرآن دیا گیا ہے اور اس کے ساتھ اسی جیسی ایک اور چیز (حدیث جس کو قرآن میں حکمت سے موسوم کیا گیا ہے) یاد رکھو عنقریب ایک پیٹ بھرا شخص اپنے صوفہ سیٹ پر بیٹھے ہوئے یہ کہے گا کہ بس تم صرف اس قرآن کو لازم پکڑلو، اور جو اس میں حلال پاؤ اسی کو حلال سمجھو اور جو اس میں حرام پاؤ اسی کو حرام سمجھو حالانکہ اللہ کے پیغمبر نے جس چیز کو حرام کیا ہے وہ بھی اسی طرح حرام ہے جس طرح اللہ نے حرام کیا۔

اب ہم تاویل و تحریف اور الحاد کا حکم معلوم کرنے کے لئے اپنے زمانے کے سب سے بڑے عالم امام العصر حضرت علامہ محمد انور شاہ صاحب کشمیری قدس سرہٗ کی تصنیف "اکفار الملحدین" سے مذکورہ ذیل اقتباسات پیش کرتے ہیں۔ یہ کتاب کفر و ایمان کی تنقیح میں متفقہ طور پر آخری فیصلہ کن کتاب تسلیم کی گئی ہے۔ مصنف

Marfat.com

علیہ الرحمۃ نے اس میں مذاہب ائمۂ اربعہ کو پیش نظر رکھ کر کفر و الحاد کا حکم بیان فرمایا ہے اور مشاہیر ائمہ کی آراء کو اس باب میں تفصیل سے پیش کیا ہے۔ اکابر علماء عصر مثلاً حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی، مفتی اعظم دار العلوم دیوبند حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن صاحبؒ، حضرت مولانا خلیل احمد صاحبؒ صدر مدرس مظاہر العلوم سہارنپور، حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحبؒ اور حضرت مولانا شبیر احمد صاحبؒ عثمانی نے اس کتاب پر تصدیق و تائید کی مواہیر ثبت کی ہیں۔

چنانچہ اس کتاب کے جستہ جستہ اقتباسات ذیل میں درج ہیں:-

واما ما یتعلق من ھذا الجنس باصول العقائد المھمۃ فیجب تکفیر من یغیر بغیر برھان قاطع کالذی ینکر حشر الاجساد و ینکر العقوبات الحسیۃ فی الآخرۃ بظنون واوھام واستبعادات من غیر برھان قاطع فیجب تکفیرہ قطعاً۔

(الکفار الملحدین ص ۸۲ منقول از فیصل التفرقۃ)

امام غزالیؒ فیصل التفرقہ میں فرماتے ہیں: دین کے وہ مسائل جن کا تعلق اہم بنیادی عقائد سے ہے ان میں ہر اس شخص کی تکفیر لازم ہے جو ان کو بغیر کسی قطعی دلیل کے ظاہری معنی سے پھیر دیتا ہے اور ان میں تبدیلی کرتا ہے جیسا کہ کوئی شخص محض وہم و گمان کی بنا پر حشر جسمانی کا انکار کرے یا حسی عذاب کو نہ مانے ایسے شخص کی تکفیر قطعاً ضروری ہے۔

ومن اجماعیات الصحابۃ رضی اللہ عنہما عند الطحاوی فی معانی الآثار و بعض طرقہ الآخر فی فتح الباری من

اجماعیات صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک وہ روایت ہے جس کو طحاوی نے شرح معانی الآثار میں حد خمر کے سلسلہ میں بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ نقل کیا ہے اور

Marfat.com

حد الخمر عن علی رضی اللہ عنہ
قال شرب نفر من اهل
الشام الخمر وعليهم يومئذ
يزيد بن ابی سفيان وقالوا
هی حلال وتأوّلوا لَيْسَ
عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا
طَعِمُوْا الآية، فكتب فيهم
الى عمر فكتب عمر ان
ابعثهم الىّ قبل ان يفسدوا
من قبلك فلمّا قدموا
علی عمر استشار فيهم
الناس فقالوا يا امير المؤمنين
نرى انهم قد كذبوا على
الله وشرعوا فی دينهم
مالم يأذن به الله
فاضرب اعناقهم وعلى
ساكت فقال ما تقول
يا ابا الحسن فيهم؟ ادى

اس کے بعض طرق فتح الباری میں بھی ہیں
جسمیں مذکور ہے کہ شام کے کچھ لوگوں نے شراب
پی لی، اس زمانے میں شام کے حاکم یزید ابن
ابی سفیان تھے، ان شراب پینے والوں نے
کہا کہ شراب ہمارے لئے حلال ہے اور آیہ
کریمہ لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا
الصَّالحاتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْا سے
جواز نکالنا چاہا، یزید بن ابی سفیان نے
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس واقعہ کی
اطلاع دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکو
لکھا کہ ان لوگوں کو فوراً میرے پاس بھیجدو
اس سے قبل کہ یہ لوگ وہاں فساد برپا کریں
جب وہ لوگ حضرت عمرؓ کے پاس آئے تو
آپ نے صحابہؓ سے مشورہ کیا، صحابہؓ نے عرض
کیا امیر المومنین ہماری رائے تو یہ ہے کہ
ان کو قتل کردیں کیونکہ ان لوگوں نے
اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولا ہے اور دین میں ایک
ایسی حرکت کی جسکی اللہ نے اجازت نہیں
دی۔ حضرت علیؓ خاموش بیٹھے تھے تو حضرت

Marfat.com

ان تستتیبهم فان تابوا ضربتهم ثمانين ثمانين لشربهم الخمر وان لم يتوبوا ضربت اعناقهم قد كذبوا على الله وشرعوا في دينهم مالم ياذن به الله فاستتابهم فتابوا فضربهم ثمانين ثمانين۔ (اکفار الملحدين منقول از طحاوی ص ۸۹ ج ۲۔ فتح الباری ص ۶ ج ۱۲ وکنز العمال)

عمرؓ نے ان سے دریافت کیا کہ آپ اس سلسلہ میں کیا فرماتے ہیں؟ حضرت علیؓ نے فرمایا، میرا خیال تو یہ ہے کہ آپ ان سے توبہ کرائیں اگر وہ توبہ کرلیں تب تو ان کو شراب پینے کے جرم میں اسی اسی کوڑے لگائیں اور اگر توبہ نہ کریں تو ان کو قتل کردیں کیونکہ انھوں نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولا ہے اور اپنے دین کے بارے میں ایسی حرکت کی ہے جس کی اس نے اجازت نہیں دی۔ حضرت عمرؓ نے ان سے توبہ کے لئے کہا انھوں نے توبہ کرلی پھر انکو اسی اسی کوڑے لگائے گئے

وقال ابن القيم المجاز والتاويل لا يدخل في المنصوص وانما يدخل في الظاهر المحتمل له وهنا نكتة ينبغي التفطن لها وهي ان كون اللفظ نصا يعرف بشيئين احدهما عدم احتماله لغير معناه وضعا كالعشرة والثاني ما اطرد استعماله

علامہ ابن القیم بدائع الفوائد میں فرماتے ہیں، مجاز اور تاویل کی "منصوص" میں گنجائش نہیں، تاویل تو صرف "ظاہر متحمل" میں ہوسکتی ہے اور اس مقام پر ایک ضروری نکتہ پیش نظر رکھنا چاہئے اور وہ یہ ہے کہ کسی لفظ کا "نص" ہونا دو باتوں سے معلوم ہوگا۔

(۱) وہ لفظ وضع کے اعتبار سے کسی دوسرے معنی کا احتمال ہی نہ رکھے مثلاً عشرہ

Marfat.com

على طريقة واحدة في جميع
موارده فانه نص في معناه
لا يقبل تاويلاً ولا مجازاً
وان قد تطرق ذلك الى
بعض افراده وصار هذا
بمنزلة الخبر المتواتر لا يتطرق
احتمال الكذب اليه وان تطرق
الى كل واحد من افراده وهذه
عصمة نافعة تدلك على خطأ
كثير من التاويلات في السمعيات
التي اطرد استعمالها في ظاهرها
وتاويلها والحالة هذه غلط
فان التاويل انما يكون لظاهر
قد ورد شاذاً مخالفاً لغيره
من السمعيات فيحتاج الى
تاويلها ليوافقها فاما اذا
اطردت كلها على وتيرة
واحدة صارت بمنزلة النص
واقوى وتاويلها ممتنع

کہ اس کے معنی سوائے اس کے اور کچھ نہیں۔
(۲) وہ لفظ اپنے تمام مقاماتِ استعمال میں ایک
ہی معنی کے لئے استعمال ہوا ایسا لفظ بھی اپنے
معنی میں "نص" ہی کہلائے گا جس میں کسی
تاویل یا مجاز کی گنجائش نہیں ہوگی گو اس کے
بعض افراد میں تاویل ہو سکتی ہے جس طرح
کہ "خبر متواتر" میں بحیثیت مجموعی جھوٹ کا
احتمال نہیں ہوتا گو خبر کے ہر فرد میں الگ الگ
اس کا احتمال ہو سکتا ہے اور یہ خطا سے
محفوظ رکھنے والا وہ نافع قاعدہ ہے جس سے
تمہیں قرآن وحدیث میں بہت سے ان الفاظ کی تاویلات
کا غلط ہونا معلوم ہو جائیگا جن کا استعمال
اپنے ظاہری معنی میں برابر ہو رہا ہے ایسی حالت
میں ان الفاظ کی تاویل کرنا قطعاً غلط ہے
کیونکہ تاویل کی ضرورت تو اس ظاہر میں
ہوتی ہے جس کا استعمال شاذ اور وہ دوسری
نقول سے معارض ہو ایسی صورت اس کی
تاویل کر کے اس کو دیگر نقول کے مطابق کیا
جاتا ہے لیکن جو لفظ کہ ایک ہی معنی میں

Marfat.com

فتاملہ نص ۱	مسلسل استعمال ہوتا چلا آتا ہو وہ لفظ نص
(اکفار الملحدین ص ۷۰ منقول از	کی طرح ہو جاتا ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ قوی
بدائع الفوائد)	اس کی تاویل بالکل منع ہے
اجماع الامۃ علی تکفیر من خالف	جو شخص کہ ضروریات دین کی مخالفت کرے
الدین المعلوم بالضرورۃ والحکم	اس کے کفر اور ارتداد پر اجماع امت ہے
بردتہ (اکفار الملحدین ص ۵۶ منقول از	
ایثار الحق از محمد بن ابراہیم وزیر یمانی	
اعلم ان اصل الکفر ھو التکذیب	واضح رہے کہ اصل کفر یہی ہے کہ کتب الہیہ
المتعمد لشیٍ من کتب اللہ المعلومۃ	کی یا کسی رسول کی لائی ہوئی
او لاحد من رسلہ علیہم الصلوٰۃ والسلام	کسی چیز کی عمداً تکذیب کی جائے جبکہ وہ
او لشیٍ مما جاؤا بہ اذا کان ذلک	ضروریات دین میں سے ہو اور اس امر پر
الامر المکذب بہ معلوماً بالضرورۃ	سب کا اتفاق ہے کہ جس سے یہ تکذیب

من الدین ولا خلاف ان ھذا القدر ممن صدر عنہ فھو کافر۔ سرزد ہو وہ بلاشبہ کافر ہے۔

(اکفار الملحدین ص ۵۶ منقول از ایثار الحق

علامہ محمد بن ابراہیم وزیر یمانی)

علماء کے مذکورہ بالا قطعی اور اجماعی فیصلوں کے پیش نظر غلام احمد پرویز کے کفر و ارتداد میں کسی مسلمان کو شک یا تردد نہیں ہو سکتا۔

علاوہ ان اقتباسات کے جو پرویز کی کتابوں سے استفتا میں دیئے گئے

Marfat.com

ہیں اس کی کتابوں کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی تمام تر کوشش اس امر پر
مرکوز رہتی ہے کہ کسی نہ کسی طرح قرآن کریم کی آیات بینات کو اپنی باطل تاویلات
وتحریفات کے ذریعہ یورپ اور روس کے نظریات باطلہ پر منطبق کیا جائے چنانچہ
لینن اور مارکس کا نظریہ حیات جو سراسر روح اسلامی کے منافی ہے اس کے نزدیک
عین قرآنی نظریہ ہے اس نظریے کی دعوت واشاعت کے لئے اس نے ایک مستقل
کتاب لکھی ہے جس کا نام ہے "قرآنی نظام ربوبیت" یہ کتاب اس کی تحریف
معنوی کا آئینہ ہے، سرکاری کلوکیم میں بھی جو ۱۹۵۶ء میں بمقام لاہور منعقد ہوا تھا
اس نے اپنے مقالہ میں کھلم کھلا صاف اور صریح لفظوں میں کمیونزم کی حمایت کی
تھی اور اس کو قرآن کریم سے ثابت کرنے کے لئے اپنا پورا زور صرف کر دیا تھا جس
تمام علماء اسلام نے نہ صرف مصر و شام بلکہ ایران کے علماء نے بھی اس وقت
اس کی تردید کی تھی اور اس نشست کا پورا وقت (تین گھنٹے) علماء نے اس کے
مقالے اور معتقدات کی تردید ہی میں صرف کیا تھا اور وہاں اس سے کوئی جواب
بن نہ پڑا تھا۔ خدا، رسول، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ عبادات اور تمام تر اسلامی
عقائد و اعمال کے خلاف اس کی یہ صف آرائی درحقیقت اسی کمیونزم کے لئے
راہ ہموار کرنے کے لئے ہے لیکن بزدلی کی وجہ سے اس کا اظہار صاف لفظوں
میں نہیں کرتا۔ اسی طرح ڈارون کا نظریہ ارتقا جس کو خود فضلائے یورپ نے شدید
اعتراضات کا نشانہ بنایا ہے اور جو اسلامی تعلیمات اور قرآن کے نصوص صریحہ کے
بالکل منافی ہے اس کے نزدیک قرآنی نظریہ ہے اور اسی بنیاد پر وہ آدم علیہ السلام کے
شخصی وجود کا انکار کرتا اور اس سلسلہ کی تمام آیات کی عجیب و غریب مضحکہ خیز تاویلات کرتا ہے

دنیا آج تک غلام احمد پرویز کو صرف منکر حدیث جانتی رہی لیکن ان تمام مذکورہ بالا انکشاف و اقتباسات سے ثابت ہے کہ وہ نہ صرف منکر حدیث بلکہ منکر قرآن و منکر اسلام ہے وہ پورے دین اور اسلام کو عجمی سازش کہتا ہے اور ساڑھے تیرہ سو سال کے اندر جس قدر مفسرین، محدثین، فقہا، صوفیہ، متکلمین اور ائمہ پیدا ہوتے اور جنھوں نے اپنی خدمات جلیلہ سے اب تک اسلام کی حفاظت کی ان سب کو اس سازش میں شریک قرار دیتا ہے اس کے نزدیک قرآن کا کوئی ماضی نہیں جس میں قرآن کو سمجھا گیا ہو اس کی تفسیر کی گئی ہو اور اس پر عمل کیا گیا ہو اور اس طرح مسلمانوں کو ان کے تابناک اور شاندار ماضی سے کاٹ کر عہد حاضر کے باطل فلسفوں اور غلط نظامہائے معیشت سے مسلمانوں کو وابستہ کرنا چاہتا ہے اور اس پر ستم ظریفی یہ ہے کہ اپنی ہر تحریف و غلط تاویل اور ہر تخریب و افساد دین کو عین اسلام کہتا ہے، اور دعویٰ کرتا ہے کہ قرآن کریم کی اصل دعوت یہی ہے لیکن یہ اس کا خیال خام اور تصور ناتمام ہے ملت اسلامیہ کبھی اس قسم کے کفریات کو برداشت نہیں کر سکتی اور کبھی اس کی یہ مراد پوری نہیں ہو سکتی کہ یوں پورے دین اسلام کو اسلام اور قرآن کا غلط نام دے کر ختم کر دیا جائے قدیم و جدید قرامطہ اور ملاحدہ نے آج تک دنیا میں دین اسلام کے خلاف جو محاذ قائم کیا تھا پرویزی لٹریچر میں اسی کو نئی تعبیر و نئے انداز میں پیش کیا جا رہا ہے تاکہ کمیونزم کے لئے راستہ ہموار کیا جائے باطنیت اور کمیونزم اسلام کے خلاف سخت خطرناک تحریکیں ہیں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ان سے بچائے اور اس دجل و فریب کو سمجھنے کے لئے فہم صحیح عطا فرمائے۔ آمین۔

Marfat.com

یہ بھی واضح ہے کہ ضروریاتِ دین نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج اور اطاعتِ رسول وغیرہ کے معانی و مدلولات کے جاننے کے لئے علمی تحقیق کی مطلق ضرورت نہیں، ہر مسلمان سمجھتا جانتا اور مانتا ہے کہ نماز سے کیا مراد ہے روزہ کسے کہتے ہیں حج و زکوٰۃ وغیرہ عبادات کا مصداق کیا ہے اطاعت رسول علیہ السلام سے کیا مراد ہے۔ اس مشہور و معروف معانی و مصادیق کے خلاف جو معنی اور مصداق بھی بیان کیا جائے گا وہ صریح کفر اور ارتداد ہے، یہ دینی مصطلحات اپنے مفہوم میں بالکل واضح ہیں اور امتِ محمدیہ میں تواتر و تعامل و توارث سے ان ہی معانی میں مستعمل ہیں جن پر امت ایمان لاتی اور عمل کرتی چلی آئی ہے۔

اگر کوئی مسلمان قرآن و حدیث اور اجماعِ امت سے براہ راست واقف نہیں جب بھی دین اسلام کی ضروریات اور اسلامی عقائد کو خوب جانتا سمجھتا اور ان پر ایمان لاتا اور عمل کرتا ہے، ظاہر ہے کہ اب ان کے متعارف مفہومات کو بدلنا، ان کے ساتھ استہزاء کرنا دین اسلام کے عقائد و اعمال کی پوری پوری تحریف اور تلاعب بالدین ہے جس کے کفر و ارتداد ہونے میں ذرا شک نہیں کیا جا سکتا

لہٰذا نتیجہ ظاہر ہے کہ غلام احمد پرویز شریعت محمدیہ کی رو سے کافر اور دائرہ اسلام سے خارج، نہ اس شخص کے عقدِ نکاح میں کوئی مسلمان عورت رہ سکتی ہے اور نہ کسی مسلمان عورت کا نکاح اس سے ہو سکتا ہے نہ اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی، نہ مسلمانوں کے قبرستان میں اس کا دفن کرنا جائز ہو گا اور یہ حکم صرف پرویز ہی کا نہیں بلکہ ہر کافر کا ہے

اور ہر وہ شخص جو اس کے متبعین میں ان عقائد کفریہ کے ہمنوا ہو اس کا بھی یہی حکم ہے، اور جب یہ مرتد ٹھیرا تو پھر اس کے ساتھ کسی قسم کے بھی اسلامی تعلقات رکھنا شرعاً جائز نہیں ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

کتبہ

ولی حسن

ولی حسن ٹونکی غفر اللہ لہ، مفتی و شیخ الحدیث

جامعۃ العلوم الاسلامیہ

علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فتویٰ دار العلوم دیوبند

الجواب۔ غلام احمد پرویز کے جو خیالات و معتقدات سوال میں نقل کئے گئے ہیں وہ تقریباً سب کے سب الحاد و زندقہ اور کفریات پر مشتمل ہیں اور بلا شبہ ان کا معتقد دائرہ اسلام سے خارج ہے اور ان اعتقادات کو سامنے رکھ کر کہا جا سکتا ہے کہ غلام احمد پرویز کا یہ فتنہ غلام احمد قادیانی کے فتنہ سے بھی کہیں زیادہ سخت ہے چونکہ قادیانی لعین نے چند مخصوص دائروں میں رہ کر ارتکاب کفر کیا تھا لیکن موجودہ فتنے کے بانی نے پورے اسلام ہی پر ہاتھ صاف کر دیا ہے اور کتاب و سنت کے مفہوم بیان کرنے میں ہر جگہ تحریف باطل اور ضروریات دین کے انکار سے کام لیا حتیٰ کہ ذات باری سبحانہ کے وجود سے بھی جس کا اعتقاد تمام آسمانی مذاہب کی بنیاد ہے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ خدا عبارت ہے ان صفات عالیہ سے جنہیں انسان اپنے اندر منعکس کر لینا چاہتا ہے حالانکہ اسلامی عقیدے کے مطابق خدا سے مراد چند اخلاقی صفات نہیں ہیں بلکہ خدا عبارت ہے ذات واحد متصف بجمیع الکمالات والمحامد سے جو واجب الوجود اور خالق کائنات ہے اور اللہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم الایہ قل ھو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفواً احد لیس کمثلہ شیء وھو السمیع البصیر الایہ وما قدروا اللہ حق قدرہ الایہ لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار الایہ بدیع السموٰت والارض الایہ

جس کی شان ہے۔ اس کے علاوہ مندرجہ سوال اقتباسات ہیں تحریف معنوی
کے جو چند نمونے پیش کئے گئے ہیں وہ کھلے طور پر اسلامی اصول و مسلمات کو
ختم کر دینے والے ہیں چنانچہ ملاحظہ کیجئے آیات کے ترجمہ میں اللہ و رسول سے
امام وقت کو مراد لیا گیا ہے جو کھلی تحریف اور الحاد اور دلالت الفاظ کے
قطعاً خلاف ہے۔ ملائکہ اور آدم علیہم السلام سے مراد چند قوتیں بتلائی گئی
ہیں جن کو انسان مسخر کر سکتا ہے اسی طرح ملائکہ کی اس حقیقت سے انکار کر دیا
گیا ہے جس کو اسلام نے مشخص کیا ہے یعنی بل عباد مکرمون (قرآن عظیم)
والملائکۃ عباد اللہ تعالیٰ عاملون بامرہ لا یوصفون بذکورۃ
ولا انوثۃ الخ (عقائد نسفی) اور آدم شخص معین اور نبی ابو البشر تھے جن کی تخلیق
کا متعدد مقامات پر قرآن کریم نے تذکرہ فرمایا ہے اور انہیں کو جنت سے
نکلنے والا آدم بتلایا ہے لیکن نکات القرآن کے حوالہ سے سوال کے مندرجہ
اقتباس میں لکھا ہے کہ جنت سے نکلنے والا آدم کوئی خاص فرد نہیں تھا بلکہ
انسانیت کا تمثیلی نمایندہ تھا بالفاظ دیگر قصہ آدم کسی خاص فرد یا جوڑے کا
قصہ نہیں بلکہ خود آدم کی داستان ہے جسے قرآن نے تمثیلی انداز میں بیان کیا ہے
اسی طرح مندرجہ اقتباسات میں جنت اور جہنم کے وجود کی قطعاً نفی کی گئی ہے
جو صریح طور پر اسلام کے قطعیات کا انکار ہے علیٰ ہذا ارکان دین کی جو تشریح
کی گئی ہے وہ اسلامی نظریات کے یکسر منافی ہے۔ الغرض مذکورہ سوال کے
اقتباسات مجموعی طور پر کفریات پر مشتمل ہیں اور تحریفات باطلہ کا نمونہ ہیں
اور یحرفون الکلم من بعد مواضعہ کا مصداق ہیں جن کا کفر ہونا

Marfat.com

ظاہر ہے۔ عقائد نسفی اور شرح نسفی للتفتازانی میں اس کے بارے میں واضح طور پر لکھتے ہیں۔ والنصوص من الکتاب والسنۃ تحمل علی ظواھرھا مالم یصرف عنھا دلیل قطعی والعدول عنھا ای عن الظواھر الی معان یدعیھا اھل الباطن وھم الملاحدۃ وقصدھم بذلک نفی الشریعۃ بالکلیۃ الحاد ای میل وعدول عن الاسلام واتصال واتصاف بکفر لکونہ تکذیبًا للنبی علیہ السلام الخ

اور ضروریات ومسلمات دین کے انکار پر حاوی ہیں اس لئے ایسے عقائد رکھنے والا شخص جن کی تفصیل اوپر گذر گئی اور تحریف کرنے والا جس کے ہونے سوال میں مذکور ہیں وہ اور اس کے متبعین ومعتقدین خارج از اسلام ہیں اور اہل اسلام کو ان سے کسی قسم کا اشتراک واختلاط اور ان کی تقریبات میں شرکت اور ان کی نماز جنازہ پڑھنا پڑھانا اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن ہونے دینا جائز نہیں ہے فقط۔

محمد جمیل الرحمٰن غفرلہٗ نائب المفتی دارالعلوم دیوبند ۱۳ ۶/۸۱ ھ

الجواب صحیح۔ نصیر احمد عفی عنہٗ

جواب درست ہے محمد حسین غفرلہٗ

الجواب صحیح۔ ان اقتباسات کے مطالعہ کے بعد کون ایسا مسلمان ہے جو شخص مذکور اور اس کے متبعین کے خارج از اسلام ہونے میں شک کرے۔

واللہ تعالیٰ اعلم سید مہدی حسن مفتی دارالعلوم دیوبند

الجواب حق محمد جمیل غفرلہٗ۔

Marfat.com

الجواب صحیح: مسعود احمد عفا اللہ عنہ نائب مفتی دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح: استفتاء میں جن خیالات اور اعتقادات کا مع حوالجات ذکر ہے ان کا اعتقاد اور قول بلا تاویل یقیناً الحاد و کفر ہے۔ ان کا معتقد نہ فقط ضروریاتِ دین کا منکر ہے بلکہ درحقیقت وہ خدا اور رسول کا اور قرآن پر استہزاء کرنے والا۔ یہ سب امور باتفاقِ اُمت خروج عن الاسلام اور تکفیر کے موجب ہیں۔

کتبہ ظہور احمد غفرلہ مدرس دارالعلوم دیوبند

یہ شخص ضروریاتِ دین کا منکر ہے اس کا کفر اظہر من الشمس و اظہر من الامس ہے۔ کتب عقائد میں مصرح ہے کہ ضروریات دین میں تاویل مسموع نہیں۔ کذا فی الخیالی وغیرہ من کتب اہل الفن۔ واللہ اعلم

فخرالدین احمد غفرلہ شیخ الحدیث

مہر
دارالعلوم
دیوبند

Marfat.com

عالمِ اسلام کے

جن مشاہیر علمائے کے اس فتوے پر دستخط ہیں

اُن کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں

۱ - حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مفتی اعظم پاکستان

۲ - حضرت مولانا مفتی مہدی حسن صاحب مفتی دارالعلوم دیوبند (بھارت)

۳ - حضرت مولانا فخرالدین صاحب شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند

۴ - حضرت مولانا احمد علی صاحبؒ لاہوری

۵ - حضرت مولانا شمس الحق صاحب افغانی سابق وزیر معارف ریاست قلات صدر وفاق المدارس پاکستان معتمد اسلامک اکاڈیمی اوقاف

۶ - حضرت مولانا مفتی محمود صاحب صدر مدرس مدرسہ قاسم العلوم. ناظم وفاق المدارس، رکن قومی اسمبلی پاکستان

۷ - حضرت مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی مہتمم دارالعلوم ٹنڈوالہ یار

۸ - حضرت مولانا محمد عبدالحامد صاحب القادری البدایونی۔

۹ - حضرت مولانا محمد بدر عالم صاحب المہاجر المدنی، مصنف ترجمان السنۃ

۱۰ - حضرت مولانا نصیر الدین صاحب شیخ الحدیث (غورغشتی)

۱۱ - فضیلۃ الشیخ الاستاذ یحییٰ امان الحنفی قاضی القضاۃ مکہ مکرمہ

Marfat.com

۱۲۔ فضیلۃ الشیخ السید علوی عباس المالکی مکہ مکرمہ
۱۳۔ فضیلۃ الشیخ السید حسن مشاطؒ المالکی مکہ مکرمہ
۱۴۔ فضیلۃ الشیخ السید محمد امین الکیتی مکہ مکرمہ
۱۵۔ فضیلۃ الاستاذ الشیخ سلیمان بن عبد الرحمٰن الصّنیع الحنبلی مکہ مکرمہ
۱۶۔ فضیلۃ الشیخ محمد نور سیف الحنفی
۱۷۔ فضیلۃ الشیخ الاستاذ محمد بن علی الحرکان الحنبلی، رئیس المحکمۃ الکبریٰ جدّہ
۱۸۔ فضیلۃ الشیخ محمد قاسم الاندجانی مدینہ منورہ
۱۹۔ فضیلۃ الشیخ السید محمود الطرازی 〃
۲۰۔ فضیلۃ الشیخ محمد ابراہیم الختنی 〃
۲۱ فضیلۃ الشیخ حامد القرغانی 〃
۲۲۔ حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب سابق صدر مدرس و شیخ الحدیث مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور
۲۳۔ حضرت مولانا ظفر احمد صاحب عثمانی صدر مدرس و شیخ الحدیث مدرسہ ٹنڈو الٰہ یار سندھ
۲۴۔ حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور
۲۵۔ حضرت مولانا خیر محمد صاحب بانی و مہتمم خیر المدارس ملتان
۲۶۔ حضرت مولانا محمد رسول خاں صاحب (استاذ الاساتذہ)
۲۷۔ حضرت مولانا محمد عبد الحق صاحب نافع سابق استاذ دار العلوم دیوبند۔
۲۸۔ حضرت مولانا میرک شاہ شیخ الحدیث جامعہ مدینہ لاہور

Marfat.com

۲۹ ۔ حضرت مولانا محمد صادق صاحب بہاولپور

۳۰ ۔ حضرت مولانا محمد داؤد صاحب غزنوی صدر جمعیت اہل حدیث پاکستان

۳۱ ۔ حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب روپڑی

۳۲ ۔ حضرت مولانا محمد یونس صاحب صدر مفتی دار العلوم سعودیہ کراچی

۳۳ ۔ حضرت مولانا سید محمد رضی صاحب آل نجم العلماء مجتہد

۳۴ ۔ حضرت مولانا محمد تقی صاحب نجفی مجتہد لکھنوی

۳۵ ۔ حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری

۳۶ ۔ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی۔

۳۷ ۔ حضرت مولانا غلام اللہ خان صاحب

۳۸ ۔ حضرت مولانا مفتی محمد اسحاق صاحب خطیب و مفتی ہزارہ

۳۹ ۔ حضرت مولانا عبد الحق صاحب شیخ الحدیث و مہتمم دار العلوم حقانیہ

۴۰ ۔ حضرت مولانا بادشاہ گل صاحب شیخ الجامعہ جامعہ اسلامیہ اکوڑہ

۴۱ ۔ حضرت مولانا مفتی سیاح الدین صاحب کاکاخیل ۔

۴۲ ۔ حضرت مولانا فیض اللہ صاحب مفتی اعظم مشرقی پاکستان

۴۳ ۔ حضرت مولانا شمس الحق صاحب فریدپوری مہتمم جامعہ قرآنیہ ڈھاکہ

۴۴ ۔ حضرت مولانا اطہر علی صاحب

۴۵ ۔ حضرت مولانا احمد حسن صاحب جمیری

۴۶ ۔ حضرت مولانا محمد اسمٰعیل صاحب چاٹگام

۴۷ ۔ حضرت مولانا محمد فرقان صاحب مدرسہ عالیہ۔ چاٹگام۔

Marfat.com

۴۸۔ حضرت مولانا صدیق احمد صاحب شیخ الحدیث مدرسہ پٹیہ چاٹگام
۴۹۔ حضرت مولانا مفتی محمد ابراہیم صاحب مدرس مدرسہ پٹیہ چاٹگام
۵۰۔ حضرت مولانا محمد ہارون صاحب، بابو نگر
۵۱۔ حضرت مولانا حفاظت الرحمٰن صاحب، راج گھاٹا
۵۲۔ حضرت مولانا نور اللہ صاحب نواکھالی۔
۵۳۔ حضرت مولانا تاج الاسلام صاحب، برہمن باڑیہ
۵۴۔ حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب فینی
۵۵۔ حضرت عبد الخالق صاحب، ہیبت نگر
۵۶۔ حضرت مولانا منظور الحق صاحب، نتروکنہ
۵۷۔ حضرت مولانا عبد الصمد صاحب، باڑیہ
۵۸۔ حضرت مولانا محمد عبد اللطیف صاحب، بریسال
۵۹۔ حضرت مولانا ابو الحسن صاحب، جسر
۶۰۔ حضرت مولانا قاضی سخاوت حسین صاحب، جسر
۶۱۔ حضرت مولانا عبد العلی، فرید پور
۶۲ حضرت مولانا حسین احمد صاحب، فرید پور
۶۳۔ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب، کھلنا
۶۴ حضرت مولانا عبد الوہاب صاحب مہتمم دار العلوم ہاٹہزاری چاٹگام
۶۵۔ حضرت مولانا حافظ محمد اللہ صاحب عرف حافظ جی حضور ڈھاکہ
۶۶۔ حضرت مولانا مفتی عمیم الاحسان صاحب ڈھاکہ

Marfat.com

۶۷۔ حضرت مولانا عبدالقادر صاحب، کھلنا
۶۸۔ حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب، کھلنا
۶۹۔ حضرت مولانا عبدالحق صاحب، چاندپور
۷۰۔ حضرت مولانا مقبول احمد صاحب، قتلاشین
۷۱۔ حضرت مولانا شاہد علی صاحب، اکانائی گھاٹ

توقیعاتِ علماءِ کراچی

علماء مدرسہ دارالعلوم۔ شرافی، لانڈھی

۱۔ الجواب صحیح۔ بندہ محمد شفیع عفی عنہ (مہتمم مدرسہ و مفتی اعظم)
۲۔ رشید احمد عفی عنہ (محدث)
۳۔ نور احمد (ناظم مدرسہ)
۴۔ رعایت اللہ مدرس
۵۔ محمد سلیم اللہ مدرس
۶۔ سبحان محمود مدرس
۷۔ محمد شمس الحق مدرس
۸۔ محمد رفیع مدرس
۹۔ محمد تقی عثمانی مدرس

Marfat.com

علماء مدرسہ عربیہ اسلامیہ، نیو ٹاؤن

۱۰ - محمد یوسف بنوری عفا اللہ عنہ، شیخ الحدیث و مہتمم مدرسہ

۱۱ - ولی حسن عفی عنہ مفتی و مدرس

۱۲ - محمد لطف اللہ عفی عنہ مدرس

۱۳ - فضل محمد عفی عنہ مدرس

۱۴ - محمد ادریس عفی عنہ مدرس

۱۵ - محمد عبد الرشید نعمانی عفر اللہ لہ (مولف لغات القرآن)
ورفیق اعلیٰ شعبہ تصنیف مدرسہ عربیہ

۱۶ - عبد الحق عفی عنہ مدرس

۱۷ - محمد بدیع الزمان مدرس

۱۸ - محمد حامد عفی عنہ مدرس و ناظم کتب خانہ

۱۹ - عبد الجلیل عفی عنہ مدرس

۲۰ - عبد الرزاق عفی عنہ مدرس

۲۱ - محمد عفی عنہ مدرس

۲۲ - عبد القیوم عفی عنہ مدرس

۲۳ - محمد احمد مختار، مدرس و معاون شعبہ دار التصنیف

۲۴ - اکبر علی اسلام آبادی، دار الافتاء مدرسہ عربیہ اسلامیہ

۲۵ - عبد الباقی عفی عنہ فریدپوری سابق معاون دار الافتاء۔

Marfat.com

علماء مدرسہ مظہر العلوم محلہ کھڈہ

۲۶۔ فضل احمد غفرلہ مہتمم مدرسہ

۲۷۔ ہدایت اللہ افغانی مدرس اول و ناظم تعلیمات

۲۸۔ محمد عبد الغنی غفرلہ مدرس

۲۹۔ محمد زکریا مدرس و ناظم دار الاقامہ

علماء مدرسہ احرار الاسلام لیاری

۳۰۔ ایسا عقیدہ رکھنے والا مسلمان نہیں رہ سکتا اور اس کی شرعی سزا وہی ہے جو ایک مرتد کی ہوتی ہے۔ محمد عثمان مہتمم مدرسہ

علماء اہل حدیث

مدرسہ جامع العلوم سعودیہ

۳۱۔ میں مولانا ولی حسن صاحب کے جواب سے حرف بحرف متفق ہوں۔ بلاشک منکر حدیث منکرین رسالت ہیں، چودہری غلام احمد پرویز اور اس کی جماعت کافر ہے ان سے ہر قسم کے تعلقات مثل شادی بیاہ وغیرہ رکھنا حرام ہے۔ جو لوگ اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہوئے اس کی جماعت میں داخل ہیں وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج ہیں اگر وہ ایمان کی خیر چاہتے ہیں فوراً اس سے الگ ہو جائیں۔ بقولہ تعالیٰ ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار۔ محمد یونس دہلوی ناظم تعلیمات مدرسہ و مفتی

۳۲۔ میرے نزدیک منکر حدیث بھی ویسا ہی کافر ہے جیسا کہ منکر قرآن

من فرق بین کتاب اللہ و حدیث رسولہ فہو کافر مضل مبین
ھذا ما لدی، واللہ اعلم۔ راقم الحروف عبدالجبار، مدرس و خطیب موتی مسجد

۳۳ - جواب مذکور بلا ریب صحیح ہے، پرویز اور اس کے ہم خیال یقیناً دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ احقر عزیز الرحمن عفی عنہ مدرس۔

مدرسہ دارالسلام

۳۴ - الجواب بعون الوہاب - قرآن و حدیث دونوں آپس میں لازم ملزوم ہیں دونوں پر ایمان لانا واجب ہے ان میں سے ایک کا منکر بھی کافر ہے۔ پرویز صاحب اکثر صحیحین کی احادیث کی توہین و تحقیر کرتے رہتے ہیں۔ شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کا ارشاد ہے ومن یہون امرھا فہو ضال مبتدع و متبع غیر سبیل المومنین نولہ ما تولی ونصلہ جہنم الخ
حررہ العاجز ابو محمد عبدالستار غفرلہ الغفار، مہتمم و خطیب مسجد محمدی

۳۵ - الجواب صحیح۔ احقر عبدالغفار سلفی۔ نائب مفتی مدرسہ۔

۳۶ - منکرین حدیث دراصل منکرین قرآن ہیں اس طور پر اُن کا کفر دُہرا ہو جاتا ہے حضرت مولانا ولی حسن صاحب کے جواب سے پورا اتفاق کرتا ہوں
عبدالخالق رحمانی عفا اللہ عنہ، خطیب مسجد صحرا، ماری پور

علمائے بریلوی

۳۷ - محمد عبدالحامد القادری

۳۸ - حامداً و مصلیاً و مسلماً۔ پرویزی فتنہ اس وقت عظیم فتنہ ہے۔ عبداللہ چکڑالوی نے انکار حدیث کا فتنہ برپا کیا اس وقت علمائے کرام نے اس

Marfat.com

فتنہ کو خاک میں ملا دیا، اب پرویز نے پھر اس فتنہ کو پھیلا دیا، اس کے خبیث عقائد کا استنباط جو پیش کیا گیا ہے ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام سے اس کا کوئی علاقہ نہیں مسلمان اس سے دور رہیں۔ حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پہلے ہی خبر دیدی ہے۔ حدیث شریف میں وارد ہوا ہے اللہ کے حبیب فرماتے ہیں کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ ایک شخص اپنے تخت پر بیٹھا میری حدیث کا انکار کر رہا ہے، اس حدیث میں یہ بھی ارشاد ہوا کہ ان سے دور رہو۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس فتنہ سے بچائے۔ کتبہ العبد المعتصم بذیل النبی الامی، عمر النعیمی

۳۹ احقر نے (علمائے امت کا متفقہ فتویٰ پرویز کافر ہے) دیکھا، مفتی محمد شفیع صاحب نے جو تحریر فرمایا اس سے احقر کو پورا اتفاق ہے، مزید برآں پرویز صاحب نے انکار حدیث بھی کیا ہے اور آیات بینات میں تلبیس سے بھی کام لیا ہے توڑ مروڑ کر اپنے مفاد کے موافق قرآن کریم کے مضمون صحیح کو غلط جامہ پہنا کر پیش کیا ہے، جس سے ان کے کفر میں کلام نہیں ہو سکتا مذہب اہل سنت کے نزدیک وہ کافر بلکہ کافر گر ہیں لقولہ تعالیٰ ما اتٰکم الرسول فخذوہ وما نھٰکم عنہ فانتھوا۔ جو چیز ہمارے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) دیں اس پر قائم رہو اور جس چیز سے منع فرمادیں اس سے رک جاؤ اس آیت شریفہ میں مولا تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا منصب عالی بیان فرمادیا کہ وہ قانون الٰہی میں مختار من جانب اللہ ہیں ان کا حکم اللہ ہی کا حکم ہے، اور دوسری جگہ فرمایا ومن یطع

Marfat.com

الرسول فقد اطاع اللہ جس نے میرے رسول کی اطاعت کی اُس نے میری ہی اطاعت کی ہے۔ تیسری جگہ ارشاد فرمایا و ما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی ہمارے حبیب اپنی جانب سے کوئی بھی کلام نہیں فرماتے، جو فرماتے ہیں وہ میرا ہی کلام ہوتا ہے، اس سے ظاہر ہوگیا کہ قرآن کے علاوہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے اسی کو اہل علم حدیث کہتے ہیں، جو شخص قرآن اور حدیث کا انکار کرے وہ قرآن کریم کی روسے کافر ہے لقولہ تعالیٰ افتؤمنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض۔ کیا تم بعض قرآن کو مانتے ہو اور بعض سے انکار کرتے رہو۔ بہرحال پیرویز محرف بھی ہے، مفتن بھی ہے، مخرب دین متین بھی ہے، مجدد دین شیطانی بھی ہے، مرتد بھی ہے۔ مولیٰ تعالیٰ ان کے فتنے سے مسلمانوں کو محفوظ رکھے فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد مظفر احمد غفرلہ دار الافتاء والقضاء

فریر روڈ۔ کراچی

(مہر: دار الافتاء کراچی)

۴۰۔ ایسے عقائد رکھنے والا یقیناً دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔ بقلم قاضی زین العابدین غفرلہ اللہ، مدرس مدرسہ مظہریہ جامع مسجد آرام باغ۔

۴۱۔ پرویزی فتنے نے جو در اصل ارتداد کا علمبردار ہے، دینداروں کے جذبات مذہبی میں جسقدر ٹھیس لگائی ہے اور شیرازۂ اتحادِ اسلامی کو منتشر کیا ہے، اہل دانش و بینش سے پوشیدہ نہیں اس کا انسداد فرض اولین ہے اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اس سے مامون و محفوظ رکھے محمد عبد السلام قادری غفرلہ صدر انجمن امانت الاسلام کراچی

Marfat.com

علمار شیعہ امامیہ

۴۲ - پرویز صاحب کے جن عقائد کو نقل کیا گیا ہے وہ اسلام کے منافی ہیں اور اس قسم کے عقائد رکھنے والا قطعاً خارج از اسلام ہے۔

سید محمد رضی آل نجم العلماء (بانی و مستقل صدر کل پاکستان حسینی ایجوکیشنل سوسائٹی کراچی

۴۳ - باسمہ سبحانہ وتعالیٰ۔ محترم پرویز کے بعض حیرت انگیز اقتباسات مجھے سنائے گئے، جو کجراہ پر دیو بے زنجیر ہونے کے ساتھ بڑے شد و مد سے گمراہ کن بھی ہیں، اسلامی نظریات و مسلمات کے مخالف ہونے کی وجہ سے مجبوراً اس مجموعہ کو غیر اسلامی تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ نیز ماننا پڑتا ہے کہ مقدس اسلام سے محترم کو دور کی بھی نسبت نہیں رہی، اگر اس طرح کی کوئی ایک بات بھی کسی کلمہ گو کی زبان سے نکلے تو اس کے کفر کے ثبوت کے لئے کافی ہے چہ جائیکہ محترم پرویز کے یہاں ایسی باتوں کا انبار موجود ہے۔ اللھم ارزقنا توفیق الطاعۃ و بُعد المعصیۃ۔

ناچیز محمد نقی (مجتہد)

۴۴ - باسمہ سبحانہ پرویز صاحب کے عقائد جو وقتاً فوقتاً معلوم ہوتے رہتے ہیں ان سے اسلام کا کوئی تعلق نہیں، ایسا انسان یقیناً خارج از اسلام ہے اور کفر و ارتداد کا مرتکب ہے۔ احقر سید انیس الحسنین ممتاز الافاضل وغیرہ لکھنؤ لکچرر شیعہ سیاسیات کالج ناظم آباد کراچی و بانی رضویہ کالونی کراچی مورخہ ۲۹ جولائی ۱۹۶۲ء

۴۵ - غلام احمد پرویز کے عقائد جہاں تک مجھے معلوم ہوئے اسلامی عقائد کے قطعاً خلاف ہیں، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ شخص اسلامی آرٹیس کوئی

Marfat.com

نیا دین دنیا میں رائج کرنا چاہتا ہے ایسا شخص قطعاً دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔ سید ظفر حسن صدر جامعہ امامیہ کراچی

۴۶۔ باسمہ سبحانہ، لقد اصاب المجیب، احقر الوری سید شیر علی بخاری
مدرس جامعہ امامیہ کراچی

بقیہ علماء کراچی

۴۷۔ عبد الجبار خطیب لال مسجد، بمبئی بازار کراچی
۴۸۔ فقیر اسد القادری، کان اللّٰہ لہ، نیوٹاؤن کراچی
۴۹۔ محمد شعیب برمی مسجد کراچی
۵۰۔ عبد القیوم قادری، قادری مسجد۔ کراچی
۵۱۔ عبد المقتدر عفی عنہ، صدیقی مسجد بمبئی بازار کراچی
۵۲۔ محمد عبد الحلیم چشتی (فاضل دیوبند)
۵۳۔ محمد سلیم الدین شمسی (فاضل مدرسہ لطیفیہ علیگڑھ)

توقیعات علماء سندھ

سجاول ضلع ٹھٹھہ

۵۴۔ نور محمد غفرلہ ولوالدیہ مہتمم مدرسہ ہاشمیہ سجاول ٹھٹھہ
۵۵۔ محمد یعقوب سابق مدرس مدرسہ دار الفیوض الہاشمیہ سجاول
۵۶۔ نور محمد، مہتمم و صدر مدرس مدرسہ دار الفیوض الہاشمیہ سجاول
۵۷۔ عبد اللّٰہ، مدرس مدرسہ دار الفیوض الہاشمیہ سجاول

Marfat.com

۵۸ - انی مع الصالحین، حاجی عبداللہ ممبر ٹاؤن کمیٹی سجاول

۵۹ - محمود، مدرس وخطیب جامع مسجد سجاول

۶۰ - عبدالغفور ناظم اعلیٰ، نظام العلماء سجاول

۶۱ - محمد عمر سجاول

۶۲ - محمد قاسم سجاول

۶۳ - محمد عثمان : عربی ٹیچر ہائی اسکول، سجاول

۶۴ - حکیم عبدالاحد عثمانی ناظم مدرسہ دارالفیوض الہاشمیہ سجاول

دارالعلوم اسلامیہ ٹنڈو الہ یار

۶۵ - احتشام الحق تھانوی (مہتمم دارالعلوم الاسلامیہ ٹنڈو الہ یار سندھ)

۶۶ - الجواب صحیح کنت ادخل غلام احمد پرویز فی فرقۃ الخوارج اولا مثلہم ولکنہ جاوز الحد وارتکب الالحاد والزندقۃ جھارا کالفرقۃ الباطنیۃ الملحدۃ فلاشک فی کفرہ وزندقتہ والحادہ فاللہ یھدیہ ویصلح بالہ۔ ظفر احمد عثمانی عفا اللہ عنہ

شیخ الحدیث بدارالعلوم الاسلامیہ ٹنڈو الہ یار سندھ

۶۷ ما احسن ما اجاب واجاد الجواب صحیح بلامریۃ وھذا الرجل کافر ملحد بلامریۃ۔ محمد وجیہ

خادم دارالافتاء والتدریس بدارالعلوم الاسلامیہ ٹنڈو الہ یار

۶۸ - جو عبارات مستفتی نے غلام احمد پرویز کے مسلک کی نقل کی ہیں بلاشبہ قرآن، حدیث اجماع امت کے خلاف دین کی کھلی ہوئی تحریف ہے

Marfat.com

لہٰذا اس شخص کے کافر، زندیق، مرتد اور ملحد ہونے میں کوئی شبہ از روئے
دین اسلام نہیں۔ محمد جمشید علی عفی عنہ مدرس دارالعلوم ٹنڈو الہ یار سندھ

۶۹ - المجیب مصیب۔ عبدالرحمٰن فرید پوری خادم دارالعلوم ٹنڈو الہ یار

۷۰ - الجواب صواب: وکفر من یعتقد تلک المعتقدات صحیح واللہ اعلم وعلمہ اتم واکمل
محمد لطافت الرحمٰن کان اللہ لہ، مدرس دارالعلوم اسلامیہ ٹنڈو الہ یار

۷۱ - الجواب صحیح، مطلوب الرحمٰن عفا عنہ الرحمٰن

۷۲ - الجواب صحیح۔ استفتاء میں مندرجہ عبارات اور عقائد باطل اور شریعت
اسلامی کی صریح تحریف و توہین اور استہزاء ہے، ان کا مصنف، اس کے
متبعین اور اشاعت کنندگان دائرہ اسلام میں رہنے کے لئے اہل نہیں اور
نہ اس کے مسلمان رہنے اور ان سے اسلامی تعلقات رکھنے کے لئے
کوئی وجہ باقی ہے بلکہ ملتِ اسلامیہ پر فرض عائد ہوتا ہے کہ دین اسلام
کے ساتھ اس قسم کا اشتعال انگیز استہزاء اور توہین کرنے والے کو واقعی سزا دے
اور اس قسم کے لٹریچر کی اشاعت ممنوع قرار دی جائے اور موجودہ اسٹاک ضبط
کر کے ضائع کر دیا جائے۔ وہو الموفق۔ محمد محبوب الٰہی عفی عنہ
مدرس دارالعلوم اسلامیہ ٹنڈو الہ یار

۷۳ - احقر محمد عبدالمالک الکاندھلوی غفر اللہ لہ خادم الحدیث دارالعلوم اسلامیہ ٹنڈو الہ یار

علماء شکارپور

۷۴ - مسٹر پرویز کے طلوع اسلام اور خطوط بنام سلیم قرآنی فیصلے وغیرہ کے
مطالعہ سے واضح ہے کہ ان کتب میں جمیع ارکان اسلام وجملہ شعائر دین

Marfat.com

کی تبدیل و تحریف کی گئی ہے، جس کی بناء پر وہ دین جس کے داعی حضرت رسول کریم سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں باقی نہیں رہتا بلکہ مذکورہ کتب میں مارکس و لینن کی کمیونزم کے قریب قریب ایک تخیلاتی نظریہ کو دجل و فریب سے (دلائل و براہین سے نہیں) اسلام کا نام پہنا کر کمیونزم کی خوب خدمت کی گئی ہے بنا بریں مسٹر پرویز کے دجال و کافر ہونے میں کوئی شک نہیں

حررہ الفقیر الی اللہ الجلیل محمد اسمٰعیل العودری الشکار فوری عفی عنہ

۷۵۔ محمد فضل اللہ شکارپوری

۷۶۔ الٰہی بخش اعوان۔ شکارپور

۷۷۔ فضل احمد سرہندی۔ شکارپور

۷۸۔ لطف اللہ، شکارپور

۷۹۔ نثار احمد، شکارپور

مدرسہ عربیہ جامعہ ہاشمیہ قصبہ نور محمد شجراع شکارپور

ہم سب دستخط کنندگانِ ذیل آپ کے جوابات سے متفق اور مصدق ہیں جن سے مسٹر پرویز پر کفر ثابت کیا گیا ہے۔

۸۰۔ عبداللہ صدر مدرس مدرسہ ہاشمیہ

۸۱ سید عابد شاہ خطیب جامع مسجد، مدرسہ ہاشمیہ

۸۲ گل محمد ثانی، مدرس مدرسہ ہاشمیہ

Marfat.com

ضلع سکھر

۸۳ - محمد انور بن مولانا شبیر محمد مہتمم انوار العلوم ضلع سکھر

مدرسہ عربیہ دار القرآن میہڑ ضلع دادو سندھ

۸۴ - مسٹر پرویز کی جو عبارات رسالہ "پرویز کا خط اور اس کا جواب" میں درج ہیں جس کو دیکھ کر ایک مسلمان یہی کہے گا کہ یہ شخص روسی اشتراکیت کا داعی اور وظیفہ خوار ہے اور اسلامی بنیادی اصول کا محرف۔ تکفیر اس وقت ہوتی ہے جب کوئی شخص ضروریاتِ دین کا منکر یا موؤل بتاویل باطل ہو اور پرویز میں یہ دونوں باتیں موجود ہیں، منکر بھی ہے اور محرف و موؤل بھی۔
احقر الانام عبد المتین غفرلہ ہزاروی دیوبندی نقشبندی، صدر مدرس و شیخ الحدیث مدرسہ عربیہ دار القرآن میہڑ ضلع دادو سندھ

مدرسہ عربیہ دار العلوم اسلامیہ
اشاعت القرآن ڈگری شہر ضلع تھرپارکر

۸۵ - مسٹر پرویز اپنی تحریر کردہ معتقدات کی بنا پر دائرہ اسلام سے خارج اور مسلمان کہلانے کا مستحق نہیں اور علماء ہند و پاک کا متفقہ فتویٰ کفر بجا برموقعہ اور برمحل ہے، ہم فتویٰ مذکور کی رُو سے اور اپنے مطالعہ کی بنا پر مسٹر پرویز کے کفر پر تصدیقی دستخط کر رہے ہیں۔ ہماری دلی دعا ہے کہ رب العزت ہر مسلمان کے ظاہر و باطن، تحریر و تقریر کو خدا کے پیمبر کے تابع بنائے اور اس کو مشعل راہ سمجھیں۔

۸۶ - الجواب صحیح، حافظ محمد شفیع غفرلہ مہتمم دار العلوم اسلامیہ ڈگری

Marfat.com

۸۷ - الجواب صحیح۔ عبدالرؤف عفی عنہ صدر مدرس دار العلوم اسلامیہ ڈگری۔

۸۸ - محمد اکرام الحق اختر عفا اللہ عنہ مفتی دار العلوم ہذا

۸۹ - محمد یعقوب عفا اللہ عنہ مدرس مدرسہ ہذا

۹۰ - حافظ غلام غوث مدرس مدرسہ ہذا

توقیعات علماء بہاولپور

۹۱ - محمد صادق (مفتی وسابق ناظم امور مذہبی ریاست بہاولپور)

۹۲ - محمد ناظم ندوی (شیخ الجامعہ، جامعہ عباسیہ بہاولپور)

۹۳ - غلام مصطفےٰ عفی عنہ مبلغ ختم نبوت بہاولپور

۹۴ - عبداللہ درخواستی (امیر جمیعتہ علماء اسلام)

۹۵ - عبیداللہ - (سابق شیخ الجامعہ، جامعہ عباسیہ)

۹۶ - فاروق احمد - (سابق شیخ الجامعہ، جامعہ عباسیہ)

علماء احمد پور شرقیہ

مذکورہ بالا شواہد ناقابل انکار حقائق ہیں جن میں مسٹر پرویز اور اس کے ہمنواؤں کے لئے کسی کمزور سے کمزور تاویل کی بھی گنجائش نہیں ہے، ان معتقدات باطلہ اور مزعومات فاسدہ کی بنا پر مسٹر پرویز دائرہ اسلام سے خارج اور کافر ہو چکے ہیں اور جو شخص ان عقائد میں مسٹر پرویز کی موافقت کرے گا اس کا بھی یہی حکم ہوگا۔ اعاذنا اللہ من الکفر والضلال۔

فقط تاریخ ۵ محرم ۱۳۸۲ھ مطابق ۹ جون ۶۲ء

Marfat.com

۹۷ مفتی واحد بخش عفی عنہ، خطیب جامع مسجد احمد پور شرقیہ
۹۸ نذیر احمد خطیب مسجد قبہ والی احمد پور شرقیہ
۹۹ عبدالرزاق خطیب مسجد اقصیٰ احمد پور شرقیہ
۱۰۰ الٰہی بخش مدرس عربی گورنمنٹ ہائی اسکول احمد پور شرقیہ
۱۰۱ محمد صادق عفی اللہ عنہ خطیب مسجد محمد یعقوب خاں احمد پور شرقیہ
۱۰۲ محمد ابراہیم خطیب جامع اہلحدیث احمد پور شرقیہ
۱۰۳ محمد موسیٰ خطیب مسجد چبوترہ احمد پور شرقیہ
۱۰۴ سید گل حسن عفا اللہ عنہ خطیب مسجد سید غوث شاہ صاحب احمد پور شرقیہ
۱۰۵ سید غلام مرتضیٰ شاہ صاحب خطیب مسجد کٹڑہ احمد خاں احمد پور شرقیہ
۱۰۶ غلام احمد خطیب مسجد عباسیہ احمد پور شرقیہ
۱۰۷ محمد صادق صدر مدرس مدرسہ عربیہ فاضل احمد پور شرقیہ
۱۰۸ عبدالعزیز دوم مدرس مدرسہ عربیہ فاضل احمد پور شرقیہ
۱۰۹ محمد عبداللہ عفی عنہ مدرس مدرسہ عربیہ فاضل احمد پور شرقیہ
۱۱۰ عبدالعزیز عفی اللہ عنہ مدرس مدرسہ عربیہ فاضل احمد پور شرقیہ
۱۱۱ عبدالرحیم مدرس مدرسہ عربیہ فاضل احمد پور شرقیہ
۱۱۲ فتح الرحمٰن خطیب مسجد اسٹیشن ڈیرہ نواب صاحب احمد پور شرقیہ
۱۱۳ عبدالعلیم امام مسجد عمر احمد پور شرقیہ
۱۱۴ خدا بخش عفی عنہ مسجد اسکول والی احمد پور شرقیہ
۱۱۵ سعید احمد بیگ خطیب مسجد بہادر شاہ احمد پور شرقیہ

نوٹ: فہرست ہذا میں دیوبندی، بریلوی، اہلحدیث تینوں مکاتب فکر کے علماء شامل ہیں۔

Marfat.com

مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیروالی ضلع بھاولنگر

مسٹر غلام احمد پرویز نے اسلام کے بنیادی متفقہ اور مسلمہ اصول کو جو متواتر اور قطعی ہیں محض اپنی ذاتی رائے سے ٹھکرا کر ایسی جدید تصویر میں تبدیل کر دیا ہے جس کا ماننا قرآن کریم اور احادیث نبویہ علی صاحبہا التحیۃ والتسلیم کی تکذیب کے ہم پلہ ہے لہٰذا ہم ان کے غیر مشتبہ الفاظ کو جو نظریہ اطاعتِ رسول، منصب رسالت، مصداقِ ملائکہ وشیاطین میں لکھے ہوئے ہیں خلاف عقائد اسلامیہ کفریہ عقائد کہتے ہوئے قائل کو حسب ارشاد خداوندی من لم یحکم بما انزل اللّٰہ فاولٰئک ھم الفاسقون کافر کہتے ہیں

۱۱۶ حررہ خادم الشرع عبد القدیر عفا اللّٰہ عنہ من المدرسۃ العربیۃ قاسم العلوم فقیروالی

۱۱۷ الجواب صحیح عبد الواحد ثاقب مدرس مدرسہ ہذا۔

۱۱۸ بے شک ہمارے نزدیک پرویز اس فتویٰ کفر کا مستحق ہے جو ہمارے علماء کرام کثر اللّٰہ امثالہم نے دیا ہے۔ فضل احمد عفا اللّٰہ عنہ مہتمم مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیروالی

۱۱۹ صدق ماکتب عبد اللطیف مفتی مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیروالی

۱۲۰ المجیب مصیب، محمد قمر الدین صدر مبلغ مدرسۃ قاسم العلوم فقیروالی

۱۲۱ الجواب صحیح محمد قاسم قاسمی مدرس مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیروالی

۱۲۲ الجواب صحیح، مہر محمد مدرس مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیروالی

۱۲۳ الجواب صحیح احقر محمد اسلم شاکر

۱۲۴ الجواب صحیح احقر بشیر احمد مدرس مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیروالی

Marfat.com

مدرسہ عربیہ رحیمیہ تعلیم القرآن
ڈونگا بونگا ۔ بہاولپور ڈویژن

۱۲۵ - علمائے حق نے پرویز پر کفر کا فتویٰ لگا کر امت کو ایک بڑے خطرہ سے بچایا ہے ۔ میں تائید کرتا ہوں کہ علماء اس فتوے دینے میں حق بجانب ہیں۔
حررہ فقیر محمد سعید کان اللہ لہٗ بانی مدرسہ عربیہ رحیمیہ تعلیم القرآن (رجسٹرڈ) صدر عیدگاہ ڈونگا بونگا ضلع بہاولنگر

توقیعات علماء پنجاب

ملتان

۱۲۶ - شمس الحق افغانی، صدر وفاق المدارس العربیہ مغربی پاکستان

۱۲۷ - عبداللہ غفرلہٗ مفتی خیر المدارس ملتان ۔

۱۲۸ - خیر محمد مہتمم مدرسہ خیر المدارس ملتان ۔

۱۲۹ - محمد علی جالندھری ناظم مجلس ختم نبوت پاکستان ۔ ملتان

۱۳۰ - غلام قادر مہتمم مدرسہ فاروقیہ ملتان ۔

۱۳۱ - محمود عفا اللہ عنہ مفتی و شیخ الحدیث مدرسہ قاسم العلوم ملتان شہر

۱۳۲ - احمد الدین جالندھری مہتمم مدرسہ دعوۃ الحق رجسٹرڈ ۔ ملتان

۱۳۳ - عبدالرحمٰن ناظم مدرسہ اسلامیہ غوثیہ ملتان

۱۳۴ - محمد عبدالقادر قاسمی غفرلہٗ مدرس مدرسہ عربیہ قاسم العلوم

۱۳۵ - عبدالرحیم مہتمم مدرسہ عربیہ محمدیہ قصبہ موطل ملتان تحصیل

Marfat.com

دار العلوم عید گاہ کبیر والا ضلع ملتان

ایسا شخص (مثلاً غلام احمد پرویز) جو محرف دین متین ہے اور متبع غیر سبیل المومنین ہے جس کے کفر پر علماء حق کا اتفاق ہے یقیناً دائرہ اسلام سے خارج ہے اور اس کے ساتھ اسلامی تعلقات رکھنا ناجائز ہے۔

۱۳۶۔ محمد عبد الخالق عفی عنہ (مہتمم و شیخ الحدیث دار العلوم و سابق استاد دار العلوم دیوبند

۱۳۷۔ علی محمد عفی عنہ، مدرس دار العلوم عید گاہ کبیر والا ضلع ملتان

۱۳۸۔ عبد المجید مدرس دار العلوم عید گاہ کبیر والا

۱۳۹۔ الجواب صحیح، محمد سرور عفی عنہ مدرس دار العلوم کبیر والا

۱۴۰۔ الجواب صحیح، ظہور الحق عفی عنہ مدرس دار العلوم کبیر والا

۱۴۱۔ الجواب صحیح، محمد منظور الحق عفی عنہ مدرس دار العلوم کبیر والا

خانیوال

۱۴۲۔ دوست محمد غفر لہٗ مہتمم مدرسہ جامعہ مدینہ ریلوے شیڈ خانیوال

منٹگمری

۱۴۳۔ فاضل رشیدی جالندھری منٹگمری

۱۴۴۔ عبد اللہ رائے پوری مدرس مدرسہ رشیدیہ منٹگمری

جھنگ

۱۴۵۔ الجواب صحیح۔ سید صادق حسین غفر لہٗ مہتمم مدرسۃ العلوم الشرعیہ و خطیب جامع مسجد غلہ منڈی صدر۔ جھنگ

Marfat.com

۱۴۶ - محمد عبد الحلیم عفرلہ، جامعہ رحیمیہ جھنگ - صدر و خطیب جامع مسجد
و ممبر جمہوریہ جھنگ

چنیوٹ

۱۴۷ - منظور احمد - صدر مدرس جامعہ عربیہ چنیوٹ

اوکاڑہ

۱۴۸ - دوست محمد مدرس مدرسہ حنفیہ النوریہ اوکاڑہ

میانوالی

۱۴۹ - محمد رمضان مہتمم مدرسہ تبلیغ الاسلام میانوالی

لاہور

۱۵۰ - ما کتبہ فی الجواب مولانا البنوری ہو الحق والحق احق ان یتبع، وما قالہ غلام احمد پرویز کلہ باطل وکفر۔ احمد علی عفی عنہ لاہور

۱۵۱ - من شک فیہ فقد کفر - فقط
غلام غوث، ناظم اعلیٰ مرکزی نظام العلماء مغربی پاکستان لاہور -
علماء مدرسہ اشرفیہ مسلم ٹاؤن - لاہور

۱۵۲ - الجواب حق و صواب ونعم الجواب - ملحد مذکور کے متعلق جو کچھ لکھا گیا ہے بالکل حق اور درست ہے، ملحد مذکور تمام یہود و نصاریٰ سے تحریف الکلم عن مواضعہ میں سبقت لے گیا ہے اور فتوے میں جو کچھ لکھا گیا ہے وہ اس سے کہیں زیادہ کا مستحق ہے۔ والسلام
محمد ادریس - کان اللہ لہ - شیخ التفسیر والحدیث جامعہ اشرفیہ

Marfat.com

۱۵۳۔ والسلام علی من اتبع الھدیٰ ونار اللہ الموقدۃ علی من اتبع الھویٰ

محمد رسول خاں محدث ومفسر جامعہ اشرفیہ

۱۵۴۔ المجیب مصیب۔ غلام مصطفیٰ۔ کان اللہ لہٗ۔ مدرس

۱۵۵۔ الجواب صحیح۔ نور محمد غفر لہٗ مدرس

علماء مدرسہ جامعہ مدنیہ نیلا گنبد لاہور

۱۵۶۔ حامد عفی عنہ امیر الحق جامعہ مدنیہ

۱۵۷۔ سید میرک شاہ اندرابی، شیخ الحدیث

۱۵۸۔ محمد ضیاء الحق کان اللہ لہٗ، مدرس

۱۵۹۔ للہ در المجیب حیث اجاد فیما اجاب۔ احقر بدر الاسلام عفی عنہ مدرس

۱۶۰۔ فاضل مجیب نے جو کچھ لکھا ہے صحیح ہے۔ فلقد درہ کریم اللہ غفر لہ مدرس

۱۶۱۔ المجیب مصیب احقر محمد اجمل عفی عنہ۔ خطیب جامعہ رحمانیہ قلعہ گوجر سنگھ

۱۶۲۔ الجواب صحیح۔ محمد عبد الکریم قاسمی خطیب جامع گلبرگ و نائب ناظم

مدرسہ عربیہ حنفیہ بہاولپور ہاؤس۔ لاہور

۱۶۳۔ فتنہ پرویزیت کے استیصال کے لئے حضرات علماء کرام کی جدوجہد

از بس ضروری ہے۔ انکار حدیث کے سلسلہ میں یہ ایک بہت بڑا

فتنہ ہے۔ اس فتنہ کا مقابلہ حضرات علماء نے اول فرصت میں کرنا ہے

المجیب مصیب فیما قال۔ حررہ محمد علی خطیب سنہری مسجد لاہور

علماء حضرات اہلحدیث لاہور

۱۶۴۔ مذکورہ بالا جوابات سب صحیح ہیں۔ میں ان سے پورا متفق ہوں۔

Marfat.com

عبداللہ امرتسری روپڑی، مفتی

۱ حافظ عبدالقادر روپڑی، مالک اخبار تنظیم اہل حدیث لاہور

۱۰ فاضل مجیب نے پرویز کے جن عبارات اور عقائد کا ذکر کیا ہے اور جس طرح اس نے اسلام کے سیزدہ سالہ معتقدات اور مسلمات کی تحریف و تاویل اور استہزاء کیا ہے میرے نزدیک یہ فتنہ باطنیہ اور قرامطہ سے کم نہیں اس نے خود اپنے لئے کوئی وجہ جواز باقی نہیں رکھی کہ وہ دائرہ اسلام میں رہ سکے۔ فاضل مجیب نے للہ درہ جو کچھ اس کے لئے حکم لکھا ہے وہ صحیح ہے اور مجھے اس سے اتفاق ہے۔ فقط

سید محمد داؤد غزنوی صدر مرکزی جمعیت اہلحدیث مغربی پاکستان

حضرات علماء شیعہ لاہور

۱۵ باسمہٖ عز شانہ۔ جو عقائد غلام احمد پرویز کے بیان کئے گئے ہیں وہ روحِ اسلامی کے منافی ہیں۔ ایسے معتقدات اسلام کے قطعاً خلاف ہیں اور ایسے عقائد کا حامل اسلام سے کوئی واسطہ نہیں رکھتا۔

جعفر حسین مفتی

۱۶ باسمہٖ سبحانہ۔ بعض اقتباسات میں نے سنے جس سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ پرویز اور دیگر اس قسم کے عقائد رکھنے والے حضرات یقیناً دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

۱۶ سید صفدر حسین نجفی مدرس جامع المنتظر۔ لاہور

۱۷ باسمہٖ تعالیٰ۔ مذکورہ بالا اقتباسات کو میں نے دیکھا جن سے معلوم ہوتا ہے

کہ جس شخص کے عقائد بیان کیے گئے ہیں یہ خلاف مذہب اسلام ہیں
اور میرے نزدیک ایسا شخص ملحد و بے دین ہے اور خارج از اسلام ہے
فقط - فدا حسین نجفی پرنسپل جامعہ امامیہ - لاہور۔

---

۱۷۰ محمد بہاؤ الحق قاسمی خطیب جامع مسجد ماڈل ٹاؤن لاہور
۱۷۱ سید محی الدین شارق خطیب جامع مسجد نور، السبت روڈ
۱۷۲ سید محمد ضیاء الدین نقشبندی خطیب میرانی بوہ لاہور
۱۷۳ منظور احمد خطیب مزنگ
۱۷۴ جواب باصواب ہے محمد الیاس غفرلہ خطیب جامع مسجد تنولیان لوہاری
۱۷۵ شفاعت احمد عفا اللہ عنہ خطیب جامع مسجد قاسمی فیض باغ لاہور
۱۷۶ امین الحق عفی عنہ - خطیب جامع مسجد شیخوپورہ
۱۷۷ محمد ابراہیم خطیب جامع مسجد نئی انار کلی لاہور
۱۷۸ حسن شاہ خطیب جامع مسجد باٹا پور کمپنی لاہور
۱۷۹ جواب باصواب ہے محمد حسین خطیب دفتر پی - ڈبلیو - ڈی
۱۸۰ احقر عبید اللہ انور مدیر ہفت روزہ خدام الدین لاہور۔
جامعہ حنفیہ ٹمپل روڈ - لاہور

---

۱۸۱ ابو الحسین محمد عبد الحلیم قاسمی مہتمم جامعہ حنفیہ ٹمپل روڈ لاہور
۱۸۲ ابو سعید محمد عبد العلیم قاسمی نائب مہتمم جامعہ حنفیہ ٹمپل روڈ - لاہور

Marfat.com

۱۸۳ - ابو محمد عبد الرحیم قاسمی ناظم جامعہ حنفیہ ٹمپل روڈ لاہور

۱۸۴ - محمد عبد الکریم قاسمی نائب ناظم جامعہ حنفیہ ٹمپل روڈ لاہور

۱۸۵ - عبد الرؤف کامل پوری صدر مدرس جامعہ حنفیہ ٹمپل روڈ لاہور

۱۸۶ - عبد المالک لاہوری مدرس " " "

۱۸۷ - حافظ حسین احمد معین المدرسین " " "

علماء قصور

غلام احمد پرویز کا کفر اظہر من الشمس ہے اسمیں اب کوئی مزید گفتگو کرنا تحصیل حاصل ہے . . . . اس طرف کے تمام علما آپ کے ساتھ ہیں سرِ دست یہ حضرات قابل ذکر ہیں۔

۱۸۸ - مولانا عبد العزیز صاحب نقشبندی مرتضائی

۱۸۹ - مولانا بشیر احمد صاحب صدر مدرس مدرسہ نقشبندیہ قصور

۱۹۰ - مولانا نذیر احمد صاحب نقشبندی

۱۹۱ - مولانا سید طالب حسین صاحب خطیب موضع میانوالہ تحصیل قصور

۱۹۲ - مولانا محمد طفیل صاحب

۱۹۳ - مولانا علم دین صاحب

۱۹۴ - مولانا عبد الرسول صاحب

۱۹۵ - مولانا پیر سید حیدر حسین شاہ صاحب

۱۹۶ - مولانا سید اختر حسین شاہ صاحب

۱۹۷ - (مولانا غلام رسول صاحب گوہر قصوری کے ایک خط سے ماخوذ)

Marfat.com

علماء گوجرانوالہ

۱۹۸- محمد چراغ صدر مدرس مدرسہ عربیہ گوجرانوالہ

۱۹۹- فضل کریم مولوی فاضل، فاضل دیوبند خطیب جامع مسجد محلہ رتیانوالہ

۲۰۰- محمد موسیٰ فاضل مدرسہ عالیہ فتحپوری دہلی صدر مدرس مدرسہ انوار العلوم گوجرانوالہ

۲۰۱- پرویز کے الحاد میں شک کی گنجائش ہی نہیں۔ احقر محمد سراج
فاضل عربی خطیب جامع مسجد پی بلاک گوجرانوالہ

۲۰۲- پرویز کافر ہونے کے علاوہ صحیح فہم انسان بھی نہیں معلوم ہوتا۔
امان اللہ خاں عفی عنہ صدر مدرس دار العلوم رحمانیہ شیخوپورہ گیٹ گوجرانوالہ

۲۰۳- احقر شمس الدین ناظم جامعہ صدیقیہ چوک قاصیانوالہ گوجرانوالہ

۲۰۴- معتمد علماء جو فیصلہ دے چکے ہیں مجھے اس سے بالکلیہ اتفاق ہے۔
احقر العباد عبد القیوم مدرس مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

۲۰۵- پرویز اسلام کا سب سے بڑا دشمن ہے۔ عبد الواحد خطیب جامع مسجد گو

۲۰۶- مسٹر غلام احمد پرویز کے کفر کے بارے میں ذرہ بھر تامل نہیں کیا جاسکتا کیونکہ
جس طرح اس نے اسلام کی بنیادیں کھوکھلی کی ہیں اور مزید کرنے کا
ارادہ ہے وہ کسی باہوش مسلمان سے مخفی نہیں ہے غرضیکہ اس کا کافر
مرتد ہونا ایک قطعی بات ہے۔ واللہ اعلم بالصواب
احقر الدا[illegible] محمد [illegible] مدرس مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ ۱۵ صفر ۱۳۸۲ھ ۱۸ جولائی ۱۹۶۲

۲۰۷- صحیح حدیث کا منکر قرآن کا منکر ہے اور قرآن کریم کا منکر کافر ہے لہذا
جو فتویٰ منکر حدیث پرویز پر لگایا گیا ہے اس سے مجھے بالکلیہ اتفاق ہے

Marfat.com

خلیل الرحمٰن بقلم خود عفی عنہ مدرس مدرسہ حسینیہ حنفیہ گوجرانوالہ

۲۰۸- نذیر احمد مدرس مدرسہ عربیہ گوجرانوالہ

۲۰۹- محمد صالح مدرس مدرسہ عربیہ گوجرانوالہ

۲۱۰- الجواب حق وماذا بعد الحق الا الضلال، العبد ممتاز احمد تھانوی عفی عنہ مدرس وخادم دار الافتا، مدرسہ عربیہ جامع مسجد گجرات

۲۱۱- ولی اللہ بقلم خود (استاذ الاساتذہ) گجرات

۲۱۲- عبد الحمید بقلم خود (فاضل دہلوی) ضلع گجرات

۲۱۳- الجواب صحیح، محمد نذیر اللہ خاں جامع مسجد حیات النبی نزد اڈہ لاریان گجرات

لائل پور

۲۱۴- عبد الحمید مہتمم مدرسہ ام المدارس گلبرگ "اے" لائلپور

۲۱۵- عبد العلی مہتمم مدرسہ انوار القرآن لیبر کالونی "

۲۱۶- دوست محمد خطیب جامع مسجد فاروقیہ پیپلز کالونی "

۲۱۷- محمد رفیق کشمیری غفرلہ صدر مدرس ومفتی دار العلوم ربانیہ لائلپور

۲۱۸- سیاح الدین کاکاخیل عفی عنہ صدر مدرس مدرسہ اشاعت العلوم لائلپور

۲۱۹- بندہ محمد شفیع صدر مدرس مدرسہ عربیہ احیاء العلوم منڈی ماموں کانجن جامع مسجد ضلع لائل پور

مدرسہ دار العلوم فیض محمدی خالد آباد لائلپور

۲۲۰- گذارش ہے کہ پرویزی کفریات کے استیصال میں جو کوشش فرما رہے ہیں، اس سے محض مجھ کو ہی اتفاق نہیں بلکہ مدرسہ مذکور کے جمیع مدرسین

Marfat.com

بھی متفق ہیں، مزید توثیق کے لئے ان کے دستخط بھی ذیل میں مذکور ہیں
ملاحظہ فرمائیں۔ عبدالعزیز مہتمم مدرسہ ہذا

۲۲۱ محمد انور کلیم صدر مدرس

۲۲۲ - عبدالغنی عفی عنہ

۲۲۳ - حافظ تاج محمد

۲۲۴ - نیاز مند بندہ عبدالستار نیازی

۲۲۵ - حافظ عبدالرحمٰن بقلم خود

۲۲۶ - میں پرویز کے سلسلہ میں آپ حضرات سے بالکل متفق ہوں۔
شبیر احمد، دارالعلوم فتحدین عبداللہ پور لائل پور

---

۲۲۷ - منکر حدیث خواہ پرویز ہو یا اور کوئی، کافر ہے، علمائے کرام کی رائے کے مطابق میری بھی رائے ہے۔ خاکسار پردیسی عالمگیر مدرسہ تدریس القرآن والحدیث

۲۲۸ - جو فتویٰ علمائے کرام نے چودھری غلام احمد پرویز کے عقیدہ کے متعلق شائع کیا ہے اس سے میرا اتفاق ہے۔
احقر العباد اللہ دتہ عفی عنہ چک ۲۳۲ ضلع لائلپور

۲۲۹ - عبداللہ خطیب چک مذکور ضلع لائلپور

۲۳۰ - میں پرویز کو کافر سمجھتا ہوں احقر غلام حسین از چک ۲۲۴ ضلع لائلپور

سرگودھا

۲۳۱ - جلیل الرحمٰن، مدینۃ العلوم سرگودھا

Marfat.com

۲۳۲- الجواب صحیح، محمد عبدالکریم عفی عنہ مظاہری خطیب جامع مسجد شاہ پور صدر ضلع سرگودھا مدرس دارالہدی چوکیرہ ضلع سرگودھا۔

۲۳۳- مسٹر غلام احمد پرویز پر فتوی کفر محققین علماء اسلام کی طرف سے جو شائع ہوا ہے بندہ و دیگر خدام مدرسہ عربیہ دارالہدی چوکیرہ اس کی صحت کے ساتھ متفق ہیں اور ضروریاتِ دین کے منکر کو کافر کہتے ہیں۔

العبدالضعیف قطب الدین مدرس دارالہدی

۲۳۴- احمد شاہ بخاری بقلم خود مدرس

۲۳۵- الجواب صحیح غلام رسول بقلم خود مدرس

۲۳۶- مسٹر پرویز محرف قرآن اور منکر ضروریاتِ دین ہے اس کے کفر میں کوئی شبہ نہیں، اس کی کتابوں میں بہت سے کفریات میری اپنی نظر سے گذرے ہیں۔

محمد حسین غفرلہ مدرس مدرسہ عربیہ دارالہدی چوکیرہ ضلع سرگودھا۔

مدرسہ شبیریہ میانی ضلع سرگودھا

۲۳۷- مسٹر پرویز کے کئی رسالے بندہ کی نظر سے گذرے ہیں، یہ اپنے ہمنام غلام احمد قادیانی سے بھی سبقت لے گیا ہے، یہ صرف زبان سے قرآن اور حدیث کا نام لیتا ہے ورنہ درپردہ اس نے ضروریاتِ دین کا انکار کرکے صحابہ کرام کے زمانہ سے لیکر آج تک تمام سلف صالحین کے مسلک کا انکار کرکے ایک نیا دین بنا رکھا ہے . . . . یہ متفقہ طور پر دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اور مرتد ہے۔ احقر الاشی محمد سعید، خطیب میانی ضلع سرگودھا۔

Marfat.com

۲۳۸- الجواب صحیح، رحمت دین، مدرس مدرسہ شبیریہ میانی

۲۳۹- الجواب بالصواب، غلام حیدر

مدرسہ اشرف المدارس، لائلپور

پرویز کے سلسلہ میں جو کچھ جواب لکھا گیا ہے احقر اس سے حرف بحرف متفق ہے

۲۴۰- الجواب صحیح حق وماذا بعد الحق الا الضلال۔

کتبہ ننگ اسلاف عبد العلیم جالندھری

۲۴۱- محمد یحییٰ فاضل دیوبند، مہتمم مدرسہ اشرف المدارس

۲۴۲- غلام محمد بقلم خود مدرس مدرسہ اشرف المدارس

۲۴۳- مہابت خاں بقلم خود مدرس " " "

۲۴۴- عطاء الرحمٰن بقلم خود مدرس درجہ قرآن مجید مدرسہ اشرف المدارس۔

۲۴۵- غلام حسین بقلم خود " " " "

ضلع مظفر گڈھ

۲۴۶- ہم نے علماء امت کا متفقہ فتویٰ تکفیر چوہدری غلام احمد پرویز دیکھا۔ اس فتویٰ سے ہمیں حرف بحرف اتفاق ہے۔

عبد الحق بقلم خود از ڈیروالہ شمالی ضلع مظفر گڈھ

۲۴۷- محمد عمر عفی عنہ صدر مدرس و مہتمم مدرسہ احیاء العلوم عیدگاہ، مظفر گڈھ

۲۴۸- نظام الدین شاہ مدرس مدرسہ عربیہ " "

۲۴۹- محمد صدیق مدرس مدرسہ عربی امداد العلوم محمود کوٹ شہر

۲۵۰- غلام لیٰسین، دار الاہتمام مدرسہ عربیہ محمود الاسلام خانپور بگا شیر

۲۵۱ - محمد کلیم اللہ غفرلہ مدرس مدرسہ عربی تعلیم القرآن خان گڑھ

۲۵۲ - نعم ما قال، سعید احمد غفرلہ، فاضل دار العلوم دیوبند سکنہ جھگی والہ جتوئی -

۲۵۳ - محمد اکرم خطیب و متولی جامع " دین پناہ " ضلع مظفر گڑھ

۲۵۴ - احقر بشیر احمد بقلم خود

۲۵۵ - صدر الدین خادم دینی درسگاہ خان گڑھ

۲۵۶ - ابو المحسن خطیب جامع مسجد کوٹ ادو

۲۵۷ - احقر عبد الرحمن خطیب کوٹلہ رحم شاہ صاحب

۲۵۸ - غلام نبی (فاضل خیر المدارس) مولوی فاضل ایف اے۔ سکنہ علاقہ گورمانی مظفر گڑھ

۲۵۹ - عبد الرحیم عفی عنہ مدرس مدرسہ فیض العلوم علی پور

۲۶۰ - محمد مسعود صدر مدرس مدرسہ مظاہر العلوم کوٹ ادو

۲۶۱ - محمود الحسن عفی عنہ خطیب جامع مسجد عید گاہ۔ مظفر گڑھ

جہلم

غلام احمد پرویز مدیر طلوع اسلام پر جو علمائے اسلام نے کفر کا فتوی صادر فرمایا ہے ہمارا اس سے اتفاق ہے اور اس فتوی کی حرف بحرف تصدیق کرتے ہیں۔ حضرات علماء نے اپنے فرض منصبی کو صحیح اور بر وقت ادا کیا ہے۔

۲۶۲ - قاضی عبد اللطیف غفرلہ خطیب و مہتمم مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جامع مسجد گنبد والی جہلم

۲۶۴ - محمد شریف عامر بقلم خود مدرس " " " " "

۲۶۵ - قاضی نصیر احمد بقلم خود مدرس " " " " "

Marfat.com

علمائے کرام نے منکر حدیث غلام احمد پرویز پر اس کی عبارات کی بنا پر جو کفر کا فتویٰ صادر فرمایا ہے ہمیں اس سے پورا پورا اتفاق ہے والسلام

۲۶۶ - احقر منظور حسین غفرلہٗ مہتمم مدرسہ اظہار الاسلام چکوال ضلع جہلم

۲۶۷ - الجواب صحیح، بدر عالم مدرس مدرسہ اظہار الاسلام چکوال ضلع جہلم۔

سیالکوٹ

۲۶۸ - الجواب حق لاریب فیہ۔ بشیر احمد خطیب جامع مسجد و ناظم مدرسہ تعلیم القرآن سرور ضلع سیالکوٹ۔

کیمبلپور

۲۶۹ - فضل الرحمٰن کان اللہ لہ ساکن بہودی

۲۷۰ - مسکین نصیر الدین شیخ الحدیث غور غشتی

۲۷۱ - الجواب صحیح وصواب، بندہ عبد الرحمٰن غفرلہ سابق صدر مدرس مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور - یوپی۔

۲۷۲ - نور محمد مہتمم و صدر مدرس مدرسہ مفتاح العلوم جامع مسجد ملہوالی براستہ پنڈی گھیب ضلع کیمبلپور

۲۷۳ - صوفی عبد اللطیف " " " " " " "

راولپنڈی

دار العلوم تعلیم القرآن، راجہ بازار

۲۷۴ - جو اقتباسات صورتِ سوال میں مندرج ہیں اور بنا بریں جو جواب تحریر کیا گیا ہے صحیح ہے۔ عبد الرشید مفتی دار العلوم تعلیم القرآن راجہ بازار۔

Marfat.com

۲۷۵- غلام اللہ خاں مہتمم دارالعلوم تعلیم القرآن - راجہ بازار

۲۷۶- محمد انور عفرلہ مدرس " " "

۲۷۷- احقر اللہ بخش قریشی " " " "

۲۷۸- الجواب صحیح وماذا بعد الحق الا الضلال۔

احقر محمد یسین خاں مدرس دارالعلوم تعلیم القرآن - راجہ بازار

۲۷۹- عبدالشکور عفرلہ مدرس " " "

۲۸۰- بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - غلام احمد پرویز اپنے عقائد باطلہ مثلاً عدم وجوب اتباع رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔ دائرہ اسلام سے خارج ہے جو شخص پرویز کے عقائد باطلہ میں اس کا ہمنوا ہو یا ان کی تحسین کرے وہ بھی کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

احقر الانام سید احمد سجاد بخاری فاضل دیوبند و لکھنؤ، مدیر ماہنامہ تعلیم القرآن - دارالعلوم تعلیم القرآن - راولپنڈی

دارالعلوم حنفیہ عثمانیہ درکشابی محلہ

۲۸۱- عبدالحنان مہتمم مدرسہ

۲۸۲- الجواب صحیح - احقر محمد امین کان اللہ لہٗ - خطیب و مدرس

۲۸۳- الجواب صحیح والمجیب مصیب - ولی اللہ قریشی مدرس مدرسہ

۲۸۴- سعیدالرحمٰن خطیب جامعہ اشرفیہ دھوزی روڈ - راولپنڈی صدر

۲۸۵- احقر عبدالہادی مدرس تعلیم القرآن -

Marfat.com

۲۸۶ - فضل الحق بقلم خود خطیب مسجد گنج منڈی - راولپنڈی

۲۸۷ - الجواب حق وماذا بعد الحق الا الضلال - عبدالستار خطیب جامع مسجد چوک بنا بازار

۲۸۸ - محمد عبدالمالک مدرس مدرسہ فرقانیہ مدنیہ - محلہ کرتار پورہ

۲۸۹ - عبدالحکیم خطیب و مہتمم " " "

۲۹۰ - سنت رسول کریم کو بعد قرآن کریم کا درجہ حاصل ہے، اور اس میں شک کفر و الحاد ہے، فالجواب اصح بلا ارتیاب -

۲۰۱ - محمد عبدالحی سابق صدر جمعیت العلماء راولپنڈی و خطیب جامع مسجد محلہ امام باڑہ

۲۹۱ - ماقال المجیب فہو صحیح - عبدالہادی مسجد شہان، راولپنڈی

علماء بریلوی

۲۹۲ - فاضل مجیب نے جو تنقیحات بعد از اقتباسات کی ہیں ان کو مطالعہ کرنے کے بعد ایسے غلط عقیدہ والے شخص کے کفر میں شک نہیں کیا جا سکتا -
امیدوار رحمت ابوالخیر حسین الدین غفرلہ - خطیب مسجد سبزی منڈی -

۲۹۳ - اسلام میں کتاب اللہ کے بعد کلام رسول (حدیث) کا درجہ ہے - انکار حدیث فی الحقیقت انکار کتاب اللہ ہے، حدیث کے بغیر قرآن مجید کا وجود محال ہے. قرآن مجید کے معانی صرف حدیث میں پائے جاتے ہیں - اگر حدیث کو چھوڑ دیا جائے تو قرآن کے معانی مفقود ہو جائیں گے ہر شخص ہر زمانے میں الفاظِ قرآن کے معانی اپنے اپنے خیال کے مطابق کرنے لگے گا - ایسی صورت میں قرآن کریم کا عدم و وجود برابر

Marfat.com

ہو کر رہ جائے گا، لہٰذا احادیث کا ماننا ضروری ہے انکار کفر ہے۔

محمد اسرار الحق، مہتمم و بانی مدرسہ اسرار العلوم حنفیہ۔ مری روڈ۔ راولپنڈی

علماءِ اہلِ حدیث راولپنڈی

۲۹۴ - ہر دین اور مذہب کے کچھ اصول ہوتے ہیں جن کو مان کر انسان اس مذہب میں رہ سکتا ہے اور اگر ان اصولوں سے منحرف ہو جائے تو وہ اس دین سے خارج ہو جاتا ہے اور خروج کو کفر کہتے ہیں۔ غلام احمد پرویز نے ضروریاتِ دین کا انکار کیا ہے اور اپنی تحریروں میں اس نے اصولِ دین سے انحراف کیا ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اس نے سنت کے دین ہونے سے انکار کر کے منکرِ رسالت ہونے کا ثبوت بہم پہنچایا ہے، اسی طرح ملائکہ، قیامت، جنت اور دوزخ کا بھی وہ انکاری ہے، ان سب چیزوں کے متعلق جو کچھ اس نے لکھا ہے وہ تاویلیں نہیں بلکہ تحریفیں ہیں اس لئے غلام احمد پرویز قطعاً خارج از اسلام ہے اس کے کفر میں شبہ کرنے والا یا تو اس کی تحریروں سے ناواقف ہے یا اسی طرح کا کافر۔

حافظ محمد اسمٰعیل ذبیح۔ خطیب جامع مسجد اہل حدیث راولپنڈی شہر

ہزارہ

۲۹۵ - امیر سرحدی۔ عقیل مانسہرہ۔ ضلع ہزارہ

۲۹۶ - الجواب صحیح والمخالف فضیح، خویدم الاساتذہ خلیل الرحمٰن عفا اللہ عنہ (مہتمم و مفتی) مدرسہ عربیہ احمد المدارس سکندر پور۔ ہری پور

Marfat.com

۲۹۷ - محمد ہمایوں مدرس مدرسہ عربیہ احمد المدارس۔ سکندر پور۔ ہری پور

۲۹۸ - عبدالقیوم نائب مفتی ہزارہ وخطیب جامع مسجد چوک۔ "

۲۹۹ - الجواب صحیح والمجیب مصیب۔ محمد عبداللہ خطیب جامع مسجد اہلحدیث محلہ تیلیاں۔ ہری پور۔

۳۰۰ - رفیع اللہ فاضل مدرسہ فتح پوری دہلی۔ ہزارہ

ایبٹ آباد۔ ہزارہ

۳۰۱ - میرے نزدیک پرویز اسلام سے خارج ہے۔
محمد اسحٰق مفتی ہزارہ وخطیب جامع مسجد ایبٹ آباد

۳۰۲ - زاہد الحسینی لیکچر شعبہ اسلامیات گورنمنٹ کالج۔ ایبٹ آباد

۳۰۳ - شفیق الرحمٰن خطیب جامع مسجد کیال ایبٹ آباد

۳۰۴ - قاضی حبن پیر خطیب جامع مسجد مرکزی ریلوے اسٹیشن حویلیاں۔

۳۰۵ - حافظ فضل الرحمٰن خطیب جامع مسجد دود لنگرہ حویلیاں۔

توقیعات علماء سرحد

دارالعلوم حقانیہ۔ اکوڑہ خٹک

۳۰۶ - عبدالحق مہتمم دارالعلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک ضلع پشاور

۳۰۷ - عبدالحلیم عفی عنہ مدرس " " "

۳۰۸ - عبدالغنی عفی عنہ " " " "

۳۰۹ - محمد علی عفی عنہ " " " "

Marfat.com

۳۱۰- محمد شفیع اللہ عفی عنہ مدرس دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ضلع پشاور

۳۱۱- شیر علی شاہ عفی عنہ " " " "

۳۱۲- قاری انوار الدین غفرلہ " " " "

۳۱۳- سمیع اللہ غفرلہ " " " "

جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک

۳۱۴- محمد یوسف کان اللہ لہٗ مفتی جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک

۳۱۵- المجیب مصیب، محمد فہیم مدرس " "

۳۱۶- محمد فرید غفرلہ مدرس " "

۳۱۷- جواب بالکل صحیح ہے۔ عبدالقیوم عفی عنہ مدرس " "

۳۱۸- عبدالاحد مدرس " "

۳۱۹- فضل محمود مدرس " "

۳۲۰- مجیب نے جواب میں جو کچھ تحریر فرمایا ہے وہ بالکل درست ہے۔
قاضی حبیب الرحمٰن فاضل دیوبند اکوڑہ خٹک

پشاور

۳۲۱- محمد ایوب غفرلہ مہتمم دارالعلوم سرحد پشاور شہر

۳۲۲- عبدالقیوم پوپلزی مفتی پشاور شہر

۳۲۳- حمیداللہ جان کنوزی ناظم اعلیٰ نظام العلماء اسلام ضلع پشاور

۳۲۴- عزیز الرحمٰن کان اللہ لہٗ (فاضل دیوبند) امیر نظام العلما ضلع پشاور و مہتمم مدرسہ جامعہ رحیمیہ ڈھکی۔

Marfat.com

۳۲۵ - شمس الحق مقام ریگی، تحصیل وضلع پشاور

۳۲۶ - محمد حسین خطیب علاقہ گنج پشاور شہر

۳۲۷ - عبدالسلام - ضلع پشاور

۳۲۸ - عبدالرشید غفرلہ ریگی ضلع پشاور

زیارت کاکا صاحب

۳۲۹ - پرویز میں اور گذشتہ زنادقہ میں بڑا فرق ہے، بہ سبیل تمثیل باطنیہ اپنے الحاد و زندقہ کو رائج کرنے میں الفاظ کا آڑ لیتے تھے مثلاً انھوں نے صلوٰۃ کو کتھان کے معنی میں لیا، صلوٰۃ وزکوٰۃ کے معنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور علی رضی اللہ عنہ کے لئے۔ طہارت سے مراد طہارتِ قلب لی وغیر ذلک کیونکہ ان کو عربی جاننے والوں سے واسطہ تھا تو تلبیس کے بغیر گمراہ کرنا مشکل تھا مگر پرویز تحریفِ قرآن کے سلسلہ میں اس محنت سے بے نیاز ہے اپنی دیدہ دلیری سے لوگوں کو بالکل جاہل سمجھ کر احمق بنانا چاہتا ہے۔ پرویز کی تحریفات کی مثال بالکل ایسی ہے جس طرح کوئی جبل (او نٹ) کے معنی مرغی، جبل (پہاڑ) کے معنی پانی بتلائے۔

اسی طرح پرویز اور قادیانی میں بڑا فرق ہے، قادیانی نے مریم رضی اللہ عنہا کی منصوص عصمت کا انکار کیا، عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق ناگفتنی کہا، ختم نبوت کا انکار کیا، نبوت کا دعویٰ کیا اور اس طرح کی دوسری باتیں کہیں مگر خدا کے وجود کا انکار، فرشتوں کا انکار، صوم وصلوٰۃ کا انکار، حج کا انکار، عبادت کا انکار، اطاعت خدا و رسول سے انکار العزم

ضروریاتِ دین وشعائر اسلام کا وہ بھی انکار نہ کرسکا۔ ضروریات دین کا انکار وہ بھی ڈنکے کی چوٹ اس بطل الحاد کا کارنامہ ہے۔ حکومت کا فرض ہے کہ ایسے شخص کو جو کروڑوں باشندگانِ ملک کے مذہب اور دین سے کھیلتا ہے اور لاکھوں مخلوق کی دل آزاری کا مرتکب ہے کیفر کردار تک پہنچاوے وما علی الرسول الا البلاغ۔ محمد عبد الحق (نافع) زیارت کاکا صاحب۔

۳۳۰ - محمد عبد الرب، زیارت کاکا صاحب

۳۳۱ - احقر حکمت شاہ کاکاخیل، ایم اے (فاضل دیوبند)

۳۳۲ - انوار الحق زیارت کاکا صاحب

۳۳۳ - الجواب سدید، عبد الشہید عفی عنہ (فاضل دیوبند) زیارت کاکا صاحب

۳۳۴ - قاری حکیم اللہ "

۳۳۵ - خادم الشرع الشریف عصمت اللہ (قاضی) "

۳۳۶ - حافظ ارشاد الدین "

۳۳۷ - خلیل گل کاکاخیل (فاضل خیر المدارس) "

۳۳۸ - میاں گل عفی عنہ (فاضل دیوبند) خطیب دربند "

نوشہرہ

۳۳۹ - محمد مجاہد خاں الحسینی (فاضل دیوبند) نوشہرہ کلاں

۳۴۰ - الجواب صواب، قاضی عبد السلام عفا اللہ عنہ خطیب جامع مسجد نوشہرہ

کوہاٹ

۳۴۱ - احمد حسین سابق مہتمم دار العلوم عربیہ ٹل ضلع کوہاٹ

Marfat.com

۳۴۲ - جیب گل صدر مجلس شوریٰ دار العلوم عربیہ ٹل ضلع کوہاٹ

۳۴۳ - فدوی محمد امین گل شیخ الحدیث " " "

۳۴۴ - محمود شاہ نائب صدر مدرس " " "

۳۴۵ - بندہ محمد فضل مولیٰ عفرلہ، ساکن کوٹ " "

۳۴۶ - عبد الباری ساکن کنوزی "

۳۴۷ - محمد یوسف بہادر خیل "

مردان

۳۴۸ - سید گل بادشاہ امیر نظام العلماء سرحد طورو ضلع مردان

۳۴۹ - لطف الرحمن (فاضل دیوبند) " "

۳۵۰ - عبد الرحمٰن " "

۳۵۱ - عنایت اللہ " "

۳۵۲ - پیر مبارک شاہ (فاضل دیوبند) قاضی مردان و ناظم نظام العلماء سرحد

۳۵۳ - محمد عبد الحنان عفی عنہ جہانگیرہ ضلع مردان

۳۵۴ - سید الابرار عفی عنہ (فاضل دیوبند) خواجہ گنج ہوتی مردان

۳۵۵ - صاحب حق عبد الخالق قاضی گڑھی کپورہ ضلع مردان

۳۵۶ - صاحب حق سیف الرحمٰن شہباز گڑھ ضلع مردان

۳۵۷ - لطف الرحمٰن " "

۳۵۸ - الجواب صحیح، عبد الباری بقلم خود مدرس دار العلوم تعلیم القرآن شاہ منصور
شاہ منصور ضلع مردان

۳۵۹ - عبد الہادی

Marfat.com

۳۶۰ - اصاب من اجاب ملا کوکا بقلم خود   شاہ منصور ضلع مردان

۳۶۱ - اصاب من اجاب محمد زاہد مدرس دار العلوم شمس العلوم " "

۳۶۲ - عبدالرزاق مہتمم " " "

۳۶۳ - حافظ محمد ایوب   ہوتی بار   "

۳۶۴ - عبدالقدوس غغرلہ   بالاگڑھی   "

۳۶۵ - فدوی عبداللہ جان   جلالیہ   ضلع اٹک

۳۶۶ - محمد عبدالقیوم " "

۳۶۷ - الجواب صحیح وکفر پرویز صریح بندہ فضل حق ممتاز عفی عنہ ناظم اعلیٰ
مدرسہ عربیہ شمس العلوم شاہ منصور تحصیل صوابی ضلع مردان۔

۳۶۸ - قاضی نور الرحمن طوروی عفی عنہ خطیب جامع مسجد ہوتی بازار ہوتی ضلع مردان

مدرسہ عربیہ شیر گڑھ ضلع مردان

۳۶۹ - بندہ کے نزدیک مسٹر پرویز قطعاً کافر ہے۔

محمد عنایت الرحمن خادم تدریس مدرسہ عربیہ شیر گڑھ ضلع مردان

۳۷۰ - بندہ احمد عفی عنہ مہتمم دار العلوم " "

۳۷۱ - محمد عمر خاں   مدرس " " "

۳۷۲ - حبیب اللہ " " " "

۳۷۳ - محمد اکبر خاں " " " "

۳۷۴ - سلطان محمد " " " "

Marfat.com

ڈیرہ غازی خاں

۳۷۵ - محمد عبدالحق غفرلہ امیر نظام العلماء، ڈیرہ غازی خاں و خطیب جامع مسجد

۳۷۶ - فیض اللہ خاں ٹانک

۳۷۷ - علاء الدین غفرلہ مہتمم دار العلوم نعمانیہ و خطیب جامع مسجد قدیمی ڈیرہ غازی خان

۳۷۸ - خلاصہ کلام یہ ہے کہ مسٹر مذکور بوجہ تحریف قرآن مجید اور انکار حدیث نبی علیہ السلام و اجماع ائمہ عظام بے شک اسلام سے خارج اور بلا شبہ کافر و مرتد ہے - عبیداللہ عفی عنہ مہتمم دار العلوم عبیدیہ و صدر اہل سنت و مفتی ڈیرہ غازی خاں -

۳۷۹ - الجواب صواب بلا ارتیاب - قادر بخش مدرس دار العلوم عبیدیہ ڈیرہ غازیخا

۳۸۰ - المجیب مصیب شمس الدین عفی عنہ نائب مفتی ڈیرہ غازیخاں

ڈیرہ اسماعیل خان

۳۸۱ - عبدالکریم عفی عنہ مہتمم مدرسہ نجم المدارس کلاچی ڈیرہ اسمٰعیل خاں

لکی مروت - ضلع بنوں

۳۸۲ - فضل احمد غفرلہ، صدر مدرس دار العلوم اسلامیہ لکی مروت ضلع بنو

۳۸۳ - طلوع اسلام وغیرہ کی عبارات نظر سے گذریں، یقیناً ایسے عقیدہ و شخص جو بھی ہو وہ شرع محمدی میں کافر ہے، ایسے عقائد شرع محمدی منافی ہیں اور ایسے عقائد والا جو تائب نہ ہو چکا ہے غلام احمد پرویز یا کہ غیر دائرہ اسلام سے خارج ہے اس کو مسلم سمجھنا ناجائز ہے

Marfat.com

حررہ العبد الضعیف خان گل ساکن دولت خیل مہتمم مدرسہ حزب الاحناف
لکی مروت ضلع بنوں۔

۳۸۴۔ المجیب مصیب، سکندر خاں بقلم خود
۳۸۵۔ ایں جواب باصواب است، بندہ جمعہ خاں بقلم خود نائب صدر مدرس تذکو
۳۸۶۔ بے شک و یقیناً ایں جواب در حق کفر غلام احمد پرویز صحیح است۔
بندہ محمد خاں اول مدرس مدرسہ حزب الاحناف۔
۳۸۷۔ سکندر خاں تحصیل لکی ضلع بنوں۔

چارسدہ

۳۸۸۔ واضح اور لائح ہے کہ پرویز کے متعلق علماء امت محمدیہ (صلی اللہ علیہ وسلم)
کا متفقہ فتوی جن کے کفریات صفحہ ۲۲ سے صفحہ ۲۹ تک مشت نمونہ خروار
ہیں بالکل صحیح و درست ہے بلکہ جس کو اس حکم کے متعلق بعد فہم استفتار
اور جواب شک اور تردد باقی رہے وہ بھی عقائد دین اسلام سے خارج ہے۔
حررہ مولوی رحمان الدین حنفی نقشبندی مجددی پڑانگ تحصیل چارسدہ
۳۸۹۔ الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی۔ امابعد فقد
طالعت جل تالیفات المومی الیہ وجدتہ مجنوناً فظع المجنون
قبل ان یکون مارقاً من الدین لانہ حرف نصوص الشرعیۃ القطعیۃ
وجحد واول ضروریات الدین صرح الکفر البواح کما قیل۔
وایاں عن کفر بنوع بعصبتہ   ویسوء بالاغلال والاصفار
وانا عبد العاصی عبد الرؤف الترنادی شیخ الحدیث دار العلوم چارسدہ

Marfat.com

۳۹۰ - عبدالغفور عفی عنہ مہتمم دارالعلوم اسلامیہ چارسدہ

۳۹۱ - بندہ عنایت اللہ مدرس " "

۳۹۲ - محمد حسین عفی عنہ مدرس " "

۳۹۳ - عبدالرحمن عفی عنہ • "

۳۹۴ - میاں محمد شفیع غفرلہ (فاضل دیوبند) نائب مہتمم و ناظم تعلیمات

دارالعلوم اسلامیہ - چارسدہ

۳۹۵ - البرویز المعہود رجال ضلما الله علی علم، فمن یھدیہ یہدی الله

کتبہ الاحقر ابوالحسن مدرس دارالعلوم اسلامیہ - چارسدہ

۳۹۶ - بندہ محمد مطلع الانوار غفرلہ " " "

۳۹۷ - جنت گل عفی عنہ " " "

۳۹۸ - قمر زماں عفی عنہ " " "

۳۹۹ - احمد علی ساکن اتمان زئی " " "

۴۰۰ - فضل عظیم عفی عنہ " " "

۴۰۱ - محمد کریم غفرلہ " " "

۴۰۲ - فضل دین بقلم خود مدرس دارالعلوم رحمانیہ پڑانگ تحصیل چارسدہ

۴۰۳ - جنت میر خطیب مسجد شوگر ملز چارسدہ

۴۰۴ - محمد اللہ عفی عنہ بقلم خود چارسدہ

۴۰۵ - محمد حسن جان - پڑانگ تحصیل چارسدہ

۴۰۶ - الاحوج الی فیض ربہ الجلیل محمد عبدالجمیل چارسدہ

Marfat.com

۴۰۷ ۔ فضل احکم ۔ چھوٹا بازار جامع مسجد پڑانگ تحصیل چارسدہ

۴۰۸ ۔ حکیم حافظ محمد اسماعیل سابق مہتمم دار العلوم تعلیم القرآن پڑانگ چارسدہ

۴۰۹ ۔ المجیب مصیب وہو الحق الصریح مولوی فضل صمدانی چارسدہ

۴۱۰ ۔ فضل واحد مہتمم مدرسہ رحمانیہ ڈھکی چارسدہ

۴۱۱ ۔ الجواب المذکور الذی فی حق غلام احمد پرویز بانہ زندیق وملحد صحیح لاریب فیہ وھو الذی اتخذ الٰھہ ھواہ واخلد الی الارض فمثلہ کمثل الکلب ان تحمل علیہ یلھث اوتترکہ یلھث ۔ فاللہ جل ذکرہ ھدانی وھدٰہ اللہ وسائر المسلمین ۔

محمد منیر عفی عنہ مدرس دار العلوم عربیہ رجڑ چارسدہ

۴۱۲ ۔ غلام سرور " " ترنگزئی "

۴۱۳ ۔ شاہزادہ صاحب صدر مدرس " " "

۴۱۴ ۔ محمد حسن مدرس " " "

۴۱۵ ۔ عبدالحمید عمرزئی "

۴۱۶ ۔ فضل قدوس صدر مدرس تنگی "

۴۱۷ ۔ الجواب حق والحق احق ان یتبع بندہ قاضی ابوالسعید الحاج رجڑ "

۴۱۸ ۔ سعید الحق غفرلہ مدرس رجڑ "

۴۱۹ ۔ بندہ محمد اسرائیل فاضل حقانیہ عفی عنہ مقام پڑماؤ تحصیل چارسدہ

۴۲۰ ۔ عبدالغفار فاضل حقانیہ " "

۴۲۱ ۔ سید رحمت گل عفی عنہ "

Marfat.com

۴۲۲ - عبدالرزاق	مقام پڑ یاؤ۔	تحصیل چارسدہ
۴۲۳ - عبدالوارث	"	"
۴۲۴ - عبدالرب	"	"
۴۲۵ - بندہ غلام نبی	"	"
۴۲۶ - صبیح الدین مہتمم دارالعلوم عربیہ	رجڑ	"
۴۲۷ - گل فقیر مدرس "	"	"
۴۲۸ - غلام سرور مدرس "	"	"
۴۲۹ - عبدالحق (فاضل دیوبند)	ترنگ زئی	"
۴۳۰ - اسرارالدین "	"	"
۴۳۱ - سمیع الحق	"	"
۴۳۲ - شیر علی عفی عنہ	عمرزئی	"
۴۳۳ - روح الامین غفرلہ۔ مدرس دارالعلوم تعلیم القرآن	عمرزئی	"
۴۳۴ - صاحبزادہ محمد رفیق	عمرزئی	"
۴۳۵ - عنایت اللہ خاں	"	"
۴۳۶ - احمد جان	"	"
۴۳۷ - عبدالخالق	"	"
۴۳۸ - فضل مدرس تعلیم القرآن	"	"
۴۳۹ - میرا گل سجادہ نشین حاجی محمد امین مرحوم	مجاہد آباد	"
۴۴۰ - عبدالحلیم شاہ ناظم اعلیٰ جماعت ناجیہ صالحہ	عمرزئی	"

Marfat.com

۴۴۱ - عبدالصمد خطیب جامع مسجد چند　　تحصیل چارسدہ

۴۴۲ - صاحبزادہ عبدالباری (فاضل دیوبند)　عمرزئی　"

۴۴۳ - عبدالرحیم مدرس دار العلوم　"　"

۴۴۴ - مرزا علی　"　"　"　"

۴۴۵ - فضل منان　"　"

۴۴۶ - حبیب الرحمن (فاضل دیوبند)　"　"

۴۴۷ - عبدالقدوس فاضل اسلامیہ چارسدہ　موضع لیٹرپاؤ　"

۴۴۸ - بندہ کابل استاد　سیبرپاؤ　"

۴۴۹ - بندہ نور الحسین ناظم تعلیمات و مدرس جامعہ اسلامیہ تنگی　"

۴۵۰ - مسکین عبدالرؤف مدرس　"　"　"

۴۵۱ - نور الحق خطیب جامع مسجد کاکاخیلاں　"　"

۴۵۲ - محفوظ اللہ　تنگی نصرت زئی　"

۴۵۳ - عبدالعظیم مسجد خلیل الرحمن بادشاہ صاحب　تنگی　"

۴۵۴ - محمد حبیب اللہ عفی عنہ جامعہ اسلامیہ　"　"

۴۵۵ - بندہ زبیر گل مدرسہ دار العلوم　"　"

۴۵۶ - محمد امین　ناظم جامعہ اسلامیہ　"　"

۴۵۷ - رحمت اللہ جان مدرس　"　"　"

۴۵۸ - محمد اکبر خطیب مسجد خان صاحب　"　"

۴۵۹ - عبدالقدوس خطیب مسجد خان بہادر　"　"

Marfat.com

۴۶۰ - غلام محمد خطیب زادگان	تنگی	چارسدہ
۴۶۱ - فضل مولی خطیب مسجد فاتح خیل	"	"
۴۶۲ - فضل جلیل خطیب خواجہ خیل	"	"
۴۶۳ - محمد زکریا ساکن نواکلی		"
۴۶۴ - عبدالجمیل خطیب مسجد خواجہ خیل	تنگی	"
۴۶۵ - خلیل الرحمن ناظم جمعیۃ العلماء	"	"
۴۶۶ - محمد سعید فاضل دارالعلوم		"

دارالعلوم نعمانیہ، اتمان زئی چارسدہ

۴۶۷ - محمد اسرائیل مہتمم	دارالعلوم نعمانیہ، اتمان زئی - چارسدہ				
۴۶۸ - روح اللہ عفی عنہ ناظم اعلیٰ	"	"	"	"	"
۴۶۹ - عبدالجلیل صدر مدرس	"	"	"	"	"
۴۷۰ - خلیل الرحمن مدرس	"	"	"	"	"
۴۷۱ - عبدالمنان عفا اللہ عنہ "	"	"	"	"	"
۴۷۲ - عبدالسلام	"	"	"	"	"
۴۷۳ - عبدالباری	"	"	"	"	"
۴۷۴ - حبیب الرحمن	"	"	"	"	"
۴۷۵ - عبدالحنان	"	"	"	"	"
۴۷۶ - محمد فاضل	"	"	"	"	"
۴۷۷ - سمیع الحق	"	"	"	"	"

Marfat.com

توقیعات علماء بلوچستان

کوئٹہ

۴۷۸۔ مسٹر غلام احمد پرویز کی کفریات اور عقائد باطلہ روزِ روشن کیطرح سامنے آچکے ہیں، جس کے بعد اس کے کفر میں شک وشبہ کی اب ذرہ برابر گنجائش نہیں رہی، ضروریات دین اور احادیث نبویہ علی صاحبہا الف، الف تحیتہ وسلام سے انکار اور خرافات صاف بتا رہے ہیں کہ پرویز دائرہ اسلام سے خارج ہے، اس بارے میں علمائے امت کے متفقہ فتوی سے ہم پورا پورا اتفاق کرتے ہیں
عرض محمد مہتمم مدرسہ عربیہ اسلامیہ مطلع العلوم (رجسٹرڈ) بروری روڈ کوئٹہ

۴۷۹۔ محمد جان غفرلہ صدر مدرس " " " "

۴۸۰۔ محمد ابوبکر غفرلہ مدرس " " " "

۴۸۱۔ محمد عبدالحی " " " " "

۴۸۲۔ محمد اشرف " " " " "

۴۸۳۔ عبدالقادر " " " " "

۴۸۴۔ احقر عبدالرحمٰن الکاشمیری مدرس " "

۴۸۵۔ مفتی محمد امین اچکزئی مدرس " "

۴۸۶۔ مفتی محمود حسن غفرلہ مہتمم مدرسہ جامعہ عربیہ اسلامیہ نزد عیدگاہ ریلوے کالونی "

۴۸۷۔ بندہ عبدالشکور خطیب جامع مسجد کوئٹہ

Marfat.com

۴۸۸ - نور النبی خطیب جامع مسجد مارکیٹ کوئٹہ

۴۸۹ - قاری غلام النبی صدر مدرس مدرسہ تجوید القرآن لونغی روڈ کوئٹہ

---

۴۹۰ - کتابچہ متفقہ فتویٰ جس میں تقریبًا پانصد علماء کے دستخط و تصدیقات ہیں، ان حوالوں کے مطابق اس قسم کے عقائد رکھنے والا غلام احمد پرویز وغیرہ جو بھی ہوں دائرہ اسلام میں نہیں رہ سکتے۔

عبدالغفور مہتمم مدرسہ مظہر العلوم شالاں کوئٹہ۔

۴۹۱ - بندہ محمد منیر الدین عفی عنہ خطیب سنہری مسجد ،،

۴۹۲ - حبیب الرحمٰن غفرلہ مدرس مدرسہ فیض الاسلام ،،

۴۹۳ - محمد عبداللہ اجمیری کان اللہ لہٗ (استاذ الاساتذہ شیخ المعقول والریاضی) صدر مدرس مدرسہ مظہر العلوم شالارہ کوئٹہ

۴۹۴ - بندہ نور محمد مدرس مدرسہ مظہر العلوم شالارہ و پیش امام مسجد کباری مارکیٹ اسلام آباد کوئٹہ۔

۴۹۵ - عبدالعزیز مہتمم مدرسہ دارالرشاد، کوئٹہ

۴۹۶ - دوست محمد صدر مدرس مدرسہ دارالرشاد کوئٹہ

۴۹۷ - محمد عارف چشتوی عفی عنہ مدرس ،،

۴۹۸ - جلال الدین غوری ،، ،،

۴۹۹ - اختر محمد عفی عنہ ،، ،,

Marfat.com

مستونگ قلات ڈویژن

۵۰۰ - غلام احمد پرویز کے جو عقائد باطلہ منظر عام پر آ گئے ہیں ان کے پیش نظر وہ بلاشبہ کافر ہے اور جو بھی ایسے عقائد باطلہ رکھتے ہوں وہ بھی کافر خواہ کسے باشند
احقر العباد عبد الغفور عفی عنہ مہتمم مدرسہ اسلامیہ حفظ قرآن مستونگ۔

۵۰۱ - خیر محمد عفی عنہ

۵۰۲ - عبد الخالق عفی عنہ

۵۰۳ - گل محمد غفرلہ، مدرسہ حفظ القرآن مستونگ

۵۰۴ - احقر العباد امام الدین - ساکن مستونگ

۵۰۵ - عبد الصمد سرباز اری (سابق قاضی القضاۃ ریاست قلات)

۵۰۶ - احقر نور حبیب امام مسجد بازار قلات

۵۰۷ - صالح محمد مدرسہ جمالیہ، نوشکی

۵۰۸ - محمد صدیق از مدرسہ مفتاح العلوم

۵۰۹ - احقر محمد یعقوب غفرلہ، مہتمم مدرسہ عربیہ دار الہدیٰ گرگینہ تحصیل مستونگ

۵۱۰ - عبد الحلیم عفی عنہ

۵۱۱ - عبد الرؤف (از علمائے سوات)

توقیعات علماء مکران

۵۱۲ - رحمت اللہ کان اللہ لہ، مہتمم مدرسہ مفتاح العلوم سورو پنجگور ضلع مکران

۵۱۳ محمد عثمان صدر مدرس " " " " " "

Marfat.com

۵۱۴ - عبدالجلیل کان اللہ لہ مدرس مدرسہ مفتاح العلوم سورو پنجگور مکران

۵۱۵ - غلام احمد پرویز اپنے عقائد باطلہ کی وجہ سے دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

احقر العباد غلام مصطفےٰ (قاضی)

۵۱۶ - غلام احمد کے اعتقادات کفریات سے ہیں - برکت اللہ

۵۱۷ - عبدالرحمٰن قاضی پنجگور

۵۱۸ - اس قسم کے عقائد رکھنے والوں پر کفر کا فتویٰ لگانا برحق ہے

احقر العباد محمد ابراہیم مہتمم مدرسہ منبع العلوم پنجگور

۵۱۹ - غلام احمد پرویز کافر ہے - احمد اللہ عفرلہ

۵۲۰ - عبدالحمید پنجگور ضلع مکران

۵۲۱ - خادم الاسلام عبدالواحد

توقیعات علماء آزاد کشمیر

۵۲۲ - محمد امیر الزماں، ناظم جمعیۃ العلماء اسلام آزاد کشمیر ضلع پونچھ

۵۲۳ - مسٹر غلام احمد پرویز بلاشک مرتد ہے -

عبدالقادر عفی عنہٗ مفتی دارالعلوم بلتستان موضع غواڑی ڈاکخانہ کریس سکردو

۵۲۴ - محمد خلیل الرحمٰن عفی عنہ مہتمم " " " " " " "

۵۲۵ - عبدالرحیم مدرس " " " " " " "

۵۲۶ - محمد یونس " " " " " " " "

۵۲۷ - مسٹر غلام احمد پرویز اپنے عقائد باطلہ کی وجہ سے غلام احمد قادیانی سے کم نہیں -

محمد یونس اثری مہتمم دارالعلوم محمدیہ جامع اہلحدیث مظفر آباد (آزاد کشمیر)

Marfat.com

توقیعاتِ علماء مشرقی پاکستان

علمائے چاٹگام (حال بنگلہ دیش)

۵۲۸ - غلام احمد پرویز کے کفر اور الحاد اور زندقہ میں کسی قسم کا تردد اور شک نہیں ہے۔ وہ بلا شک کافر و زندیق ہے۔ دائرۂ اسلام سے خارج ہے اس کے یہ سب خیالات یقیناً کفر ہیں۔ ضروریات دین میں تاویل کی گنجائش ہرگز نہیں۔ بندہ فیض اللہ عفی عنہ ہاٹھہزاری مفتی اعظم مشرقی پاکستان

۵۲۹ - احقر الوریٰ محمد ابو جعفر مدرس مدرسہ حامی السنہ میکھل۔ چاٹگام

۵۳۰ - الجواب صحیح نعم ما قال المفتی اعظم ہاٹھہزاری۔ حررہ عبدالوہاب غفرلہٗ
مہتمم مدرسہ معین الاسلام ہاٹھہزاری۔

۵۳۱ - عزیز اللہ عفی عنہٗ مدرس مدرسہ حامی السنہ ہاٹھہزاری

۵۳۲ - احمد شفیع غفرلہٗ السمیع خادم مدرسہ معین الاسلام ہاٹھہزاری

۵۳۳ - بندہ نادر الزمان۔ مدرس مدرسہ دار العلوم معین الاسلام نیشنل یونیورسٹی عربیہ عالیہ

۵۳۴ - اصاب ما اجاب۔ عبدالقیوم غفرلہٗ۔ شیخ الحدیث مدرسہ دار العلوم ہاٹھہزاری

۵۳۵ - اصاب ما اجاب۔ محمد سلیمان غفرلہٗ خادم " " "

۵۳۶ - احمد عتیق عفا اللہ عنہٗ " " "

۵۳۷ - تا وقتیکہ وہ تائب نہ ہوگا حکم مذکور اس پر شرعاً جاری رہے گا
احقر الوریٰ احمد الحق عفا اللہ عنہ۔ نائب مفتی مدرسہ ہاٹھہزاری

۵۳۸ - احقر محمد علی مدرس " " "

Marfat.com

۵۳۹ ۔ لاشک فیما قالہ العلماء المحققون فی حق ذالک الملحد ۔ فقط والسلام
نذیر احمد شیخ الادب مدرسہ ہاٹہزاری

۵۴۰ ۔ محمد غلام الرحمٰن مہتمم مدرسہ منیر الاسلام ۔ البورھاٹ

۵۴۱ ۔ محمد اسماعیل " " ناصر الاسلام ۔ فتحپور

۵۴۲ ۔ فیض احمد صدر مدرس " "

۵۴۳ ۔ عبد الرحیم غفرلہٗ مدرس و ناظم تعلیمات

---

۵۴۴ ۔ محمد فرقان محدث مدرسہ عالیہ سرکاری ۔ چاٹگام

۵۴۵ ۔ محمد اسماعیل " " " "

۵۴۶ ۔ محمد شفیق احمد پرنسپل مدرسہ عالیہ دار العلوم "

۵۴۷ ۔ احقر محمد اسماعیل مہتمم مدرسہ مظاہر العلوم چاٹگام شہر

۵۴۸ ۔ المجیب مصیب احقر الانام محمد نور الاسلام محدث مدرسہ مظاہر العلوم چاٹگام

۵۴۹ ۔ القول حق ما قال العلماء ۔ بندہ محمد یونس مدرس " "

۵۵۰ ۔ لاریب فی کفرہٖ ۔ محمد مسعود الحق کان اللہ لہٗ شیخ الحدیث مدرسہ مظاہر العلوم

۵۵۱ ۔ لاشک فی کفرہٖ ۔ غلام احمد پرویز ۔ احقر محمد اسحاق عفا اللہ عنہ مدرس

۵۵۲ ۔ المجیب مصیب ۔ احقر عبد الرحمٰن عفی عنہ

۵۵۳ ۔ الجواب صحیح ۔ صدیق احمد غفرلہٗ مہتمم مدرسہ فیض العلوم برتیلی ۔ چاٹگام

Marfat.com

مدرسہ ضمیریہ قاسم العلوم پٹیہ

۵۵۴ - خادم العلم والعلماء علی احمد الخیلی الاسلام آبادی عفرلہ' استاذ المدرسہ

۵۵۵ - ایسے عقائد کے کفر میں کوئی شک نہیں۔

محمد اسحاق عفرلہ' - شیخ الحدیث والادب

۵۵۶ - احقر محمد یونس کان اللہ لہ' - مہتمم مدرسہ ضمیریہ قاسم العلوم پٹیہ

۵۵۷ - لاشک فی کفرہ' - العبد محمد دانش خادم " " " " "

۵۵۸ - بندہ امیر حسین شیخ الحدیث " " " " " " "

۵۵۹ - غلام احمد پرویز کے کفر والحاد کے متعلق میری بھی وہی رائے ہے جس کی تفریح حضرت مولانا مفتی فیض اللہ صاحب متعنا اللہ بطول بقائہ نے فرمائی ہے۔ اللہ اس کو دوبارہ دولت ایمان عطا فرمائے۔

بندہ محمد ابراہیم عفرلہ' - خادم دار الافتا مدرسہ ضمیریہ قاسم العلوم پٹیہ

---

۵۶۰ - احقر سلطان احمد عفرلہ' - مدرسہ عبیدیہ حافظ العلوم نانوپور

۵۶۱ - احقر بدل سبحان " " " " "

۵۶۲ - احقر سلطان احمد عفرلہ' مدرس مدرسہ حسینیہ - راجگھاٹا - سانکانیہ

۵۶۳ - احقر احمد حسن مہتمم مدرسہ عربیہ اسلامیہ جیری چاٹگام

۵۶۴ - احقر الزماں محمد یعقوب عفرلہ' مدرسہ انوار العلوم "

۵۶۵ - احقر محمد عبد المنان عفا اللہ عنہ مدرس مدرسہ عالیہ دار العلوم چاٹگام

Marfat.com

۵۶۷۔ احقر محمد یوسف غفرلہٗ اسلام آبادی مہتمم مدرسہ محمودیہ مدینۃ العلوم باتھوہ

۵۶۸۔ احقر العباد شفیق الرحمٰن مدرسہ تجوید القرآن فقیر ہاٹ

۵۶۹۔ لاشک فی کفرہ ۔ محمود احمد ظفر ۔ چاٹگام

۵۷۰۔ محمد ہارون غفرلہٗ مہتمم مدرسہ عزیز العلوم بابونگر ۔ چاٹگام

۵۷۱۔ محمد حفاظت الرحمٰن غفرلہ مہتمم مدرسہ حسینیہ ۔ راجگھاٹا ″

۵۷۲۔ فضل احمد غفرلہٗ ۔ خادم مدرسہ رشید آباد ۔ بشارت نگر

۵۷۳۔ احقر عبد القدوس مدرس مدرسہ معاون الاسلام ۔ شرف بھاٹا

۵۷۴۔ احقر الناس سید احمد عفا اللہ عنہ ۔ مہتمم مدرسہ بحر العلوم درویش کاٹا

۵۷۵۔ بندہ محمد حسن غفرلہٗ ۔ مہتمم مدرسہ عالیہ سانکانیہ

۵۷۶۔ رشید احمد غفرلہٗ مہتمم مدرسہ اسلامیہ کٹگرام

۵۷۷۔ احمد الرحمٰن غفرلہٗ خادم مدرسہ عین الاسلام ۔ فتح نگر

سلہٹ

۵۷۸۔ عبد الکریم اسلام آبادی سلہٹ

۵۷۹۔ ریاست علی مہتمم مدرسہ رانا پنگ ″

۵۸۰۔ عبد الرحیم ″ ″

۵۸۱۔ عبد الغفار ″ ″

۵۸۲۔ عبد الرحیم جیریایہ ″

۵۸۳۔ مشاہد علی محدث (شیخ الحدیث کنائی گھاٹ) ″

۵۸۴۔ نصیب احمد صدر مدرس مدرسہ عالیہ جھنگہ باڑی ″

Marfat.com

۵۸۵- احمد حسینی	مدرس مدرسہ عالیہ جھنگہ باری - سلہٹ		
۵۸۶ - عبداللطیف	"	"	"
۵۸۷ - عبدالخالق	"	"	"
۵۸۸ - عبدالرحیم	مدرسہ امداد العلوم	"	"
۵۸۹ - محمد یعقوب	مدرسہ جامع العلوم	گاسباڑی	"
۵۹۰ - ادریس احمد	"	"	"
۵۹۱ - شفیق الحق	"	"	"
۵۹۲ - عبدالغنی مفتی	"	"	"
۵۹۳ - عبدالحکیم	فولباڑی مدرسہ		"
۵۹۴ - عبدالرحیم			"
۵۹۵ - جمشید علی			"
۵۹۶ - امجد علی	مہتمم مدرسہ راجہ گنج		"
۵۹۷ - رحمت اللہ	استاذ الحدیث مدرسہ راناپنگ		"
۵۹۸ - منور علی	"		"
۵۹۹ - جمشید علی	"		"
۶۰۰ - سکندر علی	"		"
۶۰۱ - محمد طاہر	مدیر مدرسہ عربیہ حسینیہ		"
۶۰۲ - عبدالرشید			"
۶۰۳ - محمود الرحمٰن	زکی گنج		"

Marfat.com

۶۰۴ - عبیدالحق	زکی گنج	سلہٹ
۶۰۵ - رضوان علی	مدرسہ باگھا	؍
۶۰۶ - اکبر علی	؍	؍
۶۰۷ - ابراہیم	؍	؍
۶۰۸ - عبدالواحد	؍	؍
۶۰۹ - عبدالمنصور	؍	؍
۶۱۰ - محمدالیاس	؍	؍
۶۱۱ - مسعود	؍	؍
۶۱۲ - عبدالعزیز	؍	؍
۶۱۳ - عبداللطیف	؍	؍
۶۱۴ - شمس الدین	پھولباڑی	؍
۶۱۵ - لطف الرحمن	مدرسہ ؍	؍
۶۱۶ - عبدالرحمن	؍ ؍	؍
۶۱۷ - اشرف علی	دھومندل	؍
۶۱۸ - مسیح الرحمن		؍
۶۱۹ - مظفر حسین	بنیاچنگ	؍
۶۲۰ - محمد اسماعیل		؍
۶۲۱ - برہان الدین	بنیاچنگ	؍
۶۲۲ - عبدالقدوس	؍	؍

Marfat.com

٦٢٣- عبدالشہید	مدرسہ امام باڑی	سلہٹ
٦٢٤- نورالحق	مدرسہ میرپور	،،
٦٢٥- شریف الدین	مدرسہ اسلامیہ حبیب گنج	،،
٦٢٦- خلیل الرحمٰن	،،	،،
٦٢٧- مصباح الزماں	،،	،،
٦٢٨- عبدالرحمان		،،
٦٢٩- مقدس علی		،،
٦٣٠- عبدالمومن		،،
٦٣١- مطیع الاسلام		،،
٦٣٢- فیض الحسین لکھائی		،،
٦٣٣- عبدالرؤف		،،
٦٣٤- جمیل احمد		،،
٦٣٥- آفتاب الزماں		،،
٦٣٦- مطہر علی		،،
٦٣٧- عبدالحمید		،،
٦٣٨- ارشاد الرحمن		،،
٦٣٩- احمد علی		،،
٦٤٠- حسین احمد	بانہ کوٹی	،،
٦٤١- منظور احمد	مدرسہ باگھا	،،

Marfat.com

٦٤٢ - عبدالجلیل مدرسہ باگھا سلہٹ

٦٤٣ - لطف الرحمٰن برنوی "

٦٤٤ - حبیب الرحمٰن "

٦٤٥ - علی اکبر بنیاچنگ "

٦٤٦ - عبدالحمید مدرسہ عالیہ " "

٦٤٧ - علاءالدین " " " "

٦٤٨ - فرخ حسین " " " "

٦٤٩ - رمیض الدین سابق پرنسپل مدرسہ عالیہ گورنمنٹ سلہٹ شہر

٦٥٠ - ہرمزاللہ سابق شیخ الحدیث "

٦٥١ - عبدالمتین چودھری پھولباڑی سلہٹ

٦٥٢ - عبدالمنان ہمتن پور "

٦٥٣ - عبدالنور محدث مدرسہ دارالعلوم مولوی بازار ٹاؤن "

٦٥٤ - حبیب اللہ مدرس " " " "

٦٥٥ - عبدالرحمٰن " " " " "

٦٥٦ - منیرالدین " " " " "

٦٥٧ - عبدالسلام " " " " "

٦٥٨ - عبدالباری سپرنٹنڈنٹ مدرسہ عالیہ " " "

٦٥٩ - سعداللہ مدرس " " " "

٦٦٠ - شفیق الرحمٰن " " " " "

٦٦١- عبدالغنی نوری نالی ہوری مولوی بازار سلہٹ

٦٦٢- عبدالمنان صدر مدرس مدرسہ ،، ،، ،،

٦٦٣- عطاء الرحمٰن مدرس ،، ،، ،،

٦٦٤- عبدالخالق صدر مدرس بھادگاؤں مدرسہ ،، ،،

٦٦٥- رئیس الدین مدرس ،، ،، ،،

٦٦٦- عطاء الرحمٰن کلیارگاؤں ،، ،،

٦٦٧- عبدالباری آج منی ،، ،،

٦٦٨- عبدالرحیم سپرنٹنڈنٹ مدرسہ عالیہ شائستہ گنج ،،

٦٦٩- عرفان علی مدرس ،، ،، ،،

٦٧٠- عبدالعزیز ،، ،، ،،

٦٧١- عبدالخالق ،، ،، ،، ،،

٦٧٢- غلام یزدانی ،، ،، ،، ،،

٦٧٣- روشن علی ،، ،، ،، ،،

٦٧٤- تبارک علی مہتمم وصدر مدرس مدرسہ عالیہ قاسم العلوم باہوبل ،،

٦٧٥- عبدالرحیم مدرس ،، ،، ،، ،،

٦٧٦- عبدالباری علاپور ،، ،،

٦٧٧- مصرف خاں بڑوئی اوڑی ،، ،،

٦٧٨- امتیاز علی ،، ،، ،،

٦٧٩- بشیرالدین "کولاؤڑا" مولوی بازار

Marfat.com

۶۸۰- احمد حسین	مولوی بازار	سلہٹ
۶۸۱- عبدالخالق	"	"
۶۸۲- ستّارالنبی	"	"
۶۸۳- عبدالصمد	"	"
۶۸۴- مسعود احمد	"	"
۶۸۵- عبدالقادر	خانگال	"
۶۸۶- صدیق احمد	"	"
۶۸۷- عبدالحیٌ	دینارپور	"
۶۸۸- عبدالشہید	"	"
۶۸۹- عبدالمنان	"	"
۶۹۰- عبدالقادر مفتی	"	"
۶۹۱- امین الدین	سنام گنج	"
۶۹۲- عبدالحق	"	"
۶۹۳- شبیر احمد	"	"
۶۹۴- عبدالسبحان	"	"
۶۹۵- عبدالباری	"	"
۶۹۶- ساجدالرحمن	"	"
۶۹۷- مقبول علی	"	"
۶۹۸- عزیزالرحمٰن	"	"

Marfat.com

۶۹۹- عبدالرحمن	سنام گنج	سلہٹ
۷۰۰- شمس الاسلام	"	"
۷۰۱- عبدالمالک	"	"
۷۰۲- اشرف علی	مولوی بازار	"
۷۰۳- ریحان الدین	"	"
۷۰۴- لطف الرحمٰن	" ٹاؤن	"
۷۰۵- مخلص الرحمٰن	رائے دھر	"
۷۰۶- عبدالحیٔ	"	"
۷۰۷- عبداللطیف	"	"
۷۰۸- تفضل حسین	"	"
۷۰۹- عبدالرزاق	گوھاڑوا "باہوبل"	"
۷۱۰- تاج الاسلام	" "	"
۷۱۱- عبدالخالق	ساتپاڑیا "	"
۷۱۲- صغیرالدین	صدر مدرس پوٹی جوڑی مدرسہ	"
۷۱۳- بایزید	مدرس "	"
۷۱۴- شمس الدین	" "	"
۷۱۵- عبدالرشید	"	"
۷۱۶- ریحان الدین	ایم ایم لکھائی	"
۷۱۷- لطف الرحمن	"	"

Marfat.com

۷۱۸۔ عبدالرحمٰن	لکھائی	سلہٹ
۷۱۹۔ اسماعیل	"	"
۷۲۰۔ ابراہیم	"	"
۷۲۱۔ حبیب الرحمن	زکی گنج	"
۷۲۲۔ بدرالعالم	مغلہ بازار	"
۷۲۳۔ یوسف		"
۷۲۴۔ عبدالواحد	مغلہ بازار	"
۷۲۵۔ عبدالرزاق	گول گاؤں	"
۷۲۶۔ یوسف صاحب چودہری	رسید پور	"
۷۲۷۔ عبدالمنان	ستیاجوڑی	"
۷۲۸۔ ثمرالدین	"	"
۷۲۹۔ واحدالاسلام چودہری	وزیر پور	"
۷۳۰۔ عبدالنور	"	"
۷۳۱۔ عثمان	بنیاچنگ	"
۷۳۲۔ شفیق	"	"
۷۳۳۔ غلام قدوس	"	"
۷۳۴۔ غلام کریم	"	"
۷۳۵۔ غلام رحمٰن	"	"
۷۳۶۔ محرم	"	"

Marfat.com

۷۳۷ - امیرالزمان	گونئ	بنیاچنگ	سلہٹ
۷۳۸ - مفتی احرارالزماں	"	"	"
۷۳۹ - عبدالمنان	"	"	"
۷۴۰ - صدیق الباری	"	"	"
۷۴۱ - رفیق	ڈھلیا	"	"
۷۴۲ - عبدالحلیم	"	"	"
۷۴۳ - عبدالمنان	گونئ	"	"
۷۴۴ - عبدالواحد چودہری	شاہ پور	"	"
۷۴۵ - شرف الدین		باہوبل	"
۷۴۶ - عبدالمجید	سٹیبیاشہ	"	"
۷۴۷ - مقبول حسین	ولوا	"	"
۷۴۸ - اشرف علی	"	"	"
۷۴۹ - عرفان علی	"	"	"
۷۵۰ - عبدالرشید	باگڈور	"	"
۷۵۱ - عبدالجبار	راغب پاشہ	میرپور	"
۷۵۲ - عبدالرحمن		"	"
۷۵۳ - عبدالحق		"	"
۷۵۴ - فضل الرحمٰن		"	"
۷۵۵ - نورالحسین		"	"

Marfat.com

۷۵۶۔ عبداللطیف	پھول تلی	سلہٹ
۷۵۷۔ اشرف علی	شائستہ گنج	"
۷۵۸۔ سراج الحق	پوران گاؤں	بنی گنج
۷۵۹۔ عبدالرحمٰن	"	"
۷۶۰۔ سراج الاسلام	سرمیت پور	"
۷۶۱۔ عبدالمنور	"	"
۷۶۲۔ رمیض الدین	"	"
۷۶۳۔ عبدالمنان	خواجہ خیر	"
۷۶۴۔ عبدالمتین	ضیا پور	"
۷۶۵۔ علی اصغر نوری		"
۷۶۶۔ سلیمان		حبیب گنج
۷۶۷۔ رفیق الدین		"
۷۶۸۔ عبدالباری		"
۷۶۹۔ سلیمان	بھانوگاچ	
۷۷۰۔ منصف علی	کرامتیہ مدرسہ	"
۷۷۱۔ مصطفٰے علی	لہرج پور	نبی گنج
۷۷۲۔ عزت علی	قاطعہ مدرسہ	سنام گنج
۷۷۳۔ نورالدین محدث	گوہرپور	سلہٹ
۷۷۴۔ نظیر احمد	"	"

Marfat.com

۷۷۵۔ عثمان	مولوی بازار		سلہٹ
۷۷۶۔ حبیب الرحمٰن آپرکگابلا	؍		؍
۷۷۷۔ محمد اسحاق	دولت پور۔ حبیب گنج		
۷۷۸۔ عبدالشہید خاں	صادق پور		؍
۷۷۹۔ اکبر علی	متھورچک		؍

کملاّ (ضلع تریپورہ)

۷۸۰۔ سراج الاسلام	شیخ التفسیر	مدرسہ	برہمن بریا
۷۸۱۔ محمد ریاضت اللہ	(مفتی ومدرس)	؍	؍
۷۸۲۔ مطیع الرحمٰن	ناظم	؍	؍
۷۸۳۔ نوراللہ ڈھاکوی	مدرس	؍	؍
۷۸۴۔ ارشادالاسلام	؍	؍	؍
۷۸۵۔ عبدالنور	؍	؍	؍
۷۸۶۔ عبداللطیف	؍	؍	؍
۷۸۷۔ عبدالمجید	؍	؍	؍
۷۸۸۔ رستم	؍	؍	؍
۷۸۹۔ عبدالباری	؍	؍	؍
۷۹۰۔ منیرالزماں	مالیمتا مدرسہ		؍
۷۹۱۔ ثناءاللہ	ناصر نگر		؍
۷۹۲۔ اشرف علی	؍		؍

Marfat.com

۷۹۳۔ عبدالرحیم — تیلی نگر — برہمن بریا

۷۹۴۔ محمد اسماعیل — محی الدین نگر — "

۷۹۵۔ میزان الرحمن — منصل — "

۷۹۶۔ سعید الرحمن — بھوبن — "

۷۹۷۔ دلاور حسین (محدث)

۷۹۸۔ عبدالباری صدر مدرس مدرسہ عالیہ تالشہر

۷۹۹۔ عبدالرحمن — سرائیل

۸۰۰۔ محمد علی — "

۸۰۱۔ محمد تاج الاسلام (صدر مدرس مدرسہ ہرش پور سلہٹ) "

۸۰۲۔ امین الاسلام (نومسلم) چھتیاں (سلہٹ)

۸۰۳۔ محمد علی — بوالیا — (کملا)

۸۰۴۔ اختر الزماں مدرسہ اسلامیہ پہاڑپور

۸۰۵۔ قربان علی محدث بروڑا مدرسہ کملا۔

نواکھالی

۸۰۶۔ محمد عبدالغنی محدث اول مدرسہ عالیہ اسلامیہ

۸۰۷۔ محمد ابوالخیر غفرلہ شیخ التفسیر "

۸۰۸۔ محمد غلام سرور غفرلہ خادم "

۸۰۹۔ محمد قاسم غفرلہ محدث "

۸۱۰۔ محمد خورشید عالم محدث مدرسہ کرامتیہ عالیہ

Marfat.com

۸۱۱ - احقر محمد عتیق اللہ خادم مدرسہ کرامتیہ عالیہ

۸۱۲ - محمد عبد الخالق غفرلہ " "

۸۱۳ - محمد نور اللہ غفرلہ " "

۸۱۴ - محمد ناظم عفی عنہ

۸۱۵ - محمد عبد الرشید غفرلہ محدث مدرسہ عالیہ

۸۱۶ - محمد ابو بکر صدیق مدرس "

۸۱۷ - محمد مبارک اللہ غفرلہ مفتی "

۸۱۸ - احقر محمد دلیل الرحمٰن مدرس "

۸۱۹ - محمد عبد السبحان غفرلہ خادم مدرسہ اسلامیہ

۸۲۰ - محمد ابو المنصور غفرلہ " "

۸۲۱ - محمد عبد الرحمٰن غفرلہ " "

۸۲۲ - محمد بذل الرحمٰن غفرلہ " "

۸۲۳ - محمد نور اللہ عفی عنہ خادم الحدیث مدرسہ عالیہ کرامتیہ وخطیب الجامع بالبلد۔

۸۲۴ - نور احمد خادم مدرسہ کرامتیہ عالیہ

۸۲۵ - محمد فضل الرحمن " "

۸۲۶ - عبد العزیز عفی عنہ متوطن تبتلی

۸۲۷ - عبد الحفیظ عفا اللہ عنہ۔ اشرف المدارس تبتلی

۸۲۸ - محمد عبید الحق عفی عنہ۔ پرنسپل مدرسہ عالیہ فینی وناظم جمعیۃ المدرسین مشرقی پاکستان

۸۲۹ - محمد عبد المنان عفی عنہ محدث اول مدرسہ عالیہ فینی نواکھالی

Marfat.com

۸۳۰ - محمد ابراہیم کتب خانہ اسلامیہ فینی

۸۳۱ - محمد ابراہیم ناظم مدرسہ عالیہ فینی وسابق ممبر اسمبلی مشرقی پاکستان

۸۳۲ - محمد عبداللطیف مدرسہ دار العلوم اسلامیہ - سرسدی

۸۳۳ - محمد ابراہیم غفرلہ " "

۸۳۴ - محمد نور الاسلام " "

۸۳۵ - محمد شمس الحق غفرلہ مہتمم " "

۸۳۶ - احقر محمد عبدالمنین خادم مدرسہ عزیزیہ اسلامیہ نارائن پور

۸۳۷ - بیشک ایسے عقائد باطلہ کفر ہیں -

محمد عبدالملک مہتمم مدرسہ اشرفیہ - پھول غازی

ڈھاکہ

۸۳۸ - عزیز الحق خادم حدیث جامعہ قرآنیہ

۸۳۹ - محمد عبدالرحیم (۱۳) کارکن پاڑی لین

۸۴۰ - نور محمد اعظمی

۸۴۱ - شمس الحق پرنسپل جامعہ قرآنیہ شاہی مسجد لال باغ

۸۴۲ - محمد علی اکبر غفرلہ - سابق محدث مدرسہ اشرف العلوم

۸۴۳ - محمد عبدالمعز مفتی مدرسہ لال باغ

۸۴۴ - محمد عبدالکبیر خادم "

۸۴۵ - احقر محمد اللہ غفرلہ محدث جامعہ قرآنیہ لال باغ وخطیب شاہی مسجد

۸۴۶ - صلاح الدین جامعہ قرآنیہ

Marfat.com

۸۴۷- محمد ہارون		جامعہ قرآنیہ	
۸۴۸- ہدایت اللہ محدث		″	
۸۴۹- حشمت اللہ		″	
۸۵۰- عبدالمجید		″	
۸۵۱- نورالحق قاسمی		″	
۸۵۲- محمد معیارالدین		نل گاؤں۔ ڈھاکہ	

میمن سنگھ

۸۵۳- اطہر علی	صدر	جامعہ امدادیہ	کشور گنج
۸۵۴ احمد علی خاں	مہتمم	″	″
۸۵۵- عبدالاحد قاسمی	صدر مدرس	″	″
۸۵۶- محمد علی	مفتی و محدث	″	″
۸۵۸- احسان الحق		″	″
۸۵۹- عبدالخالق	پرنسپل ہیبت نگر عالیہ مدرسہ		″
۸۶۰- امین الحق	محدث	″	″
۸۶۱- اسرائیل	مدرس	″	″
۸۶۲- الطاف حسین	″	″	″
۸۶۳- میزان الرحمن	″	″	″
۸۶۴- منظور الحق	مہتمم	مدرسہ مفتاح العلوم	نتروکونہ

Marfat.com

۸۶۵ - عبدالصمد محدث مدرسہ اشرف العلوم بالیہ

۸۶۶ - ضیاء الحق محدث مدرسہ غفوریہ دارالسلام اسلام پور

۸۶۷ - عبدالقدوس مہتمم بانشوان کبیر پور مدرسہ عالیہ

۸۶۸ - انوارالرحمن مہتمم درگاہ پور مدرسہ

۸۶۹ - منیرالدین ناظم انوارالعلوم ناجورہ ہاٹ سٹیرگنج

۸۷۰ قطب الدین مدرس "

۸۷۱ - عبدالرحمٰن مدرس عرافت العلوم کیسکوتی "

۸۷۲ - احقرالناس، حسین احمد مدرسہ دارالسلام سہاگی

۸۷۳ - احقرالناس، محمد واعظ الدین لکھی پور اشاعت العلوم مدرسہ

۸۷۴ - محمد عبدالمطالب شام پور مدرسہ

۸۷۵ - محمد نبی حسین غفرلہ دارالسلام مدرسہ رنگینگہ پور

۸۷۶ - محمد غلام یاسین ناظم برادریہ صدیقیہ مدرسہ نانکائیل

۸۷۷ - ریاض الدین احمد، مہتمم مدرسہ اسلامیہ تلولی ضلع مومن شاہی

۸۷۸ - محمد ابوالہاشم غفرلہ مہتمم مدرسہ جامع حسینیہ میرزاپور

۸۷۹ - محمد سلامت اللہ غفرلہ قاسم العلوم بانسانی۔ بہونیا نربازار

۸۸۰ - محمد عبدالجبار یورب دہولا۔ اکند شریف

۸۸۱ - محمد عبدالسلام مدرس باہتراجامعہ امدادیہ پوسٹ شاکوائی

۸۸۲ - سید شبلی فرقانی مہتمم بنازنربار اسلامیہ مدرسہ۔ڈاکخانہ نادینہ

۸۸۳ - محمد ابراہیم مدرسہ اشرفیہ کیندوا۔

Marfat.com

۸۸۴- محمد منیر الدین مدرسہ اشرفیہ کیندوا

۸۸۵- محمد شمس الدین ناظم مدرسہ جامعہ مصطفویہ۔ دتوکادن

۸۸۶- محمد سفیر الدین ناظم مدرسہ امداد العلوم باکندیہ

۸۸۷- جعفر احمد ناظم مدرسہ دار العلوم منزی آئیل پوسٹ نندائیل

۸۸۸- محمد سعید الرحمٰن مہتمم مدرسہ مصباح العلوم مہی نند۔ بہاشکر خیلا

۸۸۹- مظفر احمد مدرس " " " "

۸۹۰- عبد الجلیل " " " "

۸۹۱- آفتاب الدین " " " "

۸۹۲- عبد الحلیم " " " "

۸۹۳- محمد عبد الباطن سہاگی مدرسہ

۸۹۴- محمد سلیمان "

۸۹۵- عبد الحکیم۔ ساکن جیکا تلا سہاگی

۸۹۶- محمد سلیمان ساکن گایوتا "

۸۹۷- رفیق اللہ بریسال

۸۹۸- مفیض الدین مہش پور

۸۹۹- محمد عبد الرشید مریض پور سہاگی

۹۰۰- محمد حسین علی خطیب جامع مسجد صاحب نگر "

۹۰۱- محمد علی نانائیل روڈ "

۹۰۲- احمد علی خطیب ماتور جامع مسجد۔ ڈاکخانہ کمارول

Marfat.com

۹۰۳- شمس الہدیٰ خطیب جریارہ جامع مسجد۔ڈاک خانہ سہاکی
۹۰۴- غیاث الدین ساکن " سہاکی
۹۰۵- عبدالجبار ساکن بکایونا "
۹۰۶- اشرف علی ساکن فانور کارول
۹۰۷- محمد ابوالحسین ساکن جریارہ سہاکی
۹۰۸- محمد سعد اللہ ساکن بتاجور جمال پور
۹۰۹- عبدالجلیل ساکن بکایونا سہاکی
۹۱۰- عبدالرحمٰن فقیر ساکن ہاروا ترجورا
۹۱۱- حسین علی خطیب شرشیرہ جامع مسجد
۹۱۲- شاہد علی مہتمم فرقانیہ مدرسہ داکورا شریفہ
۹۱۳- عبدالحی خطیب جامع مسجد مہیش پور
۹۱۴- رئیس الدین خطیب مالی رتی جامع مسجد کمارول
۹۱۵- مجیب الرحمٰن مدرس اول ماتنز کھاین مدرسہ۔ ڈاکخانہ نیل گنج
۹۱۶- عبدالرشید خاں " " "
۹۱۷- عبدالرزاق " " "
۹۱۸- نورالدین ناظم مدرسہ دارالعلوم میمن سنگھ شہر
۹۱۹- میاں حسین محدث " "
۹۲۰- اختر الدین مدرس " "
۹۲۱- وقاص علی " " "

Marfat.com

۹۲۲- اکبر حسین محدث مدرسہ دارالعلوم میمن سنگھ شہر
۹۲۳- یونس مدرس " "
۹۲۴- مجیب الرحمٰن مہتمم " "
۹۲۵- عبدالحمید ہیڈمولوی شام گنج اسکول
۹۲۶- محمد عمران بھوبیاں مہتمم مدرسہ اسلامیہ دہرا
۹۲۷- سلطان احمد ناظم کوکائیل مدرسہ
۹۲۸- نور محمد ساکن تانگورا
۹۲۹- عبدالغفور
۹۳۰- محمد ظہیرالدین دارالعلوم مدرسہ شیلا
۹۳۱- محمد امان اللہ " "
۹۳۲- محمد نعمان اسلام پور مدرسہ
۹۳۳- محمد مختارالدین ہرکلہ اسلامیہ مدرسہ
۹۳۴- شمس الدین
۹۳۵- عبدالغفور
۹۳۶- رستم علی
۹۳۷- حسین احمد
۹۳۸- عبدالرب
۹۳۹- محمد علی چودھری پروفیسر نصیر آباد کالج
۹۴۰- ابوالکلام جلال الدین

Marfat.com

۹۴۱ - فیض الدین امام بڑی مسجد

۹۴۲ - محب الرحمٰن محدث مکتا کاجھ عالیہ مدرسہ

۹۴۳ - حبیب الرحمٰن مدرس "

۹۴۴ - انیس الرحمٰن

۹۴۵ - محمد عبدالسلام مدرسہ دارالعلوم سہاکی

۹۴۶ - محی الدین " "

۹۴۷ - عبدالاول " "

۹۴۸ - زین العابدین " "

۹۴۹ - عبدالحکیم " "

۹۵۰ - عبدالغفور " "

۹۵۱ - عبدالغنی " "

۹۵۲ - محمد شمس الدین القاسمی مدرسہ دارالسلام "

بریسال ضلع

۹۵۳ - محمد یاسین عفی عنہ۔ عباد اللہ مسجد شہر بریسال

۹۵۴ - محمد بشیر اللہ اطہری امام جامع مسجد "

۹۵۵ - محمد نور الزماں بریسالی سابق نائب ناظم جمعیت علماء اسلام ہند

۹۵۶ - محمد عبداللطیف خادم مدرسہ محمودیہ بریسال شہر

۹۵۷ - محمد یونس " " "

۹۵۸ - عبدالمتین " " "

Marfat.com

۹۵۹- عبدالقادر خادم مدرسہ محمودیہ بریسال شہر
۹۶۰- عبدالمنان " "
۹۶۱- ممتاز الدین مہتمم مدرسہ ناظرپور "
۹۶۲- حاتم احمد " "

علماء جسر

۹۶۳- قاضی سخاوت حسین امام جامع مسجد جسر
۹۶۴- شمس العالم مدرسہ دارالعلوم "
۹۶۵- عبدالحلیم " "
۹۶۶- امجد حسین " "
۹۶۷- رکن الزماں " "
۹۶۸- عبدالرؤف
۹۶۹- عبدالرزاق
۹۷۰- ابوالحسن محدث " "
۹۷۱- شمس الرحمان " "
۹۷۲- جلال الدین "
۹۷۳- عیسیٰ روح اللہ "
۹۷۴- انوار اللہ "
۹۷۵- مقبول احمد "
۹۷۶- محمد قاسم "

Marfat.com

٩٧٧- منصور احمد			جسر شہر

فرید پور

٩٧٨- عبدالعلی	خطیب کوٹ مسجد		فرید پور
٩٧٩- حسین احمد	امام جامع مسجد	گوپال گنج	ضلع فرید پور
٩٨٠- محمد عبدالحفیظ گوہر رازکہ		مدرسہ خادم العلوم	یات کاتی
٩٨١- محمد عبدالستار غفرلہ	استاذ	"	"
٩٨٢- شفیع اللہ	"	"	"
٩٨٣- عبدالمقتدر احمد	"	"	"
٩٨٤- عبدالمنان		"	"
٩٨٥- محمد نورالحق		"	"
٩٨٦- محمد عبدالباری		"	"
٩٨٧- محمد مشرف حسین عفی عنہ	مدرس	"	"
٩٨٨- محمد اشرف علی	مدرس	"	"

مدرسہ محی الاسلام جسر

٩٨٩- محمد انور	مدرسہ محی الاسلام جسر
٩٩٠- عبدالستار	"
٩٩١- علی احمد	"
٩٩٢- محمد یونس	"
٩٩٣- جلال الدین	"

Marfat.com

۹۹۴۔ عبدالمنان مدرسہ محی الاسلام جسر
۹۹۵۔ عبدالملک ″
۹۹۶ عبدالمقیت ″
۹۹۷۔ خواجہ عبدالمجید ″
۹۹۸۔ عتیق الرحمٰن ″

کھلنا

۹۹۹۔ عزیز الرحمٰن مہتمم مدرسہ ادیپور
۱۰۰۰۔ خلیل احمد ″ ″
۱۰۰۱ فہیم الدین ″ ″
۱۰۰۲۔ عبدالقادر مدرسہ عالیہ کھلنا شہر
۱۰۰۳۔ محمد اسحاق مفتی ″ ″
۱۰۰۴۔ عبدالستار ″ ″
۱۰۰۵۔ عبدالرحمٰن ″ ″
۱۰۰۶ محمد شوکت علی ″ ″
۱۰۰۷۔ عبداللطیف مہتمم مدرسہ اسلامیہ
۱۰۰۸۔ عبدالعزیز امام جامع مسجد کھلنا
۱۰۰۹۔ عبدالاول ″ ″ ″
۱۰۱۰۔ مذکر الباری ″ ″ ″
۱۰۱۱ حسین احمد ″ ″ ″

Marfat.com

بقیہ کملا ضلع

۱۰۱۲- محمد عبدالحئی خطیب جامع مسجد پوران بازار چاندپور

۱۰۱۳- محمد وحید الدین ناظم مدرسہ قاسم العلوم 〃

۱۰۱۴- احقر محمد علی متقی 〃 〃 〃

۱۰۱۵- ابوالفیض 〃 〃 〃

۱۰۱۶- قاری ابوالخیر 〃 〃 〃

۱۰۱۷- احقر الانام تاج الاسلام مدرسہ برہمن باڑیہ ضلع کملا

۱۰۱۸- احقر غلام رسول استاذ 〃 〃

مومن شاہی

۱۰۱۹- مقبول احمد مدرسہ عالیہ قتلاشین

۱۰۲۰- آفتاب خادم 〃 〃

۱۰۲۱- محمد یوسف 〃 〃 〃

۱۰۲۲- محمد مہراب علی 〃 〃 〃

۱۰۲۳- نورالاسلام 〃 〃 〃

۱۰۲۴- علیم الدین 〃 〃 〃

۱۰۲۵- عبدالقادر 〃 〃 〃

۱۰۲۶- حشمت اللہ 〃 〃 〃

۱۰۲۷- عبدالرشید 〃 〃 〃

Marfat.com

علمائے ممالکِ اسلامیہ سے جو استفتاء کیا گیا تھا
اس کا عربی متن درج ذیل ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الاستفتاء

کان ظهر فی الهند (المتحدة الغیر المنقسمة) رجل یدعی المرزا غلام احمد القادیانی، وادعی النبوة، واموراً من الکفر والالحاد، فاتفق علماء الاسلام علی کفره شرقاً وغرباً، عجماً وعرباً، وقد عرف حاله، وشرقت انباءه وغربت۔ وظهر الیوم رجل فی هذه البلاد سمیه وبلدیه یدعی غلام احمد ویلقب "پرویز" ذلک اللقب المجوسی الذی کان یلقب به کل من ملک بلاد فارس والفرس فی القرون الخالیة۔ وقد ابدی اشیاء غریبة مدهشة، حتی سبق سمیه المتنبئ السابق فی عقائده الضالة وافکاره الخاسرة، وآراءه الفاجرة۔ وهو وان لم یدع النبوة مثل بلدیه وسمیه، ولکن لم یغادر شیئاً من عقائد الدین المحمدی، واحکام الشریعة الاسلامیة الطاهرة، الا وقد الحد فیها وحرفها تحریفاً شنیعاً منکراً حتی انکر ضروریات الدین کلها کما سیأتی بیان ذلک قریباً۔ ثم لم یقتنع بها بل سرعان ما اصبح داعیة لنشر تلک المعتقدات الاثیمة الضالة فی الناشئة الجدیدة التی صلتها بالدین فی غایة الوهن، ومعرفتها به فی غایة السطحیة۔ واصدر

Marfat.com

مجلۃ سماها "طلوع اسلام" واتخذ ها منبرًا لاذاعۃ تلک الافکار المنکرۃ باسلوب یلبس الحقائق، والف تآلیف عدیدۃ، شحنها بکل ما امکن له من تسویل وتلبیس والحاد ثم سمی کل ذلک اسلامًا حقیقیًا حقیقًا بالقبول والاذعان، وسمی الاسلام الرائج بین المسلمین الحاوی علی عبادات و طاعات ومعتقدات طاهرۃ مجوسیۃ ومکیدۃ ضد الاسلام. وبالجملۃ فلم یغادر اساسًا للدین الاسلامی الا وقد زعزعه، واورث شکوکًا وشبهات فی جمیع المتواترات المقطوعۃ وضروریات الدین، حتی تفاقم الامر و بلغ السیل الزبی، ولم یبق وجه للسکوت ولا رخصۃ للاعراض والتغافل عن اظهار الحق الصریح، فقام رجال اولو علم وذووا اقلام والسنۃ للدفاع عن الدین والرد علی الحاده وکفره وضلاله بتآلیف وصحف ومقالات ومجلات غیر انها کانت جهودًا انفرادیۃ غیر کافیۃ بالمقصود لاستئصال هذه الشجرۃ الخبیثۃ فکانت المصالح الدینیۃ تستدعی الی ان یجمع نبذ من کفره والحاده لکی تکون الامۃ علی جلیۃ من امره علی ما یستحق به الاکفار، وفعلًا قد جمع ذلک وقدم للعلماء فی بلاد الهند والباکستان الشرقیۃ والغربیۃ، فاتفقت کلمتهم علی الحکم بکفره وارتداده وخروجه عن دائرۃ الاسلام، ولم یتخلف احد من المشاهیر وکبار العلماء والمشائخ عن الافتاء بکفره حتی اتفق علماء السنۃ وعلماء الشیعۃ وطوائف اهل العلم من جمیع الفرق الاسلامیۃ علی کفره - وقد طبعت هذه الفتاوی والتوقیعات فی صورۃ رسالۃ خاصۃ سمیت "علماء امت کا متفقہ فتوی پرویز کافر ہے"، وشاعت هذه الرسالۃ باللغۃ

الاردوية ولاقت اقبالاً من الجماهير، وتلقوه ارباب الجرائد والمجلات والصحف بنقلها وتلخيصها ونشرها، فكان اخوالدواء الكي، وقطعت جهيرة قول كل خطيب. واجبنا ان نقدم الان اشياء من ضلالاته لعلماء الاسلام فى الممالك الاسلامية جزيرة العرب والحرمين الشريفين و الحجاز ونجد والشام والقدس والقاهرة والجزائر وتونس وغيرها ونقدم منها ما لا يحتمل تاويلاً بحيث لا مخلص لقائلها غير التوبة، والرجوع الى الاسلام! فدونكم ايها العلماء والفضلاء اكباد بلاد الاسلام، وافئذ بلاد العرب. نبذاً من افكاره ومعتقداته ـ والله يقول الحق وهو يهدى السبيل ـ

غلام احمد پرویز و نبذ من تعقد انه

الاحكام القرانية ليست ابدية

۱ـ يقول: ان جميع ما ورد فى القران الكريم من الصدقات والتوريث وما الى ذلك من الاحكام المالية كل ذلك موقت تدريجي انما يتدرج به الى دور مستقل يسميه هو نظام الربوبية، فاذا جاء ذلك الوقت تنتهى هذه الاحكام لانها كانت موقتة غير مستقلة ("نظام ربوبیت" ص ۲۵، ۱۶۷ و "سلیم کے نام" ج ۱ ص ۲۴ و ص ۱۸۰)

لكل عصر شريعة

۲ـ ان رسول الله صلے الله عليه وسلم والذين معه قد استنبطوا من القران احكاما فكانت شريعة وهكذا كل من جاء بعده من اعضاء شورائية

لحکومة مرکزیة، لهم ان یستنبطوا احکامًا من القرآن، فتکون تلک الاحکام شریعة ذلک العصر، لیسوا مکلفین بتلک الشریعة السابقة؛ ثم لا تختص تلک بباب واحد بل العبادات، والمعاملات، والاخلاق کلها یجری فیه ذلک، ومن اجل ذلک القرآن لم یعین تفصیلات العبادة۔
(مقام حدیث ج ۱ ص ۳۹۱ وص ۴۲۴)

اطاعة الله ورسوله هی اطاعة الحکومة

۳۔ قوله تعالیٰ: "واطیعوا الله واطیعوا الرسول واولی الامر منکم" ان المراد من اطاعة الله ورسوله هو اطاعة مرکز الملة۔ ای الحکومة المرکزیة۔ والمراد "باولی الامر" الجمعیات التی تنعقد تحتها۔ فالحکومة المرکزیة تستقل بالتشریع، ولیس المراد باطاعة الله اطاعة کتاب القرآن الکریم، ولا باطاعة الرسول اطاعة احادیثه، فکل حکومة مرکزیة قامت بعد عهد الرسالة منصبها منصب الرسول، فاطاعة الله والرسول انما هی اطاعة تلک الحکومة۔ والرسول کان مطاعًا من جهة انه کان امیرا واماما للحکومة المرکزیة والحکومة المرکزیة هی المطاعة۔
(معارف القرآن ج ۴ ص ۶۱۶ و ۶۲۳ و ۶۲۴ و ۶۲۵ و ۶۲۶ و ۶۲۸ و ۶۳۰ و ۶۳۱ و ۶۸۶۔ اسلامی نظام ص ۱۱۰ و ۱۱۱۔ مقام حدیث ج ۱ ص ۱۹۔ سلیم کے نام ج ۱ ص ۱۷۵)

لیس الرسول مطاعًا

۴۔ قد صرح القرآن الکریم؛ بانه لا یستحق الرسول ان یکون مطاعًا،

Marfat.com

وليس له ان يأمرهم باطاعته، وليس المراد من اطاعة الله واطاعة رسوله الا اطاعة مركز نظام الدين الذى ينفذ احكام القرآن فقط (معارف القرآن ج ٤ ص ٦١٦، اسلامى نظام ص ٨٦)

الايمان بالملائكة ومعنى سجود الملائكة

٥ - المراد بالملائكة القوى المودعة فى الكائنات، ومعنى الايمان بها ان يسخرها الانسان ويذعن الانسان تلك القوى. ومعنى سجود الملائكة لآدم: ان تلك القوى قد سخرها الانسان، وليس المراد بآدم شخص خاص، وانما يراد به الانسان، وآدم وحواء عبارة عن زوجين للنسل الانسانى (لغات القرآن ص ٢١٤)

وقصتهما حكاية تمثيلية للمعاشرة الانسانية (لغات القرآن ج ١ ص ٢١٥)

الجنة والنار

٦ - ليس المراد بالجنة والنار امكنة خاصة بل هى كيفيات للانسان. (لغات القرآن ج ١ ص ٤٤٨)

الصلاة

٧ - الصلوٰة التى يصليها المسلمون اخذوها من المجوس وليست هى مرادة فى القرآن، والقرآن انما امر باقامة الصلاة، واقامة الصلاة هى اقامة اسس لاصلاح الافراد على وفق ما يقتضيه النظام (مجلة "طلوع اسلام" لشهر يونيو سنة ١٩٥٠ ص ٤٧ - قرآنى نظام ربوبيت ص ٨٧)

٨ - كل من كان نائبا عن الرسول له ان يغير صورة الصلاة المعروفة

Marfat.com

على ما يقتضيه ذلك العصر۔ (قرآنی فیصلے ص ۱۴ و ۱۵)

الصلاتان فی القرآن

۹ ۔ لم یذکر فی القرآن غیر صلاة الفجر وصلاة العشاء، فلم یثبت الاجتماع فی عهد النبوة للصلاة الا فی هذین الوقتین (لغات القرآن ج ۳ ص ۱۰۴٤)

الزکاة وصدقة الفطر

۱۰ ۔ الزکاة کل جبایة مالیة تکون من جهة الحکومة، فاذا لم تکن حکومة اسلامیة لم تجب الزکاة۔ وصدقة الفطر وغیرها من الصدقات انما هی جبایات وقتیة یلزمها الحکومة لحاجات خاصة، ونوائب واردة۔ (قرآنی فیصلے ص ۳۵ و ۳۷ و ۵۲)

الحج

۱۱ ۔ لیس الحج عنده عبادة خاصة، وانما هو مؤتمر عالمی، وبسنهذا یجعله عبادة فی کتابه (معارف القرآن ج ٤ ص ۳۹۲)

الاضحیة

۱۲ ۔ حقیقتها ذبح الحیوانات للذین یشترکون فی ذلک المؤتمر العالمی ۔ ای لیست عبادة خاصة فی غیر ذلک المؤتمر۔ (رسالۂ قربانی ص ۳)

المعجزات

۱۳ ۔ لم یصدر من الرسول معجزة غیر القرآن (سلیم کے نام ج ۳ ص ۳٦)

الدین الاسلامی

۱٤ ۔ الدین الاسلامی الرائج بین الامة المسلمة الیوم لیس دین القرآن

Marfat.com

وانما هو مركب ممازاج بين المجوسيين، ومن رسوم اليهود، وتصوف النصارى وافلاطون۔ (قرآنی نظام ربوبیت ص ٤٥)

تدوين الحديث

١٥۔ تدوين الروايات الحديثية انما هي اول مكيدة۔ ضد الاسلام، فاورثت عقيدة فی المسلمين بان مع القرآن الكريم وحی آخر معه (مقام حدیث ج ١ ص ٤٢١ و ج ٢ ص ٣٩ و ٤٠)

الوحی غير المتلو

١٦۔ الذی يسمونه الوحی الغير المتلو كلها اكاذيب ومفتريات وهذه الاكاذيب اصبحت مذهبًا للمسلمين (مقام حدیث ج ٢ ص ١٣٢)

امهات الحديث

١٧۔ صحيح البخاری ومسلم والموطا وسنن احمد وسنن ابی داؤد والترمذی والنسائی والبيهقی من الكتب الموثوقة عندهم، وهذه الكتب مادامت معتبرة عندهم فی اصول الدين لم يكن للامة الاسلامية ان تخرج من كبوتها وهذه مكيدة عجيبة اشتغر بها من الاسلام (مقام حدیث ج ٢ ص ١٣٤)

القدرة الالهية

١٨۔ القدرة الالهية ربما تظهر ثمراتها بعد ملايين السنوات، وجرثومة واحدة تطوی مراحلها الارتقائية فی ملايين السنين حتى تصبح انسانًا ولكن اذا ساعدت يد الانسان القدرة الازلية تظهر نتائجها فی اسرع مدة وفی اجمل صورة۔ (من ويزدان ص ١١)

Marfat.com

الايمان بالقدر

۱۹- الایمان بالقدر خیره وشره مکیدة مجوسیة جعلتها عقیدة للمسلمین - (قرآنی فیصلے ص ۱۹۰)

الشریعة القرآنیة

۲۰- ان الرسول والذین معه قد کونوا شریعة تحت ضوء اصول القرآن وفصلوا أنلك الجزئیات التشریعیة التی لم یصرح بها القرآن فکذلك کل حکومة واعضاؤها الشورائیة لهم ان یکونوا جزئیات تطابق عصرهم وتکون هی شریعة ذلك العصر - (مقام حدیث ج ۱ ص ۳۹۱)

هذه قطرات من تلك الطامات التی شحنت به تالیفه و مجلته وکتاباته قد منا ها کالنموذج من افکاره ومعتقداته وآراءه فیا علماء البلاد الاسلامیة ویا علماء الحرمین الشریفین والحجاز المقدس والجزیرة العربیة وغیرها ماذا حکم الشریعة المحمدیة المطهرة فی هذه المعتقدات؟ وماذا حکم من اعتنق بها واعتقدها ودعا الیها بکل وسیلة افتونا ماجورین ابقاکم الله ذخراً لحفظ الدین وسدوداً منیعة حصینة دون فتن یاجوجیة موفقین لاظهار الحق المبین -

المستفتی محمد یوسف البنوری

مدیر المدرسة العربیة الاسلامیة وشیخ الحدیث بها

کراتشی رقم ۵ باکستان

Marfat.com

الجواب

علماء حرمین شریفین نے جو جوابات دیئے ہیں ان کا صحیح متن حسب ذیل ہے

۷ صورة ما كتبه الاستاذ الكبير الشيخ يحيى امان الحنفى،
نائب رئيس المحكمة العليا بمكة (قاضى القضاة)

بسم الله الرحمٰن الرحيم - وبه نستعين

الجواب عن القول الاول وهو ان كل ما ورد فى القرآن مؤقت تدريجى :- هو انه لا حاكم ولا مشرع الا الله سبحانه، فلا تشريع ولا توقيت الا منه سبحانه وتعالىٰ وكون شرعه ابديا او موقتا انما يستفاد من الشارع الحكيم وقد استفدنا من شرعه ان شرعه ابدى سرمدى الى قيام الساعة وانه غير موقت فما مستند هذا الكاذب فى دعواه والنسخ قد يعترى بعض الاحكام الشرعية القابلة للنسخ فى زمن النبى صلى الله عليه وسلم وبعد موت النبى صلى الله عليه وسلم صارت الاحكام كلها محكمة لا تقبل النسخ ولا التغيير ولا التبديل لان الناسخ كان ينزل على النبى صلى الله عليه وسلم ليبلغ الامة به قال علماء الاصول الخطاب الشفاهى الوارد فى زمنه صلى الله عليه وسلم كقوله تعالى: "اقيموا الصلوة واتوا الزكاة" "ولله على الناس حج البيت" "كتب عليكم الصيام" "حرمت عليكم الميتة" "يوصيكم الله فى اولادكم" "للذكر مثل حظ الانثيين" "ولا تأكلوا الربا" "ولا تقتلوا النفس التى حرم الله الا بالحق" ونحو ذلك هو خطاب لمن كان موجودا فى ذلك الزمن متصفا بصفات

Marfat.com

التکلیف، والمعدومون وقت الخطاب - هذه الخطابات متعلقة بهم تعلقا معنویا بمعنی انهم اذا وجدوا واتصفوا بصفات التکلیف تتوجه تلك الخطابات السابقة ولم یوجد من الشارع شریعة اخری متجددة خوطب بها من کان معدوما حین الخطابات حتی یقال ان ذلك کان مؤقتا والادلة علی ما قلناه کثیرة من الکتاب والسنة لیس هذا موضع بسطها - ویکفی فی ذلك الاجماع والتواتر القولی والعملی -

جواب الثانی: ان الاستنباط استخراج حکم من الاحکام الشرعیة من الکتاب او السنة فالحکم المستنبط موجود فی کتاب الله او سنة رسوله صلی الله علیه وسلم الا انه یختلف بالوضوح والخفاء وهو مراتب ومن له ملکة الاستنباط یحق له ان یستنبط ومن لا فلا فالمستنبط لم یات بحکم شرع جدید من عنده بل اظهر الحکم الکائن فی النصوص کالقیاس فان القائس مظهر للحکم الشرعی لا مثبت، بل المثبت للاحکام الشرعیة هو الله وحده -

ومن الاستنباطات العجیبة استنباط بعض من یدعی الاجتهاد فی اکل لحم الخنزیر من قوله تعالی "الا ما ذکیتم" وقال انما حرم اکله لعلة وهو [illegible] جراثیم فیه تمنع عن حل اکله لکنه اذا غلی الماء غلیانا شدیدا او وصل فی الحرارة الی درجة کذا ثم القی فیه الخنزیر ذهبت تلك الجراثیم المانعة عن حل اکله فیحل اکله وهو داخل فی قوله تعالی "الا ما ذکیتم" وما دری المسکین ان السباق والسیاق یمنع هذا وان الزکاة الشرعیة انما تعمل فی محل یقبلها

وهو غير قابل للطهارة بل هو عين النجاسة، وعين النجاسة لا يقبل الطهارة ثم هذا القائل لم يفرق بين قوله زكى وذكى ـ فان الاول معناه الطهارة و الثانى معناه الذبح الشرعى من الاهل فى المحل القابل للزكاة ـ ومن الاستنباطات العجيبة استنباط امرأة تدعى الاجتهاد ان النساء افضل من الرجال من قوله تعالى "اصطفى البنات على البنين" وهذا دليل على جهلها بجهل المركب وانها لا تعرف همزة الانكار وهمزة الاقرار فضلاً عن معرفة الفرق بينها. ومن الاستنباطات العجيبة استنباط من يدعى ان فقه الفقهاء حال بين الناس وبين القرآن ـ ان الربا انما يحرم اذا كان اضعافاً مضاعفة اما اذا كان ضعفاً واحداً فيجوز وما درى المسكين عن حديث الذهب بالذهب والفضة: والفضل ربا الحديث، ولاشك ان الفضل يشمل الضعف والاضعاف، واما هذا الرجل الكاذب الذى يتشدق بالاستنباط وبعده شرعاً جديداً للمستنبط الموجود فى جماعته فهو فى جهل الجاهلين واجهل من الدواب وما جزاءه الا الايلام بالضرب الشديد بالعصى والنعال ....

ثم قتله واراحة العالم من شره المستطير خصوصاً فى هذا الزمن الذى كثرت فيه المحن والزلازل ..... والفتن وحكمه كله باطل فى نفسه يشترك فى معرفة بطلانه الصبيان والبله والمغفلون والباطل هو الذاهب فهو لا يحتاج الى بيان بطلانه ولكن ان يؤثر فى اناس يعيشون فى شواهق جبال لا يعرفون شيئاً من الدين اصلاً وهذا الرجل لو سمع اهل السوق بحماقته الذين يعرفون اركان الاسلام يقول: الصلاة التى يصليها

Marfat.com

المسلمون اخذوها عن المجوس لا وجعوه ضربًا حتى قضوا عليه حيث ان بطلان الباطل مركوز فى ادمغة الناس، فما جواب قائله الرد عليه باللسان بل الطعن بالسنان۔

جواب الثالث:۔ قوله ومن اجل ذلك ظاهران اسم الاشارة يرجع الى ما ذكره من ان رسول الله ومن معه استنبطوا من القرآن فكانت شريعة يعنى خاصة بهم دون من بعدهم كذلك القرآن لم يعين تفصيل العبادات يعنى فله ولامثاله من الجهلة الفجاران يستنبطوا من القرآن شرائع خاصة بهم وبزمنهم فعلى هذه الشرائع تتعدد بتعدد الامم والقرون وهكذا ابتلاعبون بكتاب ويفسرون الصلاة وغيرها بما شاؤا او بما يوحى اليهم شيطانهم ونقول الصلاة والزكاة والصوم والحج وردت فى القرآن كلها مجملة ولكنها بينها كلها السنة النبوية بيانا شافيًا كافيًا وافيًا وكتب السنة كلها طافحة بذلك البيان وقد قال عليه الصلوة والسلام: الا انى اوتيت القرآن ومثله معه، وبيان النبى صلى الله عليه وسلم هو بيان الله لكلامه وحيه لان الكل من عند الله تعالى. قال تعالى: "وما ينطق عن الهوى ان هو الا وحى يوحى" وقد تحمل بذلك المسلمون فى جميع الاقطار تواتر القول والعمل بجميع ما ذكر من لدن رسول الله صلى الله عليه وسلم الى زمننا هذا او سيستمر ذلك كله الى قيام الساعة. والله سبحانه وتعالى لم يغير مما شرعه من الاحكام فالعمل والقول بالشريعة مستمر ولو حصل تغير شئ مما شرعه اظهر وتواتر نقله.. وشريعة صالحة لجميع الامة

Marfat.com

المحمدية من اولها الى آخرها ولكل زمان ومكان

ان الحكومة اذا كانت مؤمنة منقادة لأوامر الله ومجتنبة لنواهيه يجب اطاعتها لامر الله بذلك حيث قال: "واطيعوا الله والرسول واولى الامر منكم" واما اذا كانت تامر بالمعاصى والمناهى فلا تجب طاعتها بل تحرم لانه لاطاعة لمخلوق فى معصية الخالق - وقد قال امير المؤمنين ابوبكر الصديق لاصحابه بعد ان ولى الخلافة، (لاخير فيكم اذا لم تقولوا ولا خير فى اذا لم استمع فقالوا له: لو رأينا فيك اعوجاجا لقومناه بسيوفنا)

وجواب الرابع: قد صرح القرآن بوجوب طاعة الرسول فقال تعالى: "واطيعوا الله والرسول واولى الامر منكم" وقال تعالى "ومن يطع الله ورسوله يدخله جنات تجرى من تحتها الانهر" وهناك ايات واحاديث كثيرة دالة على وجوب طاعة الرسول

وجواب الخامس: الملائكة هم اجسام نورانية قادرة على التشكل بالصورة الحسنة والحوار الذى وقع منهم بينهم وبين ربهم دال على انهم عقلاء وليسوا بقوى وقد رأى النبى صلى الله عليه وسلم جبريل وجناحاه وقد سدا الأفق ورجلاه فى تخوم الارض والسجود معناه اللغوى معروف وسجود الملائكة لآدم سجود تحية لاعبادة والمراد بآدم شخص معين وقصتها حقيقية كما قصه القرآن -

وجواب السادس: ان الجنة امكنة خاصة وقد اخبر خالقها بانها امكنة خاصة والعلم بكونها امكنة خاصة بعلم من اخبار

خالقها بذلك لا من مخلوق مثلها ومن اصدق من الله قيلا- ومن اصدق من الله حديثا-

وجواب السابع: ان الصلوة التى يصليها المسلمون واردة عن الله فى كتابه العزيز فى غير موضع وكيفيتها قد تولى الله بيانها على لسان رسول الله صلے الله عليه وسلم بفعله وعلمه جبريل عليه السلام كيفيتها وعلم بها الناس وعملوها ولا يزال العمل بها جاريا الى قيام الساعة بكيفياتها واوضاعها السابقة وهذا القائل يجب قتله قتلة شنعاء-

وجواب الثامن: النائب الذى عن نفسه نائبا يستحق الصفع والضرب والقتل، والنائب نيابة صحيحة يقول كل ما اتى به الرسول صلے الله عليه وسلم نحقه التسليم والقبول لا ان يحرف دينه او يغيره

جواب التاسع: ان قوله تعالى: اقم الصلوة لدلوك الشمس الى غسق الليل" يشتمل اربع صلوات الظهر، والعصر، والمغرب والعشاء، وقوله تعالى" وقران الفجر" هى صلاة الفجر فشملت الاية الصلوات الخمس وقد بينت السنة ذلك بيانا شافيا

وجواب العاشر: لم يذكر هذا الجواب

وجواب الحادى عشر: الحج عبادة بالاجماع وكذا الاضحية ومنكر ما اجمع عليه وعلم من الدين بالضرورة كافر-

وجواب الثانى عشر: غير مذكور-

وجواب الثالث عشر: ومعجزات النبى كثيرة غير منهـ

Marfat.com

اعظمها نزول القرآن عليه ومنها تكثير الطعام القليل ونبع الماء من بين الاصابع وقد شهد ذلك جمع عظيم يستحيل تواطئهم على الكذب والباقي جميعه انكار من هذا الشخص لما علم من الدين بالضرورة وكذا ما سبق وفاعله يستحق عليه القتل ولا جواب له غير ذلك والسلام ختام

كتبه الراجي عفو ربه
الحنان المنان محمد يحيى امان
١٧/١٢/١٣٨١ھ

---

(٢) صورة ما كتبه فضيلة الشيخ
محمد العربي المالكي التباني

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الهادي عباده الى الصراط المستقيم والصلاة والسلام على المبين للناس ما نزل اليهم من آيات الله والذكر الحكيم، وعلى آله واصحابه الرافعين لواء الاسلام لكل ظاعن وسقيم. اما بعد:-

فاقول ان العشرين مسألة التي ذكرها المستفتي العلامة الشيخ محمد يوسف البنوري من نقوس المسمى (غلام احمد) كل واحدة منها تدل دلالة صريحة على كفره وزندقته وافترائه على الله تبارك و تعالى وعلى رسوله صلى الله عليه وسلم كما تدل دلالة صريحة على انه من اذناب الملاحدة الاباحيين الخرمية والباطنية والبهائية والبابية اعداء الاسلام والمسلمين.

Marfat.com

واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون -

حررہ وکتبہ خادم العلم بمدرسۃ الفلاح والحرم المکی
محمد العربی بن التبانی الجزائری - یوم الثلاثاء
الموافق ۱۸ فی ذی الحجۃ الحرام عام ۱۳۸۱

---

(۳) صورۃ ماکتبہ فضیلۃ الشیخ الاستاذ السید علوی المالکی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الھادی الی سبیل الرشاد، والقامع اہل الزیغ و الکفر والالحاد والصلاۃ والسلام علی سیدنا محمد الداعی الی الصراط المستقیم وعلی آلہ واصحابہ والتابعین لہم باحسان - اما بعد

فقد اطلعت علی السؤال المقدم من فضیلۃ الشیخ العلامۃ الاستاذ محمد یوسف البنوری عن حکم من اعم الرجل الھندی المدعو غلام احمد "فرویز" وفتنتہ التی قام بہا فی الھند علی نسق الدجال الاول القادیانی الکذاب، الذی تسمی باسمہ - وجری علی ضلالہ ورسمہ فذلک ادعی النبوۃ جراءۃ وبہتانا، وھذا حرف والحد وانکر ودعا الی الضلال والشرک وکفر وانکر عقائد الدین ولبس الحقائق علی الجاھلین حتی اضل ناشئۃ جدیدۃ عقولہا سخیفۃ وصلتہا بالدین ضعیفۃ، ومن عادۃ ھؤلاء الدجالین الماجورین خدمۃ الاستعمار وبائعی ضمائرھم الذین یتسمون بالمسلمین، والاسلام منہم براء. ان یأتوا بالشکوک

والشبهات حتى فى المتواترات والضروريات ليهدموا اسس الاسلام ويهاجموا عقائد الاسلام الصافية المحكمة النقية، ويابى الله الا ان يتم نوره ولوكره الكافرون- وهؤلاء الابالسة الدجاجلة سماسرة الكفر و دعاة الالحاد وائمة الضلال، اتخذوا الصحافة والاذاعة والخطب فى النوادى والمجتمعات والسفر من قطر الى قطر، اتخذوا ذلك كله لمحاربة الاسلام والنيل منه وتأدية رسالة سادا تهم وشياطينهم (وان الشياطين ليوحون الى اوليائهم ليجادلوكم وان اطعتموهم انكم لمشركون) حتى انتشر الشر وتفاقم الامر وبلغ السيل الذبى وتسلسلت المكائد ضد الاسلام فلذا صار الواجب على اهل العلم ودعاة الخير وائمة الهدى ان يهبوا لتحذير العوام والناشئة من هذه المعتقدات الاثيمة الضالة- بل ان طامة واحدة من افكاره ومعتقداته تكفى لتقرير كفره، فكيف ببقية الطامات والافكار؟ فلا وجه للسكوت على مثل هذا- وجزى الله رجال الارشاد، من العلماء الاعلام من ائمة الهدى الذين قاموا بواجبهم من الدفاع عن الدين، واقامة السدود المنيعة، والحصون القوية للحيلولة بين هذا الدجال واضرابه وبين العوام الغافلين، فليت لنا سيف الفاروق ليطهر الارض من امثال هؤلاء الدجالين الافاكين المأجورين الاعداء الباطنيين الذين هم اشد ضررا واكثر خطرا علينا من الكفار الحربيين، فمعتقداتهم باطلة وآراؤهم فاسدة واستنباطاتهم فلسفية وجرأتهم على الله وعلى

رسوله تقشعر منها قلوب المتقين وتشمئز من جدها افئدة المؤمنين فنعوذ بالله ونلتجی الیه من نفث الداء المبین، والله یقول الحق وهو یهدی السبیل الاوان الرجال المذکور احقر من ان تنقض اقواله لقواعد اصولیة او نصوص نقلیة فان ذلك معلوم سیما وقد قام به کثیر من علماء الدین جزاهم الله خیر الجزاء - ومن المعلوم ان الشریعة المحمدیة ناسخة لجمیع الشرائع واحکامها باقیة مستمرة الی یوم القیامة لانها خاتمة الشرائع والنبی صلی الله علیه وسلم خاتم النبیین - وقد تبینت العبادات فی الکتاب والسنة - والسنة بیان للقرآن من الله علی لسان رسوله قال تعالیٰ (وانزلنا الیك الذکر لتبین للناس ما نزل الیهم) وهؤلاء المهملون للسنة یریدون ان یفرقوا بین الله ورسوله ویقولون نؤمن ببعض ونکفر ببعض - یریدون ان یتخذوا بین ذلك سبیلا - اولئك هم الکافرون حقا - والتارك للسنة فی الحقیقة تارك للقرآن القائل (وما آتاکم الرسول فخذوه وما نهاکم عنه فانتهوا) ولاشك ان الحج عبادة روحیة بدنیة مالیة فهذه المسائل التی خالف فیها البرویز المسکین الاجماع وسلك فیها مسلك الکفر والابتداع کلها تدل علی هوسه زندقته والحاده وتبین بهذا انه من الدجاجلة الذین یظهرون بین یدی الساعة اعاذنا الله من شرورهم ورد کیدهم فی نحورهم وفیما ذکرناه من التحذیر والتلویح من الشرح والتوضیح کفایة والله اعلم - والسلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

کتبه الفقیر الی الله المدرس بالمسجد الحرام علوی بن السید عباس المالکی

Marfat.com

(۴) صورة ما كتبه فضيلة الشيخ محمد امين الكتبي

الحمد لله رب العلمين: قد اجاد شيخنا (محمد يحيى امان نائب رئيس المحكمة العليا بمكة) وافاد فجزاه الله خيرًا۔

محمد امين كتبي المدرس بالمسجد الحرام

(۵) صورة ما كتبه فضيلة الشيخ حسن محمد مشاط المالكي

بسم الله الرحمن الرحيم

ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ هديتنا وهب لنا من لدنك رحمة انك انت الوهاب

الحمد لله الذى هدانا لهذا وما كنا لنهتدى لولا ان هدانا الله والصلوة والسلام على سيدنا محمد المبعوث رحمة للعالمين بشريعة واضحة محكمة باقية الى يوم الدين، وعلى اله وصحبه اجمعين والتابعين لهم باحسان الى يوم الدين - اما بعد :-

فانى قرأت ما ذكرهنا من معتقدات غلام احمد المذكور فوجدت نهاد ما تضمنته من العقيدة الاولى الى تمام العشرين عقيدة كلها ضلال و كفر ومن اعتقدها او اعتقد شيئًا منها فهو كافر حلال الدم، ومن دعا اليها او الى شئ منها فهو ضال مضل عليه اثم ذلك واثم من تبعه لا ينقص من اثامهم شيئًا۔ هذا ما نعتقده وندين به ونسال الله تعالى الهداية و الثبات على دين الاسلام، والقيام بالمحافظة على تعاليمه ونعوذ بالله

Marfat.com

من مضلات الفتن ما حيينا، ونسأل الله الموت على دين الاسلام فى لطف و عافية وصلى الله وسلم على سيدنا محمد وعلى اله وصحبه اجمعين۔

كتبه الفقير الى مولاه تعالى حسن محمد مشاط

۱۸/۱۲/۱۳۸۱ تجاه بيت الله الحرام

(۶) صورة ما كتبه فضيلة الشيخ نور محمد سيف الحنفي

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذى جعل حملة هذا الدين من كل خلف عدوله ينفون عنه تحريف الغالين وانتحال المبطلين وتاويل الجاهلين والصلاة والسلام على اشرف المرسلين سيدنا محمد النبى العربى الهاشمى الامين الذى ختم الله به النبيين وعلى اله وصحبه ومن تبعهم باحسان الى يوم الدين اما بعد فاقول مستمدا من الله التوفيق والهداية لاقوم طريق ان بعض ما جاء في هذا الاستفتاء من بيان ضلالات "غلام احمد برويز" كاف اتم الكفاية في الحكم عليه بالكفر والزندقة والالحاد وانه مباح الدم والمال لاخلاص من ذلك الا بالرجوع الى الاسلام فكيف بها مجتمعة وكيف بما منضمة جميع طامانه التى شحنت بها تآليفه ومجلته وكتاباته كما اشير الى ذلك الاستفتاء المذكور۔ وهذا المارق الملحد وان كان باطله مكشوفا وخرافه مفضوحا لا يعدم ان يجد له من الملاحدة المتحللين الاباحيين من يستعذب مشربه وينساق وراءه فاذا نبذت بهرجه وازهق باطله

لم يجد هو ولا انصاره مجالاً للدس والتشغيب - ولا باس ان نشير الى ان
تفنيد بعض هذ المزاعم الكافرة ومن يعلم تفنيد الباقی فنقول وبالله المستعان

(١) زعم عدو الله" ان جميع ما ورد فی القرآن الكريم من الصدقات
والتوريث موقت الخ ماهذى به واقول دحضاً لباطله ان الشريعة الاسلامية
بجميع ما فيها من احكام مالية واعتقادات قلبيه وعبادات بدنية و
انكحة ومعاملات وحدود وجنايات وغير ذلك من احكامها كلها واحدة
لا تتجزأ شريعة خالدة الى يوم الدين خلود كتابها المبين المعجز للعالمين:
قال الله تعالى" اليوم اكملت لكم دينكم واتممت عليكم نعمتی ورضيت
لكم الاسلام دينا" وقال تعالى" ومن يبتغ غير الاسلام دينا فلن يقبل
منه وهو فی الاخرة من الخاسرين"- واخرج الحاكم من حديث ابی هريرة
رضی الله تعالى عنه انه قال' خطب النبی صلے الله عليه واله وسلم فی حجة
الوداع فقال: تركت فيكم شيئين لن تضلوا بعدهما كتاب الله وسنتی ولن
يتفرقا حتى يردا علی الحوض" فمن زعم كهذ المارق المافون ان بعضها
وقتی فهو مرتد كافر حلال المال والدم -

(٢) ادعى عدو الله ان اهل كل عصر بعد عصر النبی صلے الله
تعالى عليه واله وسلم لهم ان يستنبطوا احكاماً جديدة تكون شريعة
لعصرهم وليسوا مكلفين بتلك الشريعة السابقة وان ذلك لا يختص بباب
واحد وانه من اجل ذلك لم يعين القرآن تفصيل العبادات" واقول هل
ادل على زندقة هذ الباطنی الملحد من هذه الدعوى فانها تجتث الدين

من اصلہ وزعم ان القرآن لم یعین تفصیل العبادات "الحاد مکشوف" بل عینہا اتم تعیین حیث عہد الی المنزل الیہ صلے اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم ببیان ذلک اذ یقول عز وجل: "وانزلنا الیک الذکر لتبین للناس ما نزل الیہم"۔ فبینہا صلوات اللہ وسلامہ علیہ وآلہ واصحابہ باقوالہ و افعالہ حتی صارت معلومۃ من الدین بالضرورۃ علی توالی الاعصار بحیث یکفر جاحدہا فسحقا لھذا المارق سحقًا

(٣) افتری عدو اللہ علی اللہ و رسولہ حیث زعم "ان المراد من قولہ تعالی: "اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم" اطاعۃ مرکز الملۃ ای الحکومۃ المرکزیۃ والمراد "باولی الامر" الجمعیات التی تنعقد تحتہا و الحکومۃ المرکزیۃ تستقل بالتشریع ولیس المراد باطاعۃ اللہ اطاعۃ کتابہ القرآن الکریم ولا باطاعۃ الرسول اطاعۃ احادیثہ واقول ان ھذا الزندیق مباھت ینتحل الباطل ویروج لہ فان اطاعۃ اللہ ھی اطاعۃ کتابہ والانقیاد لاحکامہ و اطاعۃ الرسول صلے اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم ھی اتباع سنتہ والعمل بشریعتہ۔ وھاتان الاطاعتان واجبتان مطلقًا اما اطاعۃ اولی الامر علی الخلاف بین المفسرین فی المراد بہم ھل ھم العلماء او الامراء فمقیدۃ بان تکون فی غیر معصیۃ لما فی الحدیث الصحیح من قولہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق:

(٤) زعم عدو اللہ انہ" قد صرح القرآن الکریم - بانہ لا یستحق الرسول ان یکون مطاعًا ولیس لہ ان یامرھم بطاعتہ الخ ھذیانہ" واقول

لعنة الله على الكاذبين فان القرآن الكريم طافح بالآيات البينات فى وجوب طاعة الرسول صلى الله تعالى عليه وآله وسلم بل اخبر سبحانه فى شان رسوله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم بما هو اعظم من ذلك حيث جعل طاعة رسوله طاعة له اذ يقول: "من يطع الرسول فقد اطاع الله" فليخسأ عدو الله وليمت غيظا وكمدا۔

(۵) زعم عدو الله ان المراد بالملائكة القوى المودعة فى الكائنات الخ

سخافة وترهاته واقول: ان عدو الله له سلف من الملاحدة والزنادقة سبقوه الى هذا الهراء فزعموا ان الملائكة والجن قوى مودعة فى الكائنات وان كتاب الله تعالى الذى لا يأتيه الباطل من بين يديه ولا من خلفه يرد عليهم ابلغ الرد ولقد فند مزاعمهم اعظم التفنيد. فقوله تعالى اخبارا عن مخاطبته للملائكة حيث يقول "واذ قال ربك للملائكة انى جاعل فى الارض خليفة" واجابتهم له بقولهم "قالوا اتجعل فيها من يفسد فيها الآية" دليل واضح على انهم اجسام ذوو عقول وبيان يخاطبون ويجيبون وذلك ينافى كونهم قوى اذ القوى امور معنوية لا وجود لها فى الخارج ولا يتصور فيها ذلك وقوله تعالى ايضا فى حقهم "واذ قلنا للملائكة اسجدوا لآدم فسجدوا الا ابليس" برهان ظاهر على انهم اجسام يعون الخطاب ويسجدون واين ذلك من القوى المعنوية- وقوله تعالى فى شأنهم "جاعل الملائكة رسلا اولى اجنحة مثنى وثلاث ورباع" حجة قاصمة لظهور من يزعمون انهم قوى معنوية وورد فى صحيح مسلم فى تفسير قوله تعالى

"لقد رأى من آيات ربه الكبرى" قال رأى جبريل فى صورته له ستمائة جناح والآيات والاحاديث الواردة فى حق الجن ايضاً، وانهم اجسام كثيرة يطول سردها. اما ما جاء فى المواد الباقية من رقم ٦ الى رقم ٢٠ فزيفها اظهر من ان يخفى، نعم الرقم ١٨ فيه مايشير به عدو الله الى معتقد سلفه الملحد الافاك داروين الزاعم ان اصل الانسان يرجع الى القرد وانه لم يزل يترقى حتى وصل الى ماوصل اليه وهذا مصادم للواقع ولنصوص القرآن الكريم الدال على ان خلق البشر كله من آدم و زوجه على الكيفية التى بينها الله تعالى فى كتابه الكريم والى هنا انتهى ماردت تعليقه على باطل ذلك الملحد المارق الزنديق الكافر المأفون المباح المال والدم قطع ان دابره وسلبه مدد الامهال وسلط عليه نقمة تجعله عبرة على مدى الاجيال وختاماً نسأل الله سبحانه وتعالى ان ينصر دينه ويجمع شمل المسلمين على طاعته ويجعلهم يداً واحدة على من سواهم و صلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه وسلم تحريراً فى يوم الجمعة الحادى والعشرين من ذى الحجة الحرام عام احدى وثمانين بعد الثلثمائة و الالف من هجرة من خلقه الله على اكمل وصف صلى الله تعالى وسلم عليه وعلى آله وصحبه اجمعين ومن تبعهم باحسان الى يوم الدين

وكتبه العبد الفقير الى الله تعالى خادم طلبة العلم بالمسجد الحرام ومدرسة الفلاح

محمد نور بن سيف بن هلال عفا الله عنه ووالديه واشياخه والمسلمين

٢١/١٢/١٣٨١

(۷ و ۸) صورة ما كتبه فضيلة الشيخ القاضى محمد بن على الحركان رئيس المحكمة الكبرى بجدة وفضيلة الاستاذ الشيخ عبد الرحمن الصنيع مدير مكتبة الحرم المكى

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وحده والصلاة والسلام على من لا نبى بعده اما بعد فقد اطلعنا على الاستفتاء الموجه من فضيلة الشيخ محمد يوسف البنورى مدير المدرسة العربية الاسلامية بكراتشى وشيخ الحديث بها الى علماء البلاد الاسلامية وعلماء الحرمين الشريفين عن الرجل الذى ظهر حديثاً فى بلاد الهند المدعو غلام احمد پرويز وعن النبذ من معتقدات هذا الرجل التى اوضحها فضيلة السائل فى استفتائه المشروح اعلاه كما اطلعنا على الجواب الذى اجاب به فضيلة السيد علوى بن عباس المالكى المذكور اعاليه وقد وجدنا ان فضيلته قد اجاب على هذا الاستفتاء بما فيه الكفاية لان جميع ما جاء فى النبذ الموضحة فى هذا الاستفتاء من معتقدات هذا الرجل هى كفر بالله ورسوله وردة عن الاسلام باجماع المسلمين وانكار وتحريف لما هو معلوم بالضرورة من دين الاسلام ولا يخالف فى كفره من له دين المام بالاسلام وشرائعه وقد قال الله تعالى (من يهد الله فهو المهتد ومن يضلل فلن تجد له وليا مرشدا) والله يهدى من يشاء برحمته ويضل من يشاء بحكمته وصلى الله على سيدنا ونبينا محمد وعلى اله وصحبه وسلم ـ

محمد بن على الحركان ـ رئيس المحكمة الشريعة الكبرى بجدة ـ ۱۲ محرم الحرام ۱۳۸۲ھ

سليمان بن عبد الرحمن الصنيع فى طلبة العلم بالمسجد الحرام

(٩) صورة ماكتبه فضيلة الشيخ الاستاذ
السيد محمود الطرازى (المدينة)

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى. اما بعد: فقد قرأت هذا الاستفتاء المبارك من اوله الى آخره فوجدت صاحب هذه المعتقدات مخالفاً للعقائد الاسلامية الصحيحة التى يكفر من خالفها باجماع المسلمين فلم اتوقف فى شانه اى فى كفره وعدم ايمانه وكفر من مشى خلفه من اخوانه وتابعه فى خبرانه اعاذنا الله من مثل هذه الفتن.

المجيب العبد العاجز السيد محمود الطرازى
المدرس بالحرم النبوى الشريف عفى عنه

---

(١٠) صورة ماكتبه فضيلة الشيخ الاستاذ قاسم الاندجانى (المدينة)

بسم الله الرحمن الرحيم

قال الله تعالى فى كتابه الكريم: ود كثير من اهل الكتاب لو يردونكم من بعد ايمانكم كفاراً حسداً من عند انفسهم من بعد ماتبين لهم الحق (٢/١٠٩) ودوا لو تكفرون كما كفروا فتكونون سواء فلا تتخذوا منهم اولياء (٤/٨٩)

ثم لم يقدروا على ان يردوا المسلمين على اعقابهم بل نشأوا اشتد يدعون الى الخير ويأمرون بالمعروف ونشروا دينهم الاسلام

على ارجاء المعمورة ووصفهم الله تعالى بقوله "اولئك هم المفلحون"۔
فيئسوا عن ردهم على اعقابهم قاموا من بعد ذلك قومة واحدة فى قتال
المسلمين ودامت هذه الحروب بين المسلمين وبين كفار اهل الكتاب
مئتى سنة وكان علماء المسيحيين قد حرفوا الانجيل كما حرف اليهود التوراة
وهذه الحروب هى الحروب الصليبية ثم نشأت الدهرية ضد اهل
الكتابين وعرفوا ان القساوسة والاحبار انما يعيشون على اعناق الناس
بلا حق وليسوا على حق فى شئ وقد قاسوا الدين الاسلامى على اهل الديانتين
فقاموا ضده كما قام غلادستون فى انكلترا فصاح فى برلمانها: ما دام
هذا القرآن موجودا فى ايدى الناس فلا اسلام بينهم فاعلنوا على الاسلام
حربا شعواء لا هوادة فيها مرة ثانية ولكن بالدسائس فانشأ الانجليز
بفلوسها فى الهند القاديانية فقامت الرجل الذى باع دينه بدنيا
انجليز وهو غلام احمد القاديانى حتى قامت بهذه الوسيلة فتنة عميلة
تضلل الناس الجهال يردونهم عن دينهم وهو يدعى النبوة فى الدين
الاسلامى يحسبون انهم يحسنون صنعا اولئك الذين حبطت اعمالهم
فلا نقيم لهم يوم القيامة وزنا۔

ثم قام فى هذه الآونة من تلامذة المستشرقين المبشرين رجل
باسم غلام احمد (پرویز) فكتب كتاب معارف القرآن فى اربع مجلدات
يصدق ما قاله فى الاستقصاء وجعل النشأة والارتقاء معيارا
لتفسيره وجعل قصة سيدنا آدم عليه السلام قصة تمثيلية غير

Marfat.com

حقيقية وغير الحقائق وهو ممن اضله الله على علم وختم على سمعه وقلبه وجعل على بصره غشاوة فمن يهديه من بعد الله فانما هو وامثاله دهريون كفار لابسون لباس الاسلام حتى يفوموا بين الجهال يضلوهم فلا يجوز لاحد فى ان يشك فى كفرهم وكفر من اتبع هواهم - وقالوا ماهى الا حياتنا الدنيا نموت ونحيا وما يهلكنا الا الدهر ومالهم بذلك من علم ان هم الا يظنون ـــ وكان فتى من جند ابليس فارتقى به الحال حتى صار ابليس من جنده -

السيد قاسم الاندجانى

---

(١١) صورة ماكتبه فضيلة الشيخ الاستاذ ابراهيم بن الملا اسعد الله الختنى

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذى علمنا البيان ونزل لنا الفرقان - والصلاة والسلام على خير خلقه سيدنا محمد الذى بين لنا ما نزل الينا ولم يترك مجالا لذى افتراء وبهتان وعلى آله وصحبه وعلماء امته الدائبين فى كل زمان ومكان - اما بعد :-

فقد طالعت صورة الاستفتاء عن هذا الضال المضل المفسد فى الارض غلام احمد القادیانى الذى ظهر الآن وطغى فى بنجاب فلقب نفسه بلقب ملوك المجوس برويز مفتخرا به فطالعتها بمقدمتها وبما اشتملت

عليه من المسائل العشرين التى اختارها كالانموذج فضيلة المستفتى
العالم الثقة الامين مصرحًا بما نقل كل واحدة عنها من مجلات ورسائل
هذا الملحد الزنديق ومعينا صحائفها واجزائها فلم يبق عندى ريب
وتردد فى شأنه وجزمت بانه مرتد وملحد وزنديق وكذا كل من اتبعه
ووافقه فى زيغه والحاده بل يكفى كل واحدة من تلك المسائل العشرين
التى ذكرت واختيرت فى الاستفتاء فى الحكم بكفره وارتداده وزندقته وكذا
بارتداد كل من وافقه واتبعه وهذا بديهى وظاهر لايحتاج الى اقامة الادلة
حتى ان المسلم العامى لا ينبغى ان يتردد فى الحكم بكفره وارتداده و
زندقته فضلاً عن عالم باصول الدين وفروعه فيجب على اولى الامر وعلى
حكام تلك البلاد ايدهم الله تعالى ونصرهم نصرًا موزرًا ان يستتيبوهم
فان لم يقبلوا التوبة الصادقة يجب عليهم ان يقتلوهم ويقطعوا دابرهم
فانهم مفسدون فى الارض وهم خطر على الاسلام وعلى الحكومة
المحلية لازالت منصورة موفقة والله هو حافظ دينه القويم وهو
الموفق لما يحبه ويرضاه۔ والله هو الملهم للصواب

كتبه المجيب الراجى الطاف ربه الكريم الرحيم۔
محمد ابراهيم بن ملا سعد الله الفضلى الختنى ثم المدنى
كان الله تعالى معه وله ولاهل الاسلام اجمعين

۳/۱/۱۳۸۲

Marfat.com

(٢) صورة ما كتبه فضيلة الشيخ الاستاذ الكبير مولانا محمد بن عالم المهاجر المدنى

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الهادى الى الحق والصلاة والسلام على سيدنا محمد المبعوث لدعوة الحق واله وصحبه امابعد:-

فالذى مازلت اعلم من الحاد الرجل الآخر ومن معتقد اته استاذه محمد اسلم الذى مضى لسبيله كلها اتباع اليهود شبرا بشبر و ذراعا بذراع وتحريف الكلم عن مواضعه ومن بعد مواضعه ولو استطاع ان يحرف كلام الله لم يتأخر عنه ولكنه خاب وخسر لان القدرة الازلية قد تكفل بحفاظته وكذلك تقدم على الباطنية والزنادقة فى تحريف حقائق الشريعة ولم يكتف بذلك حتى اسس دينا جديدا اسماه بالاسلام الذى سول له قرينه وفتح لهذه المقاصد الكفرية بابا جديدا وهو انكارا لاحاديث النبوية وان كان قد سبقه الى هذا الكفر كثير من اخوانه، ولكنه اختار منهجا آخر لكفره فتارة يجعله تاريخا اذا وافق رأيه وهواه وتارة يجعله افتراء اذا خالف رأيه ولكن الحمد لله الذى سبق قول نبيه صلى الله عليه وسلم بحفظ هذا الدين بقوله يحمل هذا الدين منا كل خلف عدوله ينفون عنه تحريف الغالين وانتحال المبطلة و تاويل الجاهلين فقام العلماء الربانيون لاستيصال هذه الفتنة وجرى مولانا السيد محمد يوسف البنورى حيث قام لمكافحة هذه الفتنة الدهماء

وجزی الله هؤلاء العلماء حیث یبذلون جهودهم فی دفع تلک الفتن التی ظهرت ضد الاسلام ووفقهم لحذ منا الدین والذب عن الدین المحمدی۔ اللهم انصر من نصر دین سیدنا محمد صلی الله علیه وسلم واخذل من خذل دین سیدنا محمد صلی الله علیه وسلم۔ سبحان ربک رب العزة عما یصفون و سلام علی المرسلین والحمد لله رب العالمین۔

العبد محمد بن رعالم عفا الله عنه
محرم الحرام سنة ١٣٩٣ھ
نزیل المدینة المنورة

(۳۱) صورة ما کتبه فضیلة الشیخ محمد حامد الفرغانی (المدینة)

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی سید المرسلین وعلی اله وصحبه اجمعین وظیفة علماء الاسلام حفظ الدین عن تحریف المحرفین وقیامهم فی الذب عنه غایة طاقتهم لانهم الوارثون علوم النبی صلی الله تعالیٰ علیه وعلیٰ اله وصحبه وسلم الماموروں بحفظها بلا زیادة ولا نقص فمن اراد قلب حقائق الدین وتبدیل معالمه وشعائره یجب علیهم رده واظهار شیطنته ووساوسه ونفثاته فی غوغاء الناس من النشو والمغفلین کما فعل الصدیق رضی الله تعالیٰ عنه فی مسیلمة وغیره والصحابة ومن بعدهم رضی الله تعالیٰ عنهم من اهل الحق وقاسوا من الحق والشد ائد فی

اطفاء نار الفتن كالامام احمد وغيره من الائمة رحمهم الله تعالى ففى هذا الزمان الذى ظهر فيه الدجالون والمغيرون بتاكد قيام من قدر على الذب عن الدين بقدر وسعه كفضيلة الاستاذ المحترم صاحب الاستفتاء شكر الله سبحانه وتعالىٰ سعيهم وجعلهم من الذين ورد فى حقهم ومن احسن قولاً ممن دعا الى الله الاٰية ـ فممن خرج من الدجاجلة فى الهند غلام احمد الثانى المذكور فى الاستفتاء وقول هذا المارق ان جميع ما ورد فى القرآن الكريم من الاحكام تنتهى الخ باطل وزندقة وتكذيب بدوام الشريعة الى انقراض الدنيا ـ

وقوله ولكل عصر شريعة هذا انكار للدين وخروج منه لقوله سبحانه وتعالى ما كان لهم الخيرة ـ

وقوله اطاعة الله ورسوله هى اطاعة الحكومة افتراء وتحريف و تبديل للدين ـ

وقوله : ليس الرسول مطاعاً تكذيب لقوله لقوله سبحانه وتعالى فلا وربك لا يؤمنون حتى يحكموك فيما شجر بينهم الاٰية ـ ونحوها من الاٰيات ـ

قوله المراد بالملائكة القوى المودعة فى الكائنات هذا تكذيب لامثال قوله سبحانه وتعالى : كل من اٰمن بالله وملائكته الاٰية ـ وتأويله اٰدم عليه السلام وحواء رضى الله تعالىٰ عنها وسجود الملائكة مروق عن الدين لتركه ظاهر القراٰن

وقوله : ليس المراد بالجنة امكنة خاصة الخ كفر بواح كانكاره الضروريات

وقوله: الصلوٰة التی یصلیها المسلمون الخ هذا تکذیب للمقطوعات۔

وقوله: لم یذکر فی القرآن غیر صلاة الفجر وصلاة العشاء هذا اتهام سنه وکفر بقوله سبحانه وتعالٰی وما ینطق عن الهوٰی ان هو الا وحی یوحی۔

قوله: الزکوٰة کل جبایة مالیة الخ انکار بما ثبت فی مواضع عدیدة من القرآن المجید۔

قوله: فی الحج انما هو مؤتمر اسلامی عالمی الخ انکار بما ثبت من اعماله و مناسکه ما لیس للعقل مدخل فیه فی القرآن الکریم والاحادیث۔

قوله: حقیقة الاضحیة ذبح الحیوانات للذین یشترکون فی ذلک المؤتمر الاسلامی هذا اتصادم عن الحق الذی ثبت عن النبی صلی الله تعالٰی علیه وعلٰی اٰله وصحبه وسلم۔

قوله: لم یصدر من الرسول معجزة غیر القرآن وهذا یدل علی انه من الذین ختم الله علٰی قلوبهم وعلٰی سمعهم وعلٰی ابصارهم غشاوة۔

قوله الدین الاسلامی الرائج بین الامة المسلمة لیس دین القرآن هذا انکار للمتواتر وهذیان منه۔

قوله: تدوین الروایات الحدیثیة انما هی اول مکیدة ضد الاسلام الخ هذا تحقیر للاحادیث وتضلیل لحملتها فهو کفر محض۔

قوله الذین یسمونه الوحی الغیر المتلو کلها اکاذیب الخ وهذا یدل علی انه من الذین ورد فی القرآن المجید: افرایت من اتخذ الٰهه هواه واضله الله علٰی علم وختم علٰی قلبه وجعل علٰی بصره غشاوة۔ فمن

Marfat.com

يهديه من بعد الله - الآية

قوله: صحيح البخاري الخ نكتب للاحاديث قال صلى الله تعالى عليه وعلى آله وصحبه وسلم الا فليبلغ الشاهد الغائب، ونضر الله امرأً سمع مقالتي فوعاها واداها كما سمع فرب حامل فقه ليس بفقيه الى من هو افقه منه او كما قال -

قوله: ان الرسول والذين معه قد كونوا شريعة الخ هذا تشريك في التشريع واختصاصه صلى الله تعالى عليه وعلى آله وصحبه وسلم - معلوم من الدين بالضرورة فهذا مرق الدين -

فهذه المارقة والطاغية فذ تكبر وتجبروا استهزأ بالدين وحاول شيئا لايناله ابدا ولو كان جميع الناس معه - ولو قال من ادعى الاسلام عشر معشار مقال هذا الدجال لخرج من الدين خروجا بينا فيستتاب فان تاب والا يقتل -

قال القاضي عياض في اواخر الشفا وكذلك نقطع بتكفير كل من كذب وانكر قاعدة من قواعد الشرع وما عرف يقينا بالنقل المتواتر من فعل الرسول صلى الله تعالى عليه وعلى آله وصحبه وسلم ووقع الاجماع المتصل عليه كمن انكر وجوب الصلوات الخمس الخ وكذلك اجمع على تكفير من قال الصلاة طرفي النهار وعلى تكفير الباطنية في قولهم ان الفرائض اسماء رجال الخ ومن انكر صفة الحج - وكذلك يكفر اذا جوز على جميع الائمة الوهم والغلط الخ وكذلك من انكر الجنة او النار فهو كافر باجماع الخ ملتقطا -

كتبه العاجز الفقير المولوي حامد المهاجر الفرغاني المتوطن في المدينة المنورة على صاحبها الف صلاة وتحية

توقيعات علماء الشام وجمعية العلماء بحماء

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين، والصلوة والسلام على سيد المرسلين وعلى اٰله وصحبه والتابعين ومن تبعهم باحسان الى يوم الدين اما بعد فقد اطلعنا على صورة الاستفتاء التى نشرتموها فى البلاد الاسلامية جمعاء عن غلام احمد الجديد وما له من الطامات التى تأتى على الاسلام من اصوله، فان له من الاجتهادات والتاويلات والتفسيرات فى الدين الاسلامى ومصادره ما لا يبقى ذرة مما هو معلوم من الدين بالضرورة، فقد طعن باركان الايمان والاسلام كلها والعياذ بالله تعالىٰ، وجعلها من اعمال المجوس وامثالهم، وكل نبذة من معتقداته وافكاره كفيلة لاخراجه من الاسلام كليةً، دون وجود اى احتمال ببقائه على الاسلام، فنشكركم ونشكر اخواتكم اهل العلم فى الهند والباكستان وغيرهم ممن يغارون على الاسلام ويدافعون عنه ويذودون عن حياضه، وهذا ما يؤكده قول النبى صلے الله عليه واٰله وسلم، لا تزال طائفة من امتى ظاهرين علے الحق - والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته،

١٠ ربيع الاٰنور سنة ١٣٨٢ھ	مفتى حماء	رئيس جمعية العلماء بحماء
٨/ ١٩٦٢	محمد سعيد	محمد توفيق الصباغ
	نائب رئيس جمعية العلماء	محمد على المراد
	محمد الحامد	

Marfat.com

فغانِ قرآن

جلسوں میں سنایا جاتا ہوں ٹیپوں میں بجایا جاتا ہوں
لہروں پہ اڑایا جاتا ہوں جب نشر کرایا جاتا ہوں

تقریب کوئی جب ہوتی ہے وہ دین کی ہو یا دنیا کی
آغاز مجھ ہی سے ہوتا ہے پھر خوب بہلایا جاتا ہوں

مکتب ہی تلک محدود نہیں تعلیم مری تدریس مری
اب کالج و یونیورسٹی میں معنوں سے پڑھایا جاتا ہوں

الفاظ کو میرے علامہ پہناتے ہیں کچھ ایسے معنیٰ
جبرئیل امیں لائے نہ جسے مضموں وہ بتایا جاتا ہوں

بوبکر و عمر سمجھے نہ جسے عثمان و علی پہنچے نہ جہاں
اسرار و معارف کے ایسے زینہ پہ چڑھایا جاتا ہوں

تصدیقِ رسولِ برحق کی مقصد تھا مرا غایت تھی مری
اب قولِ نبی کو جھٹلانے کے کام میں لایا جاتا ہوں

جب کوئی مفکرِ مغرب کا دنیا سے نرالی بات کہے
تائید کرانے کو اسکی فوراً میں بلایا جاتا ہوں

جو اپنے من کو بھاتی ہیں پڑھتے ہیں وہی آیات مری
اک رُخ سے دکھایا جاتا ہوں اک رُخ سے چھپایا جاتا ہوں

امداد تو مجھ سے لیتے ہیں ہر یہ نہیں یکسر چھا جاؤں
اک بار جگایا جاتا ہوں اک بار سلایا جاتا ہوں

قرآنِ عزیز اس طرح کرے فریاد و فغاں اللہ اللہ
عرقِ ندامت عرقِ ندامت میں تو نہایا جاتا ہوں

ازج مولوی عزیز الحق عزیز صاحب

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

عا ۱۵
۹۱
۱۸۱۰
ن ۲

وَمَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ صدق اللہ العظیم

اور جو دے تم کو رسول سو لے لو اور جس سے منع کرے سو چھوڑ دو

فتنۂ انکارِ حدیث

[stamp]

- غلام احمد پرویز کا انکار حدیث اور کفر خود انکی تحریر کی روشنی میں تنقیحات کی صورت میں!
- ہر تنقیح پر بحث قرآن کریم اور دوسرے ادلّہ سے فکر پرویزی کا ابطال!
- پرویز اور دیگر منکرین حدیث کے بارے میں مختلف مسالک کے علماء کرام کا متفقہ فیصلہ

-: تالیف :-

شیخ الحدیث و مفتیٔ اعظم پاکستان

حضرت مولانا مفتی ولی حسن خان ٹونکی مدفیضہ

دار الافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

ناشر:- المعین ٹرسٹ۔ کراچی

ھدیہ دعائے خیر

Marfat.com